





Per Copy
37 N.P.

Annual
RS. 12/-

PAYAM · MASHRIQ



ڈاکٹر عبدالرؤف ہاشمی جنھیں امریکہ یورپ کے تعلیمی دورے سے کامیاب واپسی پر انجمن ہاشمی دہلی کی جانب سے مسعود بلڈنگ میں ایک پرتکلف عصرانہ دیا گیا۔ تفصیلات صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے۔



واشنگٹن پہنچنے پر امریکہ کے [illegible] لائے نائب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر رادھا کرشنن کا استقبال کیا



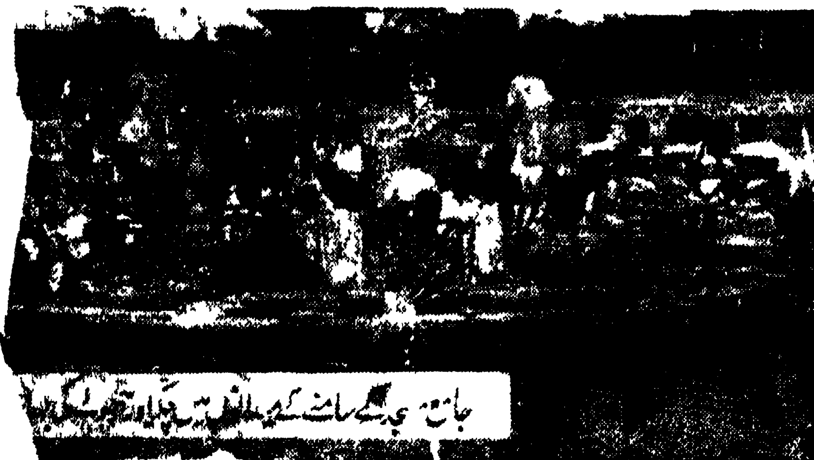
بیگم ارونا آصف علی دہلی کی پہلی میونسپل کارپوریشن کی میئر منتخب ہونے کے بعد کونسلروں سے خطاب فرما رہی ہیں



مسٹر رام نرائن اگروال دہلی کی پہلی میونسپل کارپوریشن کے نائب میئر منتخب ہوگئے ہیں۔



یہ ایک "پیڑی فروش"
کے دو [illegible]
بچاں باپ بیٹے
کو ٹوپی سے
دے رہا ہے
طریقے سے
کے سامنے اعادہ



جامع مسجد کے سامنے کے [illegible]

[illegible]

فریب اور سازش کے تحت بہادر شاہ کو مقبرۂ ہمایوں میں پناہ گزیں ہونے کا مشورہ دیا گیا اور پھر گرفتار کرایا گیا

[illegible]

بہادر شاہ ظفر کی زندگی کے دردناک واقعات اور دلی کی تباہی و بربادی اور جیلوں و پھانسیوں کے لرزہ خیز حالات

بہادر شاہ ظفر کا افسانۂ غم

جنت نشاں ہندوستان پر جب وبا کی گھٹائیں چھا گئیں، جب غداری و سازش کی بساط لال قلعہ میں بھی بچھا دی گئی تو بہادر شاہ ہی کو نہیں، مغلیہ سلطنت کو بھی آستینوں میں چھپے ہوئے ان سانپوں نے ڈس لیا اور دلی کی تباہی مکمل ہو گئی، جب بہادر شاہ قلعۂ معلی سے نکل کر مقبرۂ ہمایوں میں پناہ گزیں ہو گئے، جب میجر ہڈسن نے بہادر شاہ کو گرفتار کیا، جب خونی دروازہ پر پہنچ کر خونخوار ہڈسن نے بہادر شاہ کے بیٹوں کو شہید کیا اور ان کے جوان جسموں سے پھوٹتے ہوئے فواروں سے گرم خون اکٹھا کر کے پیا۔ ان کی لاشیں خونی دروازہ پر لٹکا دی گئیں، جہاں وہ لٹکی رہیں اور دیکھنے والوں کو خون کے آنسو رلاتی رہیں، جب بہادر شاہ کو مقبرۂ ہمایوں سے لایا گیا اور قلعۂ معلی میں قید کر دیا گیا تو رات کس طرح گزری ہو گی، ان واقعات کو بہادر شاہ نے کس طرح برداشت کیا ہے۔ یہ تمام داستان درد "بہادر شاہ ظفر کے افسانۂ غم" میں پڑھئے۔

علی الصبح ناشتہ کیلئے جب بہادر شاہ کے سامنے ایک خوان یہ کہکر پیش کیا گیا کہ یہ آپ کا ناشتہ ہے خوان پوش ہٹایا گیا تو بہادر شاہ کی آنکھوں نے دیکھا کہ جوان بیٹوں کے خون آلودہ سروں کو ان کا ناشتہ بنا کر بھیجا گیا ہے تو بوڑھے باپ کا دل ہل گیا، دماغ چکرا گیا۔ سانس سینہ میں اٹک گیا۔ لیکن بہادر شاہ نے صبر کیا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی نہ گر سکا۔

جب بہادر شاہ پر مقدمہ چلایا گیا اور انگریزوں کی سفاک و ظالم، نام نہاد عدالت نے انہیں مجرم بنا دیا اور وہ قلعہ سے نکال دئے گئے۔ وہ کشاں کشاں قلعے سے نکل رہے تھے لیکن دل کس طرح خون ہو رہا تھا؟ یہ خود بہادر شاہ ہی کے اشعار میں سنئے:۔

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں، نہ کسی کے دل کا قرار ہوں	جو کسی کے کام نہ آ سکے میں وہ ایک مشت غبار ہوں
میں نہیں ہوں نغمۂ جانفزا، کوئی مجھ کو سن کے کرے گا کیا	میں بڑے بروگ کی ہوں صدا، کسی دل جلے کی پکار ہوں
کوئی آ کے شمع جلائے کیوں، کوئی آ کے اشک بہائے کیوں	کوئی آ کے پھول چڑھائے کیوں، میں تو بیکسی کا مزار ہوں

بہادر شاہ کی یہ ساری روداد آفت و مصیبت، "بہادر شاہ ظفر کے افسانۂ غم" میں پڑھئے۔ پڑھتے پڑھتے آپ کی آنکھوں کے سامنے دنیا کی نیرنگی کا تماشہ آ جائے گا۔

جب دلی میں قیامت صغریٰ برپا ہو رہی تھی، بادشاہ زادیاں، امیر زادیاں، جن کے پاؤں کبھی فرش مخمل سے نہ اترے تھے، سنگدل ظالم انہیں دہلی کے بازاروں گلی کوچوں میں مرے ہوئے کتوں کی طرح گھسیٹتے پھر رہے تھے، نیک دل، نیک طینت خواتین جنگلوں میں ٹھوکریں کھاتی پھر رہی تھیں، فقر و فاقہ کی تنگی و سختی سے وہ بھیک مانگنے پر مجبور ہوئیں، کوتوالی کے سامنے پھانسی گھر بنائے گئے۔ جن جن کو شرفا، امراء، رؤسا اور حسب کا رہنے والا سمجھا ان کو پھانسیاں دی گئیں اور اس کا خاص اہتمام کیا گیا کہ کوئی اور نہ ہو، پھانسی دینے والے صرف بھنگی ہوں، دلی کے بازاروں کی دولت لوٹ لی گئی اور دوکانیں ڈھا دی گئیں، مکانوں اور مکینوں کو لوٹ لیا گیا اور پھر ان مکانوں میں رہنے والوں کو دلی کی فصیل سے باہر نکال دیا گیا، سربفلک حویلیاں خاک کا ڈھیر بن گئیں اور پھر دفینوں کی تلاش میں ان پر ہل چلوا دیئے گئے، مسلمانوں کی عظیم الشان بابرکت سجدہ گاہ جامع مسجد دہلی، شیطان صفت گوروں کی چھاؤنی بنا دی گئی۔ گھوڑوں کی نجاست سے جامع مسجد گوشہ گوشہ نجاست گھر بن گیا۔ جامع مسجد کے دالان مخنث گوروں کی قضائے حاجت کیلئے مخصوص کئے گئے۔

یہ ہے ۱۸۵۷ء کے دردناک واقعات کا نقشہ جو دل کو خون کے آنسو رلانے والا دلی کی بربادی و تباہی کا حال جو ۱۹۵۶ء میں پورے ایک سو سال کے بعد آستانہ بکڈپو دہلی سے شائع ہو رہا ہے۔ "بہادر شاہ ظفر کا افسانۂ غم" پڑھئے اور دیکھئے کہ ظالم کی اس رسوائے عالم تاریخ سے کیسے خون ٹپک رہا ہے اور پھر یہ دیکھئے کہ قدرت ظالموں سے کس طرح انتقام لیتی ہے، جنگ آزادی کے علمبردار بہادر شاہ اور ان کے خاندان نیز لاکھوں انسانوں بالخصوص دلی کی آبادی پر ہر دو قسم کی ظالموں نے مظالم کی جو جو سیاہ کاریاں کی کیا وہ سنگدل ظالم اور ستم پیشہ جفا کار قدرت کے انتقام سے بچ سکے؟ اس سوال کا جواب بھی "بہادر شاہ ظفر کے افسانۂ غم" میں ملے گا۔ خود پڑھئے اور بار بار پڑھئے۔ کتاب کے آخر میں بہادر شاہ ظفر کی آخری آرام گاہ رنگون کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کتابت و طباعت اچھی، کاغذ عمدہ، مجلد بہترین، دست کور، سرورق پر بہادر شاہ کی تصویر ہے اور ان کے سامنے بیٹوں کے کٹے ہوئے سروں کا خوان رکھا ہوا ہے۔

قیمت صرف ... روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

[illegible]

حضرت عمرؓ کی سیاست اخلاق زہد عدل اور علمی تعلیم کا شاندار منظر

الفاروق

مصنفہ شبلی نعمانی — سائز ۳۰×۲۰ صفحات ... مجلد کپڑا

قیمت - پانچ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہرۂ آفاق سوانح حیات جسمیں عہد حاضر کے متلاشیان نظام حکومت کے لئے واضح اصول، اور تجربہ شدہ قوانین کا نادر ذخیرہ موجود ہے اس کا مطالعہ تہذیب، تمدن اور معاشرہ کے ہر تاریک پہلو کو روشن و منور کر دے گا۔ اور زندگی کی تاریک راہوں میں مشعل ہدایت ثابت ہوگا۔ فاضل مصنف کی کئی سال کی تحقیق و جستجو اور محنت شاقہ کا شاہکار ہے۔ اس کا مطالعہ ہمارے لئے نہ صرف خود فکر ... حضرت فاروق اعظمؓ کی اس عہد کے عجیب و غریب واقعات بھی ملیں گے جن کو ... سیاست کے معرکے کی یادگار ... سیاست میں مسلمانوں کے لئے بہترین ثابت ہوگا جس کی ... سے زندگی کے راستوں کو متعین کر سکتے ہیں۔ آج کے دور میں اصلاح ... ضروری ہے۔

واقف اسرار معرفت کاشف اسرار حقیقت۔ سرچشمۂ رشد و ہدایت

حضرت رابعہ بصریؒ

جس طرح حضرت بی بی فاطمہ زہراؓ تمام خواتین جنت کی سردار ہیں۔ اسی طرح حضرت رابعہ بصریہؒ امت محمدیہ کے طبقۂ نسواں کی سردار ہیں۔ حضرت رابعہؒ کو معرفت اور خداشناسی کا وہ انتہائی مقام حاصل تھا جس کی ابتدا سالکان راہ طریقت کے معرفت کی انتہا ہے۔ حضرت رابعہ بصریہؒ اپنے وقت کی وہ عابدہ زاہدہ، عالمہ فاضلہ، توکل و ایثار ریاضی و عملی، تقویٰ طہارت میں وہ یکتا اور بے مثل تھیں کہ دنیائے عبودیت میں ان کی ذات سراپا باعث افتخار ہے محبت الٰہی اور عشق رسولؐ میں ان کو فنا کا وہ درجہ حاصل تھا جہاں اچھے عابد و زاہد، پرہیزگار مرد کی رسائی دشوار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالم طریقت میں ان کی شرافت اور فوقیت مسلّم ہے۔ ان کی زندگی کے حالات سالکان طریقت کے لئے مشعل راہ ہیں۔

حضرت رابعہ بصریہؒ کی زندگی مذہب طریقت و معرفت کی روح اور خداشناسی و خداریؓ کا ایک مکمل کورس ہے حضرت رابعہؒ کی زندگی کے حالات اور ان کے بابرکت اقوال بلاشبہ الہامات ربانی اور ارباب طریقت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے قابل قدر سرمایہ ہدایت ہیں۔ اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کو لکھنے والے ایک ایسے غیر مسلم ہندوستانی ہیں جو دنیائے تصوف سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ کتابچہ انگریزی زبان میں لکھا ہوا تھا جس کا اردو ترجمہ ہم نے جناب شرف صوبالی بی اے سے کرا کر نہایت اہتمام اور نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے۔

کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ مجلد سہ رنگا ٹائیٹل قیمت صرف ایک روپیہ۔

نیا میلاد نامہ

قلعہ معلی دلی کی نکھری ہوئی شیریں زبان میں خواجہ محمد شفیع دہلوی کا لکھا ہوا

نثر، نظم اور ترکا یہ ایک انمول مجموعہ ہے جسے آپ پڑھ کر اور غیر تعلیم یافتہ بھائیوں کو سنا کر حضور سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا ان کو گرویدہ و فریفتہ بنا سکیں گے اور ان تک اسلام کی صحیح اور سچی تعلیم موثر طریقہ پر پہونچا سکیں گے، اس میلاد نامہ کی یہی خوبی ہے کہ اسلام کی سچی تعلیمات عوام کے دلوں میں آسانی کے ساتھ گھر کر لیتی ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کے دلوں میں بڑھے گی اور اسلام کی سچی تعلیمات بھی آپ دوسروں تک پہونچا سکیں گے، اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے کسی بھی مسلمان کو محروم نہ رہنا چاہئے۔ کتابت و طباعت عمدہ کاغذ اچھا، مجلد، ڈسٹ کور رنگین و حسین، قیمت صرف ... روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

مسلمان بچوں کو دیندار اور بہادر بنانے والی کتاب

قرآن و حدیث کی سچی کہانیاں

حکما کا مقولہ ہے کہ آغوش مادر بچوں کی ابتدائی تعلیم و تربیت گاہ ہے۔ ان ایام میں بچوں کو جس قسم کی تعلیم دی جاتی ہے وہ بڑے ہو کر اسی بنیاد پر اپنے مستقبل کی زندگی تعمیر کرتے ہیں۔ نپولین بوناپارٹ۔ سکندر اعظم۔ حضرت خالد بن ولیدؓ جیسے بہادران عالم نے ابتدائی تعلیم آغوش مادر ہی میں حاصل کی تھی۔ اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے بڑے ہو کر دنیا میں وہ کارہائے نمایاں انجام دئے جو رہتی دنیا تک یادگار اور تاریخ کے صفحات پر سنہری حروف سے ثبت رہیں گے۔ دنیا میں زندہ رہنے کے لئے جہاں اور بہت سی باتوں کی ضرورت ہے وہاں ایک اہم اور ضروری تقاضا یہ بھی ہے کہ مسلمان مائیں اپنے بچوں کی تربیت ان لائنوں پر کریں جن لائنوں پر ان کے اسلاف کی تربیت ہوئی تھی۔ مگر یہ بات اسی وقت ظہور میں آ سکتی ہے جب ماں خود بھی تربیت یافتہ ہو۔

اس اہم ترین ضرورت کا احساس کر کے آستانہ بکڈپو دہلی نے "قرآن و حدیث کی سچی کہانیاں" کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس میں ایک سو سے زائد وہ حکایات ہیں جن کے مطالعہ سے ہی عمل کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور آگے بڑھنے کا جوش طبیعت میں موجزن ہونے لگتا ہے۔ کتاب کی زبان نہایت سہل۔ واقعات اور حکایات نگاری میں اختصار اور جامعیت کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب درحقیقت اس کمی کو پورا کرنے کا ایک عملی سبق ہے جس کی وجہ سے کئی صدی سے مسلمان قوم پر جمود اور لادینی مسلط ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ مجلد سہ رنگا ٹائٹل قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار اور ان کا دردناک انجام

خود ساختہ نبی

یہ دنیا بڑی عجیب و غریب دنیا ہے۔ اس دنیا میں ایسے ایسے آدمی پیدا ہو چکے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جن کا دماغ غرور اور تکبر سے پُر ہے وہ اپنی حقیقت کو فراموش کر کے خدا کو بھی مافوق الفطرت ہستی تسلیم نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا ہمسر اور ہم پلہ سمجھتے ہیں یا بدرجہ تنزل خدا کے بعد دوسرے درجہ پر اپنے آپ کو نبی، اوتار یا پیغمبر تصور کرتے ہیں۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ انسان خدا تو کجا بغیر خدا کے بنائے نبی بھی نہیں بن سکتا۔ جن لوگوں یا شیطان کے جانشینوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان کا بھانڈا پھوٹا۔ پول کھلی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ خود ساختہ خدا یا نبوت کے دعویداروں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ دنیا میں آج تک سینکڑوں خود ساختہ خدا یا نبی پیدا ہوئے مگر آج دنیا میں ان کا کوئی نام لیوا نہیں بعض جھوٹے دعویداران نبوت کی امت اس دنیا میں موجود ہے بھی تو مجموعی طور پر اس کا وجود و عدم برابر ہے۔ اس کتاب میں ایسے ہی جھوٹے دعویداران نبوت کے حالات مذکور ہیں جو چند روز دنیا کو گمراہ کر کے جہنم رسید ہو گئے۔ مصنف مبتلی ہے نیا سنسنا ہو گیا کتاب نہایت دلچسپ انداز بیان دلکش، زبان سلیس ہے گمراہی کے راستے سے بچنے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ کتابت و طباعت اعلیٰ مجلد سہ رنگا ٹائیٹل قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

[illegible]

قیامت اور قیامت کے بعد کے حالات

آثار قیامت

آستانہ بکڈپو دہلی کی وہ معرکۃ الآرا تصنیف جسکی مثال مارکیٹ میں موجود نہیں ہے

قیامت برحق ہے آئے گی اور ضرور آئے گی مگر کب آئے گی۔ اسکا اجمالی بیان رائج الوقت قیامت ناموں میں پڑھا ہوگا مگر اس کی پوری اور صحیح تفصیل نظر سے نہ گذری ہوگی۔ اس کتاب میں حدیث اور تفسیر کی مستند اور ضخیم کتابوں کے مطالعہ کے بعد قیامت کے متعلق وہ ساری تفصیلات فراہم کردی گئی ہیں جو آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوئیں اس کتاب میں حدیث اور قرآن سے قرب قیامت [illegible] ...دہ علامات بیان کی گئی ہیں جن میں سے کچھ ظہور میں آچکی ہیں یا ظہور میں آرہی ہیں یا ظہور میں آنیوالی ہیں۔ امام مہدی کا ظہور [illegible] مسلمانوں کی فوجی تیاریاں۔ دشمن افواج سے مقابلہ مسلمانوں کی شاندار فتح دشمنوں کی عبرتناک شکست۔ دجال کا ظہور حضرت مسیح کی [illegible] آوری، دجال کا [illegible] یاجوج ماجوج کا طوفان۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا تیز اور ہولناک آندھیاں، آسمان کا شق ہوکر [illegible] ہو جانا ہولناک زلزلوں سے زمین کی تباہی۔ دریاؤں میں آگ لگ جانا پہاڑوں کا روئی کے گالوں کی طرح اڑے اڑے [illegible] تمام کائنات کی فنا اور پھر دوبارہ انسان کا زندہ ہونا خداتعالیٰ کا دربار۔ روز قیامت کی شدت [illegible] [illegible] کی حیثیت۔ دوزخ اور جنت کا حال اور نیکی و بدی کا انجام [illegible] اور پر موثر انداز میں بیان کیا گیا ہے [illegible] پڑھتے آنکھوں سے آنسو نکلیں گے کلیجہ شق ہو جائے گا — [illegible] اس کتاب کے [illegible] با عنوانات میں سے چند مخصوص [illegible] ذیل میں جنکو پڑھکر اندازہ لگایا جا سکے گا کہ اس بے نظیر کتاب کی تالیف و ترتیب میں کس قدر دیدہ سوزی اور عرق ریزی شامل ہے

[illegible]	موزر حملہ اور دجال کا خاتمہ	[illegible] کا سایہ	[illegible] آتش دوزخ کا کھڈ
امام مہدی کے ظہور کی علامات	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا [illegible]	عالم غیب و شہود [illegible]	حضور سے پہلے [illegible]
[illegible]	آنحضرت کی [illegible]	[illegible]	حضورؐ کی شفاعت خاصہ
[illegible]	[illegible]	دوزخ و جنت [illegible]	حضرت پرمؤمنوں کا دوزخ سے اخراج
امام مہدی [illegible]	[illegible]	ہر شخص کا اعمال نامہ ہاتھ میں	جنت میں حوروں سے ملاقات
[illegible]	[illegible]	[illegible]	جنت کو بھی موت آئے گی
[illegible] دجال	[illegible]	[illegible]	جنت اور دوزخ میں داخلہ کے بعد
[illegible]	حضرت آفتاب کا طلوع ہونا	دوزخ اور جنت کے لئے لوگوں کا انتخاب	کھانے کو کیا ملے گا
دجال کا [illegible]	[illegible]	دوزخ [illegible] سیطان کا وعظ	جنت کے حالات
دجال کی [illegible]	[illegible]	اہل ایمان پر حق جل مجدہ کی تجلی	دوزخ کے حالات
[illegible]	[illegible] دھوپ کی شدت	اعمال کا حساب و کتاب	قیامت اور دوزخ و جنت کے مختلف احوال
[illegible]	[illegible] کا عالم	میزان	قیامت کے دن کون کون سے اعمال کام آئینگے
[illegible]	[illegible]	پل صراط	خدا کی رحمت بے حساب ہے

[illegible] و طباعت عمدہ کاغذ اچھا۔ خوبصورت و رنگین ٹائیٹل۔ مجلد قیمت صرف ساڑھے تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

اولیاء کرام کی روحانیت کے اصلاحی و تبلیغی کارنامے

روحانیت کے تاجدار

اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا اتباع [illegible] دھڑکتے ہوئے دل [illegible]

[illegible] جلیل القدر اولیاء کرام کا تذکرہ جمیل ہے جس میں ابن رسول اللہ سید نا حضرت امام حسن علیہ السلام، یادگار حسینؑ [illegible] امام زین العابدین سجاد علیہ السلام، سید الصالحین سیدنا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام [illegible] علیہ السلام [illegible] حضرت شیخ ابوبکر شبلی، مقتدائے امت حضرت امام [illegible] حضرت مولانا جلال الدین رومی [illegible] سلطان الاولیاء حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی، قطب [illegible] حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی شیخ [illegible] حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی، حضرت شیخ جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں، جہاں گشت [illegible] مجدد الف ثانی، عارف باللہ قطب المدینہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی، [illegible] حضرت مرزا مظہر جان جاناں، [illegible] مولانا فخر الدین چشتی دہلوی اور دوسرے مشاہیر اولیاء کرام کے حالات نہایت شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں، ان اولیاء کرام نے اسلام کی تبلیغ کی [illegible] اسلام کی اس راہ میں بڑی ہولناک و روح فرسا تکلیفیں برداشت کیں لیکن استقلال و استقامت سے تبلیغ [illegible] کفر و شرک اور الحاد کے مرکزوں میں بیٹھ کر دنیا کو اسلام کی دعوت دیتے رہے، یہ اللہ پر ایمان کامل رکھتے تھے اسلئے ان کے دل سے جو بات نکلتی تھی وہ سننے والوں کے دلوں پر اثر کرتی تھی، لاکھوں کروڑوں آدمی ان اولیاء کرام کی حسن تبلیغ سے مسلمان ہوئے جنکے واقعات اس کتاب روحانیت کے تاجدار میں بیان کئے گئے ہیں، ان اولیاء کرام کے مجاہدات و ریاضات تبلیغ اسلام، بادشاہوں کے جلال و جبروت اور سلطنت و اقتدار سے ٹکر لینے کے دلچسپ و حیرت انگیز حالات، عجوبہ روزگار کرامات کا بیان تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں کیا گیا ہے [illegible] عقیدت سے لکھے گئے ہیں، زبان سلیس و صاف ہے، اچھا کاغذ کتابت و طباعت روشن، رنگین و خوبصورت گرد پوش [illegible] روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔

نافرمان قوموں پر عذاب الٰہی انبیاء علیہم السلام اور اقوام عالم کے حیرت انگیز قصے

عجائب القصص

پچھلی امتوں کے قصے اور حالات زندگی اردو کتابوں میں کچھ ایسے افسانوی اور ڈرامائی انداز میں مذکور ہیں کہ بیچارا اور سند کے وہ کہانی یا افسانہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے صحیح اور غیر صحیح واقعات میں تمیز دشوار ہے۔ بڑے عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ سیرت انبیاء علیہم السلام اور اقوام ماضیہ کی مستند تاریخ شائع کی جائے۔ حق تبارک و تعالیٰ نے یہ سعادت آستانہ بکڈپو کو عطا فرمائی کہ اس نے طویل جستجو اور جدوجہد کے بعد تاریخ اور سیرت کی مستند کتاب عجائب القصص کا اردو ترجمہ چھاپ کر شائع کردیا۔ یہ کتاب اس قدر مستند اور قابل استدلال ہے کہ شاید دوسری کتاب اس کا مقابلہ نہ کر سکے ہر مضمون اور ہر واقعہ کے شروع میں ماخذ اور حوالہ مذکور ہے جس سے پتہ چل سکے گا کہ یہ واقعہ کس کتاب سے ماخوذ ہے۔ اس کتاب کے مضامین کا ماخذ احادیث نبوی اور تفسیر القرآن کی وہ ضخیم اور مستند کتب ہیں جن میں سے اکثر اس زمانہ میں نایاب ہیں یہ کتاب حدیث اور تفسیر کے کئی ہزار صفحات کے مطالعہ کا نچوڑ ہے جسکے متعلق یہ دعوے بجا طور پر صحیح ہے کہ اردو زبان میں آج تک موضوع پر ایسی مستند اور جامع کتاب شائع نہیں ہوئی۔

اس کتاب میں اقوام ماضیہ کے مذہبی و اخلاقی اعمال و کردار اس انداز میں بیان کئے گئے ہیں کہ پڑھتے پڑھتے محسوس ہونے لگتا ہے کہ گویا ہم ان واقعات کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اسکے علاوہ انبیاء کرام کو فریضۂ نبوت کی ادائیگی میں جن جن مصائب اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اس کا تفصیلی حال بھی اس کتاب میں مذکور ہے۔ نیز بداعمالی، کفر اور شرک کی پاداش میں نافرمان قوموں پر عذاب الٰہی کے حالات اس قدر موثر انداز میں تحریر کئے گئے ہیں کہ خوف و ہیبت سے جسم کا رواں رواں تھرا اٹھے گا

یہ کتاب حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسٰے علیہ السلام تک بڑے بڑے انبیاء و رسل اور ان کی قوموں کی مستند تاریخ و سوانح ہے اس موضوع پر مارکیٹ میں اس کتاب کا جواب نہیں کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ خوشنما سہ رنگا ٹائیٹل مجلد قیمت تین روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

ابن مرجانہ کی ظالمانہ حکومت کا تختہ الٹنے والی حسین و جمیل خاتون

جانباز ام عامر

کوفہ کی وہ حسین و جمیل لڑکی جس نے کربلا کے "خون ناحق" کا انتقام لینے کیلئے کوفے سے شام تک بغاوت کی آگ لگادی۔ جس نے ابن مرجانہ کی ظالمانہ حکومت کا تختہ الٹ کر عدل و انصاف کی مضبوط بنیادیں رکھیں، جس نے ظالموں کو تلوار کا پانی پلایا اور مظلوموں کو قید سے رہائی دلائی۔

جس نے ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور فوجوں کے چھکے چھڑا دیئے، جس نے کوفہ کے ہر دروازے پر انقلاب کی آواز دی اور یزید کی حکومت و سلطنت کی بنیادیں ہلادیں، "جانباز ام عامر" شجاعت و جرأت کے حیرتناک کارناموں سے بھرا ہوا وہ دلگداز ناول ہے جس میں حسن کی دلربائی بھی ہے، محبت کی جانسوزی بھی، بھرپور جوانی کی امنگیں اور ولولے بھی ہیں اور "جمال نوبہار" کی پرکیف انگڑائیاں بھی اور یہ حقیقت ہے کہ "جانباز ام عامر" تاریخ اسلام کے مشکل ترین انقلابی دور کی حالت کا وہ نچوڑ ہے جسمیں زبان کی لطافت اور طرز تحریر کی شگفتگی نے واقعات کی ترتیب کے ساتھ پورے ناول کو معلوماتی اور دلچسپ بنادیا ہے اور یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جانباز ام عامر عہد بنی امیہ کے تاریخی نشیب و فراز کے متعلق اتنا واضح اور معلوماتی ناول ہے جو نہایت رنگین بھی ہے اور دلچسپ بھی، کتابت و طباعت روشن، کاغذ اچھا، مجلد، رنگین و دلنواز گرد پوش، قیمت صرف دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

فن کشیدہ کاری کا لاجواب اور انوکھا شاہکار جسنے مارکیٹ میں ہلچل پیدا کردی

قمر کشیدہ کاری

چوتھا ایڈیشن چھپ گیا

کشیدہ کاری سوزن کاری کٹ ورک تقریباً ہم معنی چیزیں ہیں، یہ ایک دلکش آرٹ ہے جو زمانہ قدیم سے رائج ہے اور ہر آنیوالے زمانہ میں نمایاں تبدیلیوں کے ساتھ ترقی کرتا رہا ہے۔ آستانہ دہلی کو بجا طور پر فخر ہے کہ اُسنے ملک میں ایک ایسی بے نظیر کشیدہ کاری کی کتاب "قمر کشیدہ کاری" کے نام سے شائع کی ہے، جس کا جواب ۵ سال کے اندر شائع ہونیوالی کوئی کشیدہ کاری کی کتاب نہیں دے سکتی ہم یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ اندازی، تابانی، آرائش، ندرت، جدت نئی روش اور انوکھے پن کیساتھ ملک کے دو مایۂ ناز فنکاروں نے اسکو گلستان بناکر سجایا ہے، جسمیں ڈھائی سو مختلف ڈیزائن ہیں، مثلاً قسم قسم کی نئی کشیدہ کاری کے عجیب و غریب نقشے۔ حسین و جمیل بوٹے، فلاور باسکٹ، قرآنی طغرے، کراس اسٹچ، موتیوں کا کام، ہلالی خوشنما گریبان، قمیص و فراک کے دلکش گریبان، گوشے، جمپر و فراک کے خوشنما گلدستے، خوشنما طغرے، فریم کیلئے پنجتن پاک کا طغرہ، انگلش گریبان، ایرانی بیلیں، کشمیری نقاری، ترکی بوٹے، فلسطین کے خوشنما سینٹر، ایرانی قالینوں کی طرز کے بینظیر پھول، حاشیہ کی بینظیر بیلیں، میز پوش کے گوشے، غلاف تکیہ کیلئے بے شمار اشعار، دیدہ زیب بیلیں، نئے نئے گریبان، نفیس کلیاں، خوشنما پن، قرآن پاک کے جزدان کے سینٹر اور گوشے، چلمن کے بوٹے، مونڈھے اور گریبان کی خوشنما بیلیں، رومال کے برتے، مونوگرام، اے، بی، سی، ڈی وغیرہ وغیرہ۔ غرضکہ ۵۰۰ مکمل ڈیزائن۔ سو صفحات، ڈبل سائز قیمت نہ ہونے کے برابر صرف تین روپے محصول ڈاک بارہ آنے علاوہ سائز رسالہ سے دو چند، اس کتاب سے کوئی گھر خالی نہ ہونا چاہئے لڑکیوں کو جہیز میں دیجئے، سہیلیوں کو بطور تحفہ بھیجئے، ٹائیٹل بہترین تین رنگوں میں بہترین رنگ دار چھلا ہے۔ رنگین ڈوری کیساتھ لگا ہوا ہے، ہر صفحہ علیحدہ ہو سکتا ہے۔ کاڑھنے کے طریقے اور ترکیب استعمال کتاب میں موجود ہیں۔ آج ہی ایک کارڈ لکھکر وی پی سے منگالیجئے، ورنہ یہ نایاب تحفہ ختم ہو جائیگا اور پانچویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

آستانہ بکڈپو پوسٹ بکس نمبر ۲۰۶ جامع مسجد دہلی

تاریخ اشاعت: ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ کو پابندیٔ وقت سے شائع ہوتا ہے۔



مودھا کانگریس کا واٹرلو

دیکھو اسے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

اُن کانگریسیوں کی بات تو چھوڑیئے جو مسٹر سی۔ بی گپتا کی خوشنودی حاصل کرنا اپنا دین وایمان سمجھتے ہوں یا کسی بھی سنجیدہ اور سمجھدار آدمی نے یہ پسند نہیں کیا تھا کہ یوپی کے سابق اور شکست خوردہ وزیر صحت وخوراک مسٹر سی بی گپتا کو یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں کانگریس نے اپنا امیدوار نامزد کیا۔ کانگریس ہائی کمان میں کاری اطلاعات کے بموجب کافی اختلاف تھا لیکن ہوا وہی جو کانگریس کی بدنامی اور رسوائی کا موجب ہوا۔

شری سی، بی گپتا کو یوپی کانگریس کا "کرمین" کہا جاتا ہے انھیں آہنی انسان کا نام بھی دیا گیا اور کانگریس باس ڈی فیکٹو چیف منسٹر بھی لکھا گیا اور واقعہ یہ ہے خواہ پنت جی چیف منسٹر ہوں یا شری سمپورنانند مگر اُس وزارت کی پشت پناہ دراصل مسٹر گپتا ہی رہے پہلے ان کا اور صرف رفیع صاحب کا گروپ تھا مگر رفیع صاحب کی وفات کے بعد گپتا گروپ کئی حصوں میں منقسم ہوگیا لیکن اس کے باوجود انھیں کا گروپ طاقتور گروپ رہا۔ شری سی بی گپتا ۵۷ء کے عام انتخابات میں ہارنے کے باعث وزارت میں شامل نہیں ہوسکے لیکن وزارت میں ان کا دخل بدستور باقی رہا۔ اس دوران میں یوپی کی وزارت کو کئی طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یوپی کے وزیر اعلیٰ نے اُن کا کس طرح مقابلہ کیا یہ بھی سب پر عیاں ہے لیکن اب حالات نے ایسی کروٹ لی تھی کہ گپتا صاحب کا وزارت میں آنا ناگزیر ہوگیا تھا۔ اسی لئے اُن کو ضمنی انتخاب میں کھڑا کیا گیا۔

۵۷ء کے عام انتخابات میں مسٹر گپتا اپنے گھر کی کانسٹی ٹیونسی میں پرجا سوشلسٹ لیڈر مسٹر تر لوکی سنگھ سے ہار چکے تھے اور یہ شکست کم از کم یوپی میں کانگریس کے لئے کمر توڑ شکست قرار دی گئی تھی اور یوپی میں تو اس سے ایک زلزلہ سا آگیا تھا۔ اس وقت اس قسم کی افواہیں اُڑی تھیں کہ اُن کو وزارت میں لے لیا جائیگا اور پھر کسی ضمنی انتخاب میں اُن کو منتخب کرا لیا جائے گا۔ لیکن کانگریس ہائی کمان نے رائے عامہ کا احترام کیا اور اُس وقت ایسا نہ ہوسکا مگر گپتا برابر اپنی ضرورت کا احساس دلاتے رہے حتیٰ کہ وہ اس ضمنی الیکشن میں کھڑے ہوگئے۔ کانگریس ہائی کمان نے اس وقت رائے عامہ کے احترام کا ایک اصول وضع کیا کہ ہارے ہوئے کانگریسیوں خصوصًا وزرا کو عوام پر کسی چور دروازے سے مسلط نہیں کیا جائے گا۔ اس پر عوام نے اطمینان کا سانس لیا اور انھوں نے یہ سمجھا کہ کانگریس زبردستی اور ناپسندیدہ اشخاص کو ان پر نہیں ٹھونسنا چاہتی ہے مگر چند ہی ہفتے بعد دو ہارے ہوئے کانگریسی گورنر مقرر کردیئے گئے ایک کو ایک تعلیمی اسکیم میں ڈائرکٹر مقرر کردیا گیا عوام نے اس کو بہت بری طرح محسوس کیا ملک بھر کے طول وعرض میں اس پر نکتہ چینی کی گئی مگر کانگریس ہائی کمان کو جو کچھ کرنا تھا کرگذرا۔ مسٹر گپتا کے سلسلہ میں ایک سال کا وقفہ نہ جانے کس طرح سینے پر پتھر رکھ کر برداشت کیا گیا اور ان کو اس ضمنی انتخاب میں پھر میدان میں اُتار دیا گیا۔

مسٹر گپتا کے مقابلہ میں پرجا سوشلسٹ امیدوار رانی راجندر کماری تھیں گپتا صاحب کو سات ہزار سے زیادہ ووٹوں سے شکست ہوئی پہلے انتخاب میں گیارہ ہزار کے قریب ووٹوں سے شکست ہوئی تھی ہمیں معلوم نہیں کہ کانگریس ہائی کمان پر اس شکست کا کیا اثر ہوا۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی اس بارے میں کیا رائے ہے صدر کانگریس شری ڈھیبر کیا خیال کر رہے ہیں۔ اور وزیر داخلہ یوپی اور یوپی کے سابق وزیر اعلیٰ پنڈت گوبند ولبھ پنت کی کیا رائے ہے۔ یو۔ پی کے کانگریسی حلقوں میں کیا اثر ہے مسٹر سمپورنانند جو اُن کی کامیابی پر آس لگائے وزارتی ردوبدل کے منصوبے بنا رہے تھے اب کیا سوچ رہے ہیں وہ اپنی وزارتی کشتی کو کیسے سنبھالیں گے۔ یوپی کانگریس میں گپتا صاحب کا اقتدار واثر بدستور قائم رہے گا یا گوتم چرن سنگھ کے گروپ زور پکڑ لیں گے؟

مودھا میں کانگریس کی شکست یقینًا اُس کا واٹرلو ثابت ہوگی اگر کانگریس نے اب بھی اُن چیزوں کی طرف توجہ نہ دی جو اُس کی شکست کا باعث ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ شکست گپتا صاحب کی ذات کی شکست نہیں بلکہ اُس خاص ذہن کی شکست ہے جو گپتا صاحب کے نام سے منسوب ہوکر رہ گیا ہے اس میں ہر قسم کی بدعنوانیاں، بدنظمیاں اور خرابیاں شامل ہیں لوگ اسے چور بازاری کا پشت پناہ اور فروغ دینے والا بھی کہتے ہیں رشوت خور اور سرمایہ دار بھی بتاتے ہیں اگر یہ معاملہ صرف شخصیت کا ہوتا تو شاید ایسا ہرگز نہ ہوتا اس لئے کہ لوگوں کے گپتا صاحب کا نام زبان پر آتے ہی ذہن میں ایک خاص نقشہ کھنچ جاتا ہے مگر کانگریس ہائی کمان یا تو یہ بات سمجھتا نہیں یا وہ گپتا صاحب سے دبتا اور اس کا تدارک نہیں کرنا چاہتا۔

یہ یوپی میں کانگریس کے وقار کا جنازہ تھا جو گپتا صاحب کے کندھوں پر نکلا اور اگر اب بھی کانگریس کی آنکھیں نہ کھلیں اور اس شکست کا تجزیہ نہ کیا تو کانگریس اپنے زوال کی ابتدا کرچکی ہے اور افسوس یہ ہے کہ یہ ابتدا وہاں سے ہوئی ہے جو پنڈت جواہر لال نہرو اور پنڈت پنت کا صوبہ ہے۔ پنڈت موتی لال اور پنڈت مالویہ کا صوبہ ہے تصدق احمد خاں شروانی اور رفیع احمد قدوائی کا صوبہ ہے۔ مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا محمد علی کا صوبہ ہے اور اس کا اثر پورے ملک پر پڑنا لازمی ہے۔ اور آج ملک کی مختلف ریاستوں میں کانگریس کے اندر جو اختلافات اور خلفشار پایا جاتا ہے یہ اُس زوال کو قریب تر کرنے کا موجب ہوگا۔

کانگریس کو اب یہ بات فیصلہ کن طور پر سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس نے گپتا صاحب کو چور دروازے سے وزارت میں لانے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا تھا وہ غلط تھا عوام نے اُسے سختی سے ناپسند کیا ہے اب ہندوستان کے عوام کانگریس کے ہر گدھے گھوڑے خچر کو آنکھ بند کرکے ووٹ دینے کو ہرگز تیار نہیں ہوسکتے ان کا سیاسی اور جمہوری شعور آج بیدار ہوچکا ہے وہ اُمیدوار اور اس کے سیاسی اصولوں کو پرکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اب

ادارۂ تحریر

صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی

ناز انصاری

(عنوانیے)

قیمت فی کاپی: ۳۷ نئے پیسے / چھ آنے
جلد ۶ — نمبر ۱۶

(ترسیل زر اور خط وکتابت کا پتہ)
بابو عطاء الرحمٰن صاحب صدیقی پروپرائٹر پیام مشرق پوسٹ بکس ۱۵۰۱ جامع مسجد دہلی

قیمت سالانہ: بارہ روپے
ششماہی: سات روپے

صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر بابو عطاء الرحمٰن صاحب پروپرائٹر پیام مشرق کے لئے دفتر پیام مشرق جامع مسجد دہلی سے شائع کیا۔

...نہیں دیا جاسکتا۔ گپتا صاحب کے ...ام ہو چکی ہے اور آج تو دنیا چڑھتے سورج کو بھی اندھا دھند نہیں پوجتی ڈوبتے سورج ...سلام تو کیا معنی۔

مسٹر گپتا کا ردِ عمل

خود مسٹر سی۔ بی گپتا کا اپنی شکست کے بارے میں کیا ردِ عمل ہے یہ بھی ہمارے لئے موجب دلچسپی ہے مسٹر گپتا نے اس سلسلہ میں جہاں اور باتیں کہیں وہاں ایک مسلمانوں پر بھی نزلہ گراتے ہوئے موصوف نے کہا کہ اس الیکشن میں ان کی شکست کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو کانگریس سے شکایات ہیں اور اُن میں اردو کا مسئلہ، کتاب ایجی ٹیشن اور ملازمتوں کا سوال ہے۔

مسلمانوں کی شکایات اپنی جگہ ہیں اور صرف یہی شکایات نہیں لیکن مسٹر گپتا نے جس انداز میں اپنی شکست کے سلسلہ میں مسلمانوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ افسوسناک ہے انھوں نے اسے مسلمانوں کی فرقہ واریت سے تشبیہ دی ہے جو سراسر غلط ہے۔ اول تو ہم یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ سب مسلمانوں نے کانگریس کی مخالفت کی ہے اور مسٹر گپتا کے خلاف ووٹ دیا ہے لیکن اگر یہ بات مان بھی لی جائے تو بھی اسے فرقہ پرستی پر محمول کرنا غلط ہے یہ قوم پروری اور فرقہ پرستی کا عجیب مفہوم ہے جو مسٹر گپتا نے لیا ہے اس لئے کہ دونوں امیدوار ہندو تھے اگر کوئی مسلمان امیدوار ہوتا اور سارے مسلمان گپتا صاحب کے مقابلے میں اُسے ووٹ دیتے تو اسے فرقہ پرستی کہتے ہوئے گپتا صاحب اچھے معلوم ہوتے لیکن موجودہ صورت حال میں یہ الزام لغو اور نہایت بیہودہ ہے۔

اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مسلمانوں کو شکایات ہیں اور انھوں نے ان شکایات کی وجہ سے گپتا صاحب کے خلاف ووٹ دیا ہے تو پھر اُن شکایات کو سمجھنے اور اُن کی شکایت رفع کرنے کے طریقے سوچنے چاہئیں کیا اردو کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے کہ وہ دس سال میں بھی حل نہ ہو سکا اور اس عرصہ میں اردو کو مٹانے کی جتنی کوششیں ہو سکتی تھیں وہ سب ہی کی گئیں۔ یہی بات کتاب ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں کہی جا سکتی ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کو سمجھنے کی کوشش کرنے کی بجائے الٹا مسلمانوں کو مطعون کیا گیا انھیں فرقہ پرست اور غدار کہا گیا ان کے احتجاج کو وطن دشمنی پر محمول کیا گیا ملازمتوں میں مسلمانوں سے جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ ایک المناک داستان ہے۔ اگر آج گپتا صاحب سے سوال کیا جائے کہ وہ یو پی کے صرف ایک محکمے پولیس میں ۱۹۴۷ء کے بعد سے اب تک بھرتی کے اعداد و شمار پیش کریں اور پیش نہ کر پائیں تو کوئی تعجب نہ ہوگا۔ تو مسلمان سرے سے کوئی بھرتی ہی نہ ہوا ہوگا اور اگر ہونگے تو برائے نام اور آٹے میں نمک کے برابر نکلے تھے آخر کیوں انھیں وہ تناسب نہیں مل سکا جو انھیں آبادی کے لحاظ سے ملنا چاہیئے تھا؟

آج بھی اگر مسٹر گپتا کی آنکھیں کھل گئی ہیں اور وہ شکایت کے انداز میں بھی مسلمانوں کے ردِ عمل پر غور کرنا چاہتے ہیں تو یہ اچھی بات ہے ہمیں مسرت ہے انھیں ضرور ان چیزوں کی طرف توجہ دینی چاہیئے لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان کی شکست کے اسباب اس کے علاوہ بھی ہیں اور وہ اُن پر توجہ دیں تو بہتر ہے

مسلمانوں کو رشوت

دلی کا جن سنگھی مہاشہ پرتاپ دُور کی کوڑی لایا ہے اُس نے لکھا ہے کہ مودیا کی شکست نے کانگریس کے چھکے چھڑا دیئے ہیں اور اب وہ مسلمانوں کو رشوت دینے پر غور کر رہی ہے کیا رشوت دی جائے گی؟ صرف ایک وزارت!

جن سنگھی مہاشے کے پیٹ میں خواہ مخواہ درد ہو رہا ہے مسلمانوں کو کوئی رشوت نہیں چاہیئے۔ انھیں کوئی وزارت نہیں چاہیئے یہ وزارتوں کے پلندے آپ ہی کو مبارک، خدا توفیق دے تو ایک بھی مسلمان کو وزارت میں نہ لیجئے چند وزارتیں اور چند سفارتیں مسلمانوں کے درد کا مداوا نہیں کر سکتیں انھیں جو کچھ چاہیئے وہ کچھ اور ہی ہے۔

یہ تو ہے حقیقت لیکن جہاں تک کانگریس کی جانب سے مسلمانوں کی شکایات پر توجہ دینے کا سوال ہے۔ وہ ہونی ہی چاہیئے اور ہر زندہ اور فعال جماعت یہی کیا کرتی ہے۔ لیکن جہاں تک کانگریس کا سوال ہے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی ٹھوس اور ایسا قدم نہیں اُٹھانے والی جس سے مہاشے جی کو تکلیف ہے یہ تو ایک عارضی اُبال ہے اور جوں جوں مودیا کا زخم مندمل ہوتا جائیگا۔ یہ خیال بھی ختم ہوتا چلا جائے گا اور سارے منصوبے ٹائیں ٹائیں فش ہو کر رہ جائیں گے اور مسلمانوں کی بنیادی شکایات جوں کی توں باقی رہیں گی۔ اُن کا ازالہ ایک تاریخی عمل کے ساتھ ہی ہوگا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا وقت ابھی نہیں آیا۔

مسٹر مینن کی معافی

لوک سبھا میں وزارت دفاع کے مطالبات زیر بحث کے دوران وزیر دفاع شری مینن نے ایک ایسی بات کہی جس کے لئے انھیں بعد میں خفت کا سامنا کرنا پڑا اور اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور ہوئے۔

مسٹر مینن کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اُن کے لئے کچھ کہہ دینا اور پھر معافی مانگ لینا کوئی معنی نہیں رکھتا یہی تماشا ہم مجلس اقوام متحدہ کے مباحثوں میں دیکھتے رہے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے وہ اس قدر جذباتی کیوں بن جاتے ہیں جو ایک ذمہ دار عہدے پر فائز ہیں اور ایک عام آدمی کے درمیان کوئی فرق تو ضرور ہونا ہی چاہیئے دوسرے یہ کہ اُنھیں جذبات کو اس قدر بے لگام نہیں ہونے دینا چاہیئے جس کی وجہ سے اس قدر خفت اُٹھانی پڑے۔ ہم مسٹر مینن کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہماری نظریں اُن کا جو مستقبل دیکھ رہی ہیں اُس کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم نہایت صفائی کے ساتھ مسٹر مینن سے یہ عرض کریں کہ یہ انداز گفتگو ٹھیک نہیں ہے ملک اُن سے بہت اُمیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے۔ اور اُن کی یہ جذباتیت اُن کی راہ میں حائل ہو جائیگی

سردار کیروں کا مسئلہ

پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں کو یوں تو کسی دن بھی چین سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوا مگر دوسروں کے ہاتھوں اُن پر جو بیتی وہ تو ایک علیحدہ بات ہے خود اپنوں نے ہوس اقتدار میں اندھے ہو کر جو کچھ کیا وہ کچھ کم المناک نہیں ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود ہم سردار کیروں کو فرشتہ نہیں سمجھتے اور اُن کے خلاف جو الزامات خود کانگریسیوں نے عاید کئے ہیں اُن کے بارے میں حقیقت جاننے کے آرزومند ہیں۔ ہمیں مسرت ہے کہ کانگریس ہائی کمان نے اُس پر پوری توجہ دی اور خود صدر کانگریس شری یو، این ڈھیبر چنڈی گڑھ جانے کی زحمت فرمائی اور الزامات کی چھان بین کی۔

ہمیں معلوم نہیں کہ اُن کی تحقیقات کا نتیجہ کیا رہا۔ ہو سکتا ہے کہ ان سطور کی اشاعت تک وہ سامنے بھی آجائے اس لئے ہم فی الحال اسی قدر کہنے پر اکتفا کریں گے کہ دونوں میں جو بھی جھوٹا ثابت ہو کانگریس ہائی کمان کو اُس کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیئے

ڈاکٹر لوہیا کا نیا شوق

ڈاکٹر لوہیا پنڈت نہرو پر حملہ کرنے والے بابو راؤ سے جیل میں جہاں وہ سات سال کی سزا بھگت رہا ہے ملنے جا رہے ہیں اور بمبئی گورنمنٹ نے یہ عقل مندی کی ہے کہ انھیں ملنے کی اجازت بھی دے دی ہے ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ انھیں اس بات کا بہت قلق ہے کہ اُس رکشا ڈرائیور کو شدید سزا دی گئی ہے۔

معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب پنڈت نہرو کی مخالفت میں اس قدر کیوں بہک گئے ہیں کہ انھوں نے اب اچھے بُرے کی تمیز بھی کرنی چھوڑ دی ہے اور وہ حرکتیں کرنے لگے ہیں جو ایک مسخرا بھی شاید نہ کرے کیا یہ بات مضحکہ خیز نہیں کہ ایک شخص جس کو قانون کی نظر میں مجرم ثابت ہونے پر سزا دی گئی اس کے لئے ڈاکٹر لوہیا کا دل دُکھ رہا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ڈاکٹر صاحب ایسے لوگوں کی ہمت افزائی کرنا چاہتے ہیں اور یہ سیاسی گراوٹ کی حد ہے۔



مسٹر عبدالقیوم نے پاکستان مسلم لیگ کا صدر بننے کے بعد صدر جمہوریہ پاکستان جنرل اسکندر مرزا کیخلاف مہم شروع کر دی ہے (بشکریہ شنکر ویکلی)

دلی کارپوریشن کا پہلا میئر

۱۴- اپریل کو دلی کی پہلی میونسپل کارپوریشن کے میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب ہوا مقابلہ آزاد اور جن سنگھی امیدواروں کے درمیان تھا جن سنگھی امیدوار دونوں عہدوں کو حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ مسز بیگم آصف علی اور ڈپٹی میئر مسٹر راجن اگروال منتخب ہو گئے ہم دونوں کو اس انتخاب پر مبارکباد دیتے ہیں۔

جہانتک بیگم آصف علی کا سوال ہے وہ تو بالکل یقینی تھا اور وہ تقریبًا دوگنے ووٹوں سے کامیاب ہوئیں البتہ مسٹر اگروال کا معاملہ یقینی نہیں تھا۔ بیگم آصف علی کی خدمات کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ بات بلا تامل کہی جائے گی کہ انھیں بلا مقابلہ کامیاب ہونا چاہئے تھا اور جن سنگھ نے ان کا مقابلہ کر کے بہت ہی گھٹیا پن کا ثبوت دیا ہے۔ بیگم آصف علی کی خدمات ہماری جنگ آزادی کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہیں۔ انھوں نے جس دلیری اور جانبازی کا ثبوت دیا اور برطانوی پولس اور سی۔ آئی۔ ڈی کو ناک چنے چبوا کر وطن عزیز کی آزادی کے لئے جو کچھ کیا۔ اس کے پیش نظر وہ ہمیشہ ہی عزت سے دیکھی جاتی رہینگی۔ اور جن سنگھ مبود کا گھٹیا پن ان کی شہرت و عظمت کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکے گا۔

بیگم آصف علی کے ذہن میں دلی کی ترقی اور کارپوریشن کا جو نقشہ ہے ہمیں امید ہے کہ وہ اسکو عملی جامہ پہنا کر دلی کو ایک مثالی شہر بنا سکیں گی اتبک یہ بات کہی تو بار بار گئی مگر ایسا ہو نہیں سکا اور اس کی وجہ بہت حد تک کانگریسیوں کی آپس کی نااتفاقی تھی لیکن اب چونکہ کارپوریشن کا اعلےٰ ترین عہدہ ایک غیر جانبدار شخصیت کے قبضہ میں ہے اس لئے ہمیں امید ہے کہ وہ ضرور کامیاب ہوں گی۔

بیگم آصف علی کو چونکہ دلی کارپوریشن کے تخیل کے جنم داتا مرحوم آصف علی صاحب کے نظریات سے واقفیت ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ آصف صاحب کہا کرتے تھے کہ "جو شہر پر حکومت کرنا نہ جانے وہ ملک پر کیسے حکومت کریگا" اس لئے ہمیں امید ہے کہ دلی کارپوریشن کو انھیں لائنوں پر چلایا جائے گا۔

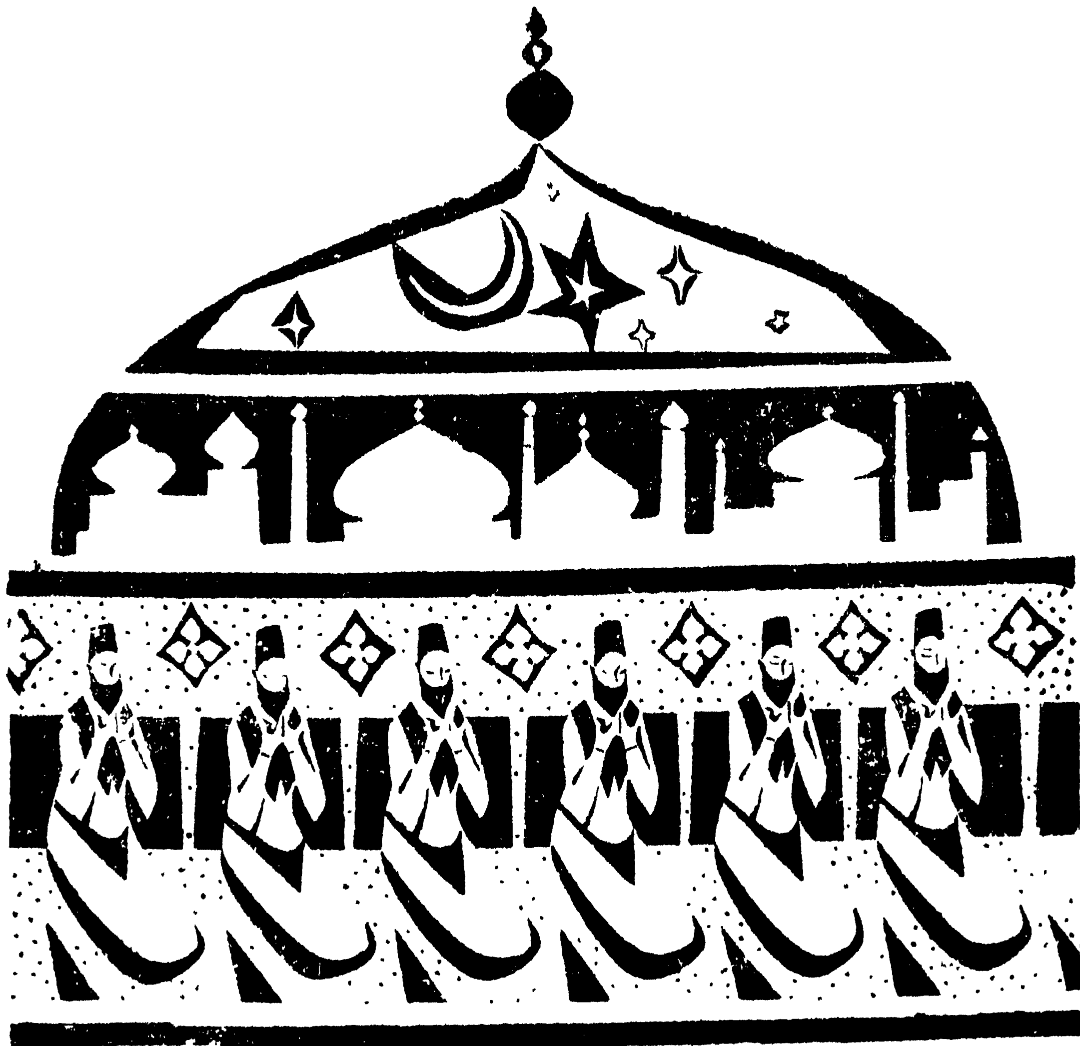
ارونا آصف علی اور ملاپ

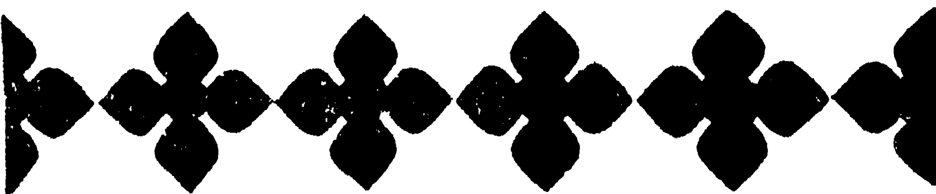
دہلی کے روزنامہ ملاپ نے بیگم آصف علی کے خلاف جو زہریلا پروپیگنڈا کیا تھا افسوس کہ وہ کارگر نہ ہوا ناکامی ہونا قسمت ہو چکا تھا اس لئے میئر کے انتخاب میں بیگم آصف علی کے حریف کی ناکامی یقینی تھی اور ملاپ جیسے ایک آدھ نہیں پچاس اخبار بھی ہوتے تو کچھ نہ چلتی۔

ملاپ کا بھی عجیب معاملہ ہے کہ اندر کچھ باہر کچھ خبریں وہی ہندو سبھائی رنگ میں رنگی ہوئی ہوتی ہیں اور تبصرے کا انداز بدلا ہوا بالکل صد فیصدی کانگریسی اخبار جیسا اس اخبار کو شرم آنی چاہئے اسنے ارونا جی کے سلسلہ میں ہندوؤں کے جذبات بھڑکانے کی جو ناپاک کوشش کی وہ شرمناک ہے اور ہر ہندوستانی کا سر اسپر ندامت سے جھک جاتا ہے ایک طرف متحدہ قومیت کے گیت گائے جاتے ہیں اور دوسری طرف ہندو مسلم بین القومی شادی پر اعتراض کیا جاتا ہے اور اسے ہندوؤں کے لئے چیلنج قرار دیا جاتا ہے۔ کیا ہندوستان میں ایک قوم اسی طرح جنے گی یہی تیور رہیں متحدہ قومیت کے محبوب مرنا چاہئیے ان لوگوں کے جو اتنے نیچ اور کمینے خیالات رکھتے ہیں۔ ہمیں افسوس یہ ہے کہ اس اخبار کے ساتھ ذمہ دار کا نام وابستہ ہے اور وہ جو عمارت تعمیر کرتے ہیں اُن کا ہندو سبھائی نامہ نگار اُس کو بیک جنبش قلم ڈھا دیتا ہے۔

ریڈیو سے خبروں پر اردو میں تبصرہ

یہ بات تو اس سے پیشتر زیر بحث آچکی ہے کہ آل انڈیا ریڈیو نے اردو پروگرام میں اضافہ کر دیا ہے آج ہم اس پروگرام کے ایک حصہ پر آل انڈیا ریڈیو کو پھر مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں اور وہ ہے خبروں پر تبصرہ کا **اور واقعہ یہ ہے کہ ہم** بحیثیت اخبار نویس اس سے بہت متاثر ہوئے اور یہ چاہتے ہیں کہ اگر تبصرہ نگار کا نام بھی لوگوں کو معلوم ہو جایا کرے تو نامناسب نہ ہوگا آخر ہر پروگرام کو پیش کرنے والے اور اس کے لکھنے والے کا ظاہر کیا ہی جاتا ہے تو کیوں نہ اس تبصرہ نگار کا نام بھی بتایا جائے۔ بہر نوع نام بتایا جائے یا نہ بتایا جائے اس سے لکھنے والے کے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ دنیا کے اکثر اچھے لکھنے والوں نے ہمیشہ اسی میں لطف محسوس کیا کہ وہ دنیا کی نظروں سے اوجھل رہیں لوگ ان سے روشناس نہ ہوں مگر ہم چونکہ خود اسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے اس کی ہمت افزائی کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تبصرہ کا یہ سلسلہ نہایت مفید اور معلوماتی ہے اس کے لئے پانچ منٹ کا وقت بہت کم ہے اور کبھی کبھی تبصرہ نگار کا قلم بھی وقت کی حدود کو بار محسوس کرتا نظر آتا ہے۔ ہم آخر میں ایک بار پھر تبصرہ نگار کو انکی کاوشوں اور اسلوب نگارش





سیاستِ خارجہ

اعلان

وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خاں نون نے ہندوستان کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے اعلان کی پیش کش کی ہے اور شرط وہی پرانی ہے بشرطیکہ ہندوستان باہمی تنازعات کے سلسلہ میں گفت و شنید، مصالحت اور ضرورت ہو تو ثالثی بھی قبول کرنے پر آمادہ ہو۔

ملک نون کا یہ اعلان کوئی نیا اور ایسا اعلان نہیں جو کسی بھی اعتبار سے قابلِ ستائش قرار دیا جا سکے اس قسم کی پیش کش اُن سے پہلے پاکستان کے دوسرے وزراء اعظم بھی کر چکے ہیں۔ سب سے پہلے یہ پیشکش مسٹر لیاقت علی خاں کی جانب سے کی گئی تھی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہند اور پاکستان کے درمیان کبھی جنگ نہ ہو اور اس سلسلہ میں اگر کوئی جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو سکے تو بہت ہی اچھی بات ہے لیکن اُسے مشروط ہرگز نہیں ہونا چاہیئے وہ قطعی غیر مشروط خلوص اور نیک نیتی پر مبنی ہونا چاہیئے اگر مشروط ہوگا تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ اس میں فریقین کی نظر اصول محبت اور خلوص پر نہیں شرائط پر رہے گی۔

اس لئے ہم ملک صاحب سے اگر ہماری آواز ان تک پہونچ سکے تو یہ عرض کریں گے کہ وہ نا جنگ اعلان ضرور کریں مگر یہ غیر مشروط ہونا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں اتنی بات اور صاف کرنی ضروری ہے کہ ثالثی کی شرط تو یکسر غلط ہے وہ نہ ہندستان کے لئے مفید ہو سکتی ہے نہ پاکستان کے لئے اس طرح ہند اور پاکستان دونوں ہی دوسروں کے ہاتھ میں آلۂ کار بن جائیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کشیدگی اور تنازعات کم ہونے کی بجائے بڑھیں گے، اور اس برصغیر کی فضاء اور زیادہ مکدر ہو گی۔

فرانسیسی وزارت کا استعفاء

فرانس کی وزارتوں کا استعفا دال روٹی ہو گیا ہے اس لئے اگر فرانس کی کسی حکومت کے استعفے کی خبر آئے تو اس پر کوئی تعجب نہیں ہوتا لیکن اس وقت جو چیز وجہ استعفاء بنی ہے وہ تیونیشیا اور فرانس کی کشیدگی کو دور کرنے میں امریکہ اور برطانیہ کی کوششیں ہیں۔

مستعفی ہونے والی گیلارڈ حکومت پر برطانیہ اور امریکہ نے تیونیشیا میں فرانسیسی بمباری سے پیدا شدہ کشیدگی کو ختم کرنے اور جنگ کا خطرہ ٹالنے کے لئے زور دیا تھا اس پر فرانس کے کنزرویٹو اور کمیونسٹوں نے ملکر اس حکومت کا تختہ الٹ دیا اور یہ فرانس کی تاریخ کا عجیب حادثہ ہے کہ وہاں کے کمیونسٹوں نے حکومت کے خلاف اس لئے ووٹ دیا کہ انھوں نے برطانیہ اور امریکہ کا دباؤ تسلیم کر کے تیونیشیا کے ساتھ مصالحانہ روش کیوں اختیار کی۔

یہ واقعہ یوں پیش آیا فرانس کو تیونیشیا سے یہ شکایت پیدا ہوئی کہ وہاں سے الجزائر کو ہتھیار جاتے ہیں اور اس سلسلہ میں اُس نے تیونیشیا اور الجزائر کی سرحد پر واقع ایک گاؤں پر ہوائی جہازوں سے بم گرائے جس کے نتیجہ میں سو تیونیشی باشندے ہلاک ہو گئے اس سے فرانس اور تیونیشیا کے درمیان کشیدگی اس درجہ بڑھی کہ جنگ چھڑنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا اس پر امریکہ اور برطانیہ نے فرانس پر دباؤ ڈالا اور دونوں میں مصالحت کرانے کی کوشش کی جس کا نتیجہ فرانس میں داخلی طور پر یہ نکلا کہ وہ حکومت ہی ختم ہو گئی افسوس یہ ہے کہ اس میں کمیونسٹوں کا بھی ہاتھ ہے اور انھوں نے برطانیہ اور امریکہ کی دشمنی میں تیونیشیا والوں سے ناانصافی کی ہے۔

اللہ اور پیارے رسول اللہ سے محبت ہے تو یہ کتابیں ضرور پڑھیے

سیرت الرسولؐ

فخر کائنات، شہنشاہ کونین، سید الانبیاء رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر یہ لاجواب اور بے مثل کتاب ہے۔ ولادت باسعادت سے وصال مبارک تک تمام حالات نہایت دلآویز انداز میں لکھے گئے ہیں سیرت مبارک پر اب تک جتنی اہم کتابیں مصر اور حجاز میں شائع ہوئی ہیں اُن سب کو سامنے رکھ کر اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے۔ انداز بیان اس قدر دلکش ہے کہ پڑھنے کے بعد دل عظمت رسولؐ سے معمور ہو جاتا ہے اور روح پر وجد و کیف کا عالم طاری ہو جاتا ہے، حیات طیبہ کے ہر ہر واقعہ پر انتہائی احترام و عقیدت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب آپ کو سیرت رسولؐ کی تمام ضخیم کتابوں کے مطالعہ سے مستغنی کر دے گی۔ کتاب کے آخری حصہ میں سراپائے رسولؐ نہایت ہی وجد آفریں انداز میں لکھا گیا ہے۔ حضورؐ کے شمائل و خصائل تحقیق کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور معجزات کو عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ تعلیمات و ارشادات کے سلسلہ میں حضورؐ کے وہ مقدس خطبات درج کئے گئے ہیں جو دُنیا کی رہنمائی کیلئے شمع ہدایت ہیں۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات کاغذ سفید کتابت و طباعت عمدہ، خوبصورت جلد، گرد پوش رنگین، قیمت دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

ہے جنکے سر پہ سایۂ دامانِ اولیاءؒ — حاصل اُنہیں ہے دولتِ عرفانِ اولیاءؒ

روحانیت کے چوبیس ستارے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پوری پوری تبلیغ اولیاء اللہ نے انتہائی جانفشانی کیساتھ کی ہے۔ مصیبتیں برداشت کی ہیں، اور اسلام کا نور دنیا کے ہر ظلمتکدہ میں پہنچایا ہے۔ یہ کتاب اولیاء اللہ کے ایمان پرور، روحانی، تبلیغی حالات و واقعات کا مجموعہ ہے جسکو پڑھکر آج بھی مسلمان اپنی زندگی کو اسی سانچہ میں ڈھال سکتے ہیں —— اس کتاب میں سرتاج کائنات حضرت علی مرتضیٰ، سید الشہداء امام حسین علیہ السلام، حضرت عمر بن عبد العزیزؒ، حضرت ابراہیم بن ادہمؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ، حضرت شیخ جمال الدین ہانسویؒ، حضرت ابو سعید ابوالخیرؒ، حضرت خواجہ امیر خسروؒ، حضرت شیخ احمد عبد الحق ردولویؒ، حضرت شیخ علاء الدین بنگالیؒ، حضرت شیخ محمد میاں میر بالا پیر قادریؒ، حضرت خواجہ سید آدم بنوریؒ، حضرت شیخ سلیم چشتیؒ، حضرت خواجہ باقی باللہؒ، حضرت شاہ محمد سلیمان تونسویؒ، حضرت حاجی سید وارث علی شاہؒ اور دوسرے اکابر اولیاء اللہ کے حالات و واقعات، ریاضات و مجاہدات اور کرامات بابرکات ہیں۔ اس کتاب کو پڑھیے اور غور کیجئے کہ کس طرح ان اولیاء اللہ نے ظلم و جبر کا مقابلہ کیا ہے، ظالم و جابر بادشاہوں اور امیروں کی اصلاح کی ہے اور دنیا کو اسلام کی صداقت و حقانیت کا ایسا درس دیا ہے جو ہمیشہ تاریخ میں یادگار رہیگا۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ سفید، مجلد، ٹائیٹل دلکش و رنگین، قیمت صرف دو روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

تمام اولیاءؒ اصفیاءؒ اتقیاءؒ سے — خلوص و عقیدت عطا کر الٰہی

واقعات الصالحینؒ

اولیاء اللہ، صلحائے اُمت، علمائے حق اور صوفیائے کرام کے وہ روح پرور حالات و واقعات اس کتاب میں پیش کئے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر بڑے سے بڑے دشمن کا سر بھی اللہ کی بارگاہ میں جھک گیا اور آج بھی ان حیرت انگیز واقعات کے پڑھنے سے اسلام کی حقانیت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے اور آپ سمجھ سکتے ہیں کہ چین وغیرہ میں جہاں کبھی بھی مسلمانوں نے حکومت نہیں کی وہاں لاکھوں اور کروڑوں مسلمان آج کس طرح موجود ہیں۔ یہ صرف اولیاء اللہ ہی کے حیرت انگیز عجائب روزگار کارنامے ہیں جنہیں اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ ان واقعات و حالات پر اگر آج کے مسلمان خود بھی توجہ دیں اور اپنے بھائیوں کو بھی ان پر عمل کرنے کی تبلیغ و تلقین کریں تو یہ مسلمانوں کی پریشانیوں کا واحد علاج ہوگا۔ اور مایوسی و کم ہمتی دور ہو کر مسلمانوں کی زندگی کے چمن میں ایسی بہار آجائیگی کہ اُسکی مہک سے سارا عالم معطر ہو جائیگا۔ اولیاء اللہ کے یہ حیرت انگیز حالات اور روح پرور واقعات پڑھیے اور اپنے بزرگوں کا نمونہ بنکر آج کے نازک دور میں دُنیا کو اسلام کی حقانیت کا درس دیجئے۔ زبان سلیس و رواں۔ انداز بیان شستہ و شگفتہ، لکھائی چھپائی عمدہ، کاغذ سفید، جلد خوشنما، اولیاء اللہ کے مزارات کے عکس سے مزین گرد پوش قیمت صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک

نادر روزگار، اچھوتی نرالی دلچسپ تاریخی کتاب

جنات و شیاطین کے حیرت انگیز سنسنی خیز حالات

پڑھیں بہر تصدیق قرآن حق — جو قائل نہیں ان خیالات کے
صداقت سے لبریز باطل شکن — پُر اسرار حالات جنات کے

جنات کے پُر اسرار حالات

جنات کا نام سنتے ہی آدمی کانپ اٹھتا ہے، تنہائی میں اگر یہ خیال بھی آجائے کہ یہاں جنات کا اثر ہے تو آدمی کے ہوش و حواس جاتے رہتے ہیں [illegible] سے بے خوف ہونے کے آرزومند ہیں اُنکی قوت و طاقت اور اُن کے حالات و واقعات کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں اور ان کے دفعیہ کیلئے موثر روحانی تدابیر جاننے کے خواہش مند ہیں [illegible] جنات کا کوئی اثر آپ پر نہ ہوسکے اور آپ چاہیں تو جنات کو بھگا دیں یا شیشی میں بند کرلیں یا جلا کر خاک کر دیں تو آستانہ بکڈپو کی کتاب جنات کے پُر اسرار حالات پڑھئے جو سینکڑوں کتابوں کا بہترین خلاصہ ہے جس کی سطر سطر میں ایسی نادر و دلچسپ اور انوکھی معلومات ہیں جو آپ نے آجتک کہیں نہیں پڑھی ہونگی۔ جنات جب کسی قوم یا فرد کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں یا کسی آدمی سے مسخر ہو کر اس کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں تو کیسے کیسے واقعات ظاہر ہوتے ہیں، یہ سب واقعات اس کتاب میں تفصیل کیساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ کس طرح اقوام ماضیہ نے جنات کو مسخر کرکے عظیم الشان کارنامے انجام دئیے ہیں اور جنات کی سرکشی و دشمنی نے کس طرح بڑی اقوام کو تباہ و برباد کیا ہے۔ یہ کتاب اقوام ماضیہ کی تباہی و بربادی کا ہولناک مرقع ہے اور آپ اس کتاب کو پڑھ کر حیرت زدہ رہ جائینگے اور آپ کے بدن میں سنسنی پھیل جائیگی جب آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ قدیم قوموں اور ملکوں کی تباہی جنات کی زبردست سازشوں اور سرکشی و بغاوت کا خوفناک نتیجہ ہے۔ اگر آپ خود کو اور اپنے متعلقین کو شریر جنات کی طاقت و قوت کے حملوں سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور پڑھئے تاکہ آپکو جنات کے ظاہری و باطنی اثرات اور طاقت و قوت کا حال معلوم ہو جائے اور جنات، شیاطین اور اُنکے خبیث لشکروں کی تباہ کاریوں کا علم حاصل کرکے اُن کے بداثرات سے بچنے کیلئے کوشش کر سکیں اس کتاب میں جنات کی قوت و طاقت کے بداثرات سے محفوظ رہنے کیلئے تیر بہدف مجرب طریقے، اعمال و اوراد، وظائف اور وہ تمام تدابیر لکھی گئی ہیں جو انتہائی مجرب ہیں، ہمارا دعویٰ ہے کہ جنات کے متعلق ایسے انوکھے واقعات، دلچسپ معلومات اور اُنکے بداثرات سے محفوظ رہنے کیلئے تیر بہدف مجرب تدابیر پر آجتک ایسی کوئی کتاب کہیں شائع نہیں ہوئی ہے۔ اپنے موضوع پر بے نظیر و بے مثال لاجواب کتاب ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ سفید، خوشنما جلد، سرورق پر ایک جن کی تصویر بھی شائع کیگئی ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک صرف تین روپے آٹھ آنے۔

تمام انبیاءؑ کے برحق ہونے پر اعتقاد رکھنا ایمان کی شرط ہے

تاریخ الانبیاءؑ

تمام انبیاء علیہم السلام کے برحق ہونے پر اعتقاد رکھنا مسلمانوں کا جزو ایمان ہے اس لئے جن انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر قرآن مجید اور احادیث مقدسہ میں کیا گیا ہے اُنکے حالات جاننے بھی ضروری ہیں تاکہ مسلمانوں کے ایمان میں پختگی اور تازگی پیدا ہو، نیز آپ کو معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام نے کس طرح اپنی قوموں کو تبلیغ کی، باطل پرستوں سے مقابلہ کیا اور تبلیغ کی اس راہ میں کیسی کیسی مصیبتیں انہیں برداشت کرنی پڑیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام جلتی ہوئی بھٹیوں اور تنوروں میں ڈالے گئے۔ جیلوں میں قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کئے گئے اور اُنکے جسموں کو آرے سے چیرا گیا۔ لیکن انبیاء علیہم السلام نے کس طرح عزم و استقامت کا نمونہ پیش کیا، آخر گمراہ لوگ راہ راست پر آئے اور حق کا بول بالا ہوا "تاریخ الانبیاءؑ" میں حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت اسحٰقؑ، حضرت لوطؑ، حضرت [illegible] یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت ذکریاؑ، حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی سوانح حیات بیان کی گئی ہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے غرور و سرکشی اور اللہ کے احکامات سے روگردانی و نافرمانی کرنیوالی قوموں سے عبرت اور انبیاء [illegible] علیہم السلام کی مبارک تبلیغی زندگیوں سے نصیحت حاصل کریں تو "تاریخ الانبیاءؑ" کا مطالعہ کیجئے۔ یہ کتاب آپ کو اللہ کا مخلص فرمانبردار، سچا پرستار اور پکا مسلمان بنادے گی، اچھا کاغذ، کتابت و طباعت [illegible] جلی خوشنما ٹائیٹل، حسین و رنگین خوبصورت جلد، ضخامت تقریباً دو سو صفحات۔ جلد [illegible] قیمت [illegible] دو روپے محصولڈاک علاوہ

مدلل و مستند اسلامی تعلیمات کا بے مثال خزانہ

فتاوی آستانہ

اسلامی معلومات [illegible] مسائل کا بیکراں سمندر ہے۔ جس [illegible] مسائل و معلومات پر کامل عبور حاصل ہو جائیگا اور ایک عالم دین کی طرح [illegible] رہنمائی کر سکیں گے۔ یہ دینی معلومات کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس میں عقائد، وضو، غسل، تیمم، اذان، نماز، امامت، جماعت، جمعہ، جنازہ، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق، حیض، نفاس، اور طہارت کے تمام مسائل اور انکے مدلل اور عام فہم شرعی جوابات بیان کئے گئے ہیں، انداز بیان اس قدر سادہ و دلکش ہے کہ آپ آسانی و دلچسپی کیساتھ تمام مسائل کا مطالعہ کر لیں گے۔ فتاوی آستانہ، اسلامی فقہ کی بڑی بڑی کتابوں کا خلاصہ اور تمام اسلامی مسائل اور [illegible] جوابات کا عطر مجموعہ ہے۔ جسے پڑھ کر آپ دینی مسائل سے بخوبی واقف ہو جائینگے۔ کتابت و طباعت عمدہ، سفید کاغذ، خوبصورت جلد گرد پوش رنگین و خوش نظر قیمت جلد اول دو روپے، جلد دوم دو روپے، جلد سوم دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

تاریخ الاولیاءؒ

اولیاء اللہ ہی سے دین کی عظمت قائم ہے

اولیاء کرامؒ نے اپنے اپنے زمانہ میں سرکش و ظالم بادشاہوں اور امیروں کے ظلم و جبر کو برداشت کرکے تبلیغ اسلام کی اور شرک کے اندھیروں میں صداقت، اطاعت و محبت کا چراغ روشن کیا۔ اور جو پیشانیاں غیر اللہ کی بارگاہ میں سربسجود تھیں، انہیں خدائے واحد کے دربار میں جھکایا۔ اس کتاب میں حضرت اویس قرنیؒ، حضرت امام جعفر صادقؒ، حضرت [illegible] بصریؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانیؒ، حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت خواجہ اجمیریؒ، حضرت قطب [illegible]، حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت سلطان نظام الدین اولیاءؒ، حضرت مخدوم صابر کلیریؒ، حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلیؒ، حضرت الحاج سید شاہ محمد ابراہیمؒ، حضرت شیخ شاہ کلیم اللہ دہلیؒ اور دوسرے اولیاء اللہ کی مقدس سوانح حیات ہیں۔ اس کتاب میں اولیاء اللہ پر گذرنیوالے مصائب و مشکلات اور اُنکے مجاہدات و ریاضات ہیں جنہیں دیکھ کر انسانوں کی عقلیں حیران رہ گئیں کہ کس طرح ہر سختی و مصیبت سہہ کر ان اولیاء کرامؒ نے اسلام کی تبلیغ کی، زبان عام فہم، کاغذ سفید، مجلد، دلکش گرد پوش۔ قیمت صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

سارے ولیوں کے ولی ہیں حضرت پیران پیرؒ

سیرت غوث الاعظمؒ

غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی روح پرور سوانح حیات ہے۔ جس میں حضرت پیران پیرؒ کے حالات زندگی اور فضائل و محاسن کو تبلیغی انداز میں نہایت عقیدت کیساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اُس دور کے فتنہ پرور حالات میں ماہتاب غوثیت و روحانیت کا طلوع، حلیہ مبارک، فضل و کمال بغداد میں ورود، محاسن اخلاق، رشد و ہدایت، دعوت و تبلیغ، غیر مسلموں پر اثر، مسلمانوں کی اصلاح، خدا کی محبت، آپ کے خطبات و مواعظ، کرامات بابرکات اور آپکا مبارک قصیدہ شریف مع ترجمہ اس کتاب میں شامل ہیں۔ روحانیت و معرفت سے معمور شجرے اور منقبتیں ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر آپکو مستند تاریخی معلومات بھی حاصل ہونگی اور ان تعلیمات سے اللہ تعالیٰ آپکو روحانیت اور اسمیں ترقی بھی عطا فرمائے گا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح حضرت غوث پاکؒ نے دُنیا کے سامنے اسلام کی صداقتیں پیش کیں۔ کفر و شرک سے جنگ کی اور دُنیا میں نور اسلام کو کس طرح پھیلایا اور اُسکے لئے کیسی مصیبتیں اُٹھائیں اور کیسے کیسے معرکے سر کئے۔ کتابت و طباعت دلکش، کاغذ سفید، خوبصورت جلد، جاذب نظر رنگین گرد پوش قیمت صرف تین روپے علاوہ محصولڈاک

آستانہ بکڈپو پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶ جامع مسجد دہلی

اللہ شوق دے دینی کتب کا مطالعہ کیجیے

فاطمہؑ کا لالؑ

جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا سر دے کر اسلام کی بنیادوں کو استوار و مستحکم کیا

جب اسلامی روایات کو ملوکیت مسخ کر رہی تھی

غیر اسلامی اقدار زندگی میں رواج پا رہی تھیں

اس وقت امام حسینؓ نے اپنا خون دے کر اسلام کا تحفظ کیا۔ خواجہ خواجگان معین الدین چشتیؒ نے اس مصرعہ میں اسی حقیقت کا اظہار فرمایا ہے: حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؓ۔ صدیاں بیت گئیں لیکن امام حسینؓ کی عظیم قربانی اور شہادت آج بھی اس قدر روشن اور تابناک ہے جس قدر آج سے تیرہ سو سال پہلے تھی۔

محمد رحیم حسین دہلوی نے حضرت سیدہ فاطمہ زہراؓ کے لال، علیؓ کے لخت جگر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے امام حسینؓ کی عظیم شہادت کا واقعہ اپنی کتاب "فاطمہؓ کے لال" میں قلم بند کیا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مصنف نے روشنائی سے نہیں اپنے خون سے یہ کتاب لکھی ہے اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے:

قتلِ حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے ۔۔ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

بہترین کتابت و طباعت۔ قیمت صرف دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج طیبات کے حالات طیبات

مصورِ غم علامہ راشد الخیری کے قلم سے

امت کی مائیںؓ

مولانا نے اپنی مخصوص پیاری زبان میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ کے حالات طیبات اس کتاب میں لکھے ہیں۔ شروع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ بیان کی گئی ہے اور اس کے بعد ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ ام المومنین حضرت حفصہؓ۔ ام المومنین حضرت سودہؓ۔ ام المومنین حضرت زینبؓ ام المساکین، ام المومنین حضرت ام سلمہؓ۔ ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ۔ ام المومنین حضرت جویریہؓ ام المومنین حضرت صفیہؓ۔ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے حالات درج ہیں۔ مجلد حسین گرد پوش۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

جب دہلی میں غدر پڑا اور دہلی کے باکمال پیسہ پیسہ کو محتاج ہو گئے تو ۔۔ زبیدہ صدیوں سے سینہ بہ سینہ چلے آتے تھے بھوک سے لاچار ہو کر انھوں نے بتلانے شروع کر دیئے

رضیہ کا شاہی دسترخوان

بھی اسی سلسلے کی ایک کتاب ہے جو شاہی باورچی سے حاصل کی گئی تھی اب اس کتاب کو جدید انگریزی و دیسی کھانوں کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے ناشتے آئس کریم، فالودہ، کیک، شاہی ٹکڑے، مختلف قسم کی لذیذ روٹیاں، مزیدار پوریاں، پکوان، حلوے، بیسیوں قسم کی دالیں، کھچڑی، انڈے، خاگینہ، قورمہ، کباب، مرغ مسلم، یخنی، دہلی کی مشہور نہاری، سبزیاں، نرگسی کوفتے، مچھلی کے سالن اور کباب، قیمہ پلاؤ، مختلف اقسام کی انگریزی و دیسی مٹھائیاں، ناشتہ حلوہ سوہن پھینیاں سب قسم کے مربے اور چٹنیاں۔ بیسیوں قسم کی چائے، کافی، ترت بنانے کے طریقے درج ہیں اڑتالیس قسم کے انگریزی کھانے۔ گوشت کی مٹھائیاں، کیلے کا سالن شاہی مچھلی وغیرہ بنانے کی مفصل اور آسان ترکیبیں درج ہیں۔ کتابت و طباعت عمدہ، مجلد، رنگین گرد پوش ضخامت ۳۰۰ صفحات قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

لالہ رنگ

از ایم اے وفی

جب پنجاب میں آگ لگ رہی تھی۔ جب آگرہ اور دہلی کے درمیان لوٹ مار کا بازار گرم تھا۔

جب گجرات میں تلواریں چل رہی تھیں۔ جب بنگال اور دکن میں بغاوت پرورش پا رہی تھی تو لالہ رنگ نے شہزادہ احمد شاہ کی محبت میں سرشار ہو کر افغانستان کے شہنشاہ احمد شاہ ابدالی کے توپ خانہ کو برباد کر دیا۔ یہ مانو پور کے میدان میں احمد شاہ ابدالی کو شکست دینے والی لال قلعہ کی حسین و جمیل بہادر و باحوصلہ لڑکی لالہ رنگ کی ناقابل فراموش داستان ہے۔ عمدہ کتابت و طباعت، مجلد، قیمت ڈھائی روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ایک ماہ میں انگریزی پڑھ لیجیے

یہ انگلش ٹیچر اتنی آسان کتاب ہے کہ اردو لکھی پڑھی ہر عورت اور مرد گھر میں تھوڑا سا وقت نکال کر پڑھ سکتا ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

وادیٔ نیل میں مسلمانوں کی عظیم الشان تاریخ کا قابلِ فخر واقعہ جسے ہندوستان کے مایہ ناز ادیب و صحافی اشرف بھوپالی نے ناول کا روپ دیکر اردو ادب میں ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا

دوشیزۂ مصر

محبت اور شجاعت کی وہ حیرت انگیز داستان ہے جس میں رزم و بزم کے دلفریب نظارے پیش کئے گئے ہیں فریدہ کی جانبازی و سرفروشی، سلمیٰ کی آتش بیانی، نعیم کی جرات و شجاعت عثمانی افواج کا مصر پر حملہ، سلطان سلیم کی مآل اندیشی، فریدہ دربار شاہی میں، شہزادۂ مصر کا عشق، جنوبی سرحد پر حملہ، جانباز سپہ سالار، دل کی دھڑکن، آنسو کی داستان، بیقراری کا عالم، تیوری پر بل، دامنِ صحرا میں انجامِ عشق۔ یہ عنوانات ہیں جن پر لکھا گیا ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ حسین جلد قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

حق و باطل کے خونریز معرکے، بہادرانِ اسلام کے سرفروشانہ کارنامے

ہاشمی دوشیزہ

کفر کی درندگی، اسلام کی عظیم الشان قوت کا مظاہرہ، عیسائیوں کی مسلمانوں پر یلغار، عیسائیوں کی سفاکانہ درندگی جس سے معصوم بچے اور عورتیں تک محفوظ نہ رہ سکیں۔ خلیفہ معتصم باللہ کی قومی حمیت اور جوش ایمان کی حیرت ناک داستان جس سے ایمان میں تازگی اور روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے، حق کے آگے سر جھکانے کا پیغام —— مولانا صادق حسین سردھنوی کی اس تصنیف "ہاشمی دوشیزہ" سے ملتا ہے۔ نزاکتِ وقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنی اوّل فرصت میں "ہاشمی دوشیزہ" ملاحظہ فرمائیں جو ظاہری اور معنوی خوبیوں سے پوری طرح آراستہ و پیراستہ ہے طباعت و کتابت بہترین اور دیدہ زیب، کاغذ سفید گلیز ۲۴ پونڈ۔ بہترین و حسین گرد پوش قیمت صرف پانچ روپے۔

لغزش

نے ناولوں کی دنیا میں انقلاب بپا کر دیا۔ الیف، ڈیلو، ہو کی صحیح ترجمانی کر دی۔ حسن اور شباب کی رعنائیوں کو اجاگر کر دیا اس دل فریب ناول میں آپ کو بے شمار حسین لغزشیں نظر آئیں گی ۔۔ تنہائی کی راتوں میں کوئی اور لغزش سرزد کرنے کے عوض یہ ناول پڑھئے قیمت صرف دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

آستانہ بک ڈپو کی ایک قابل قدر پیش کش سالِ نو کا عظیم الشان تحفہ

نقاب پوش غلام

آستانہ بک ڈپو کی یہ قابل قدر کتاب اسلام کی حفاظت کے لئے تیغ بکف اور کفن بردوش مسلمان مجاہدین کی شجاعت و ہمت کے بے نظیر اور ولولہ انگیز تاریخی واقعات پر مشتمل ہے اور اردو کے نامور ادیبوں اور دانشوروں کے بیس حیرت ناک تاریخی افسانوں کا رنگین مرقع ہے جس کے ہر افسانہ میں عشق و محبت کے رنگین مناظر، حسن و جمال کی دلربائیاں، رقیبانہ چشمک، حریفانہ داؤ پیچ، دشمنانِ اسلام کی خطرناک سازشیں، تلواروں کی جھنکار اللہ اکبر کے ولولہ انگیز نعرے، اعلائے کلمۃ الحق کے لئے مسلمانوں کی سرفروشانہ جد و جہد کے حیرت انگیز واقعات اتنے دلچسپ انداز اور اتنی سلیس و ترنم ریز زبان میں تحریر کئے گئے ہیں کہ ہر افسانہ ادب و تاریخ کا ایک عظیم شاہکار معلوم ہوتا ہے جسے ختم کئے بغیر کتاب کا بند کرنا ناممکن اور محال ہے بہترین کاغذ، عمدہ کتابت رنگین و جاذبِ نظر گرد پوش مضبوط جلد قیمت دو روپے۔ علاوہ محصول

لطائف الشعراء

اگر آپ اردو کے سرکردہ اہل قلم حضرات کی بذلہ سنجی کے اچھوتے نمونے ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں تو آج ہی "لطائف الشعراء" منگائیے۔ اس میں آتش۔ ناسخ۔ مومن۔ غالب۔ حالی۔ مولانا محمد علی۔ ڈاکٹر اقبال اور علامہ سیماب وغیرہ کے دلچسپ لطائف کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ اچھا۔ مجلد، رنگین گرد پوش۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔ علاوہ محصول ڈاک

رضیہ کے خطوط

آپ میں سے کس عورت کا دل نہیں چاہتا کہ وہ جب اپنی عزیز عورتوں اور پیاری سہیلیوں کو خط بھیجے تو اس کا طرز اتنا دلکش اور الفاظ ایسے موزوں ہوں کہ پڑھنے والی کے دل پر نقش ہو کر رہ جائیں مگر آج سے پہلے ہر عورت کے لئے اپنی تحریر میں یہ دلکشی پیدا کرنا ممکن نہیں تھا لیکن اب زنانہ خط و کتابت کی سب سے بڑی کتاب "رضیہ کے خطوط" نے اس زبردست کمی کو پورا کر دیا ہے جدید طرز پر دلی کی بیگماتی زبان میں خطوط نویسی کی یہ بے مثل کتاب ہے۔ یہ کتاب تاجدارِ سخن رضیہ سلطانہ چمن دہلوی کی تصنیف ہے جن کا درجہ صف اول کے انشا پردازوں میں تسلیم کیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ، خوب صورت ٹائیٹل ۱۲۰ صفحات پر پھیلی ہوئی اس بے نظیر کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

بادۂ عرفاں

یہ اردو زبان کے مایۂ ناز شاعر مولوی صدر الدین احمد صاحب صدر کے وجد آفریں کلام کا ایک دلکش مجموعہ ہے جس میں از اول تا آخر سوز و گداز، درد و اثر اور شگفتگی و فریفتگی کے جلوے ہیں۔ ہر عنوان ایک افسانۂ درد اور نالۂ فراق ہے ہر عنوان کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کا دل عشق و محبت سے معمور ہے۔ بادۂ عرفاں در حقیقت ایک اسم بامسمیٰ کتاب ہے۔

"بادۂ عرفاں" میں ایسی نظمیں پیش کی گئی ہیں جو خالص مذہبی اور اصلاحی رنگ میں اپنا جواب نہیں رکھتیں۔ کتابت و طباعت نہایت دیدہ زیب، کاغذ سفید عمدہ، جلد خوبصورت مع گرد پوش صفحات ۲۴۸۔ قیمت تین روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

آستانہ بک ڈپو، پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶ جامع مسجد دہلی

ارونا آصف علی

بیگم ارونا آصف علی کو دہلی کی پہلی کارپوریشن کا میئر منتخب کیا گیا ہے ان کے مقابلہ میں جن سنگھی امیدوار لالہ ہری چند تھے جو ۲۰ کے مقابلہ میں ۵۶ ووٹوں سے ہار گئے۔

بیگم آصف علی ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئیں ۱۹۲۸ء میں دلی کے مشہور بیرسٹر اور رہنما سید محمد آصف علی بار ایٹ لاء سے شادی ہوئی اور انھوں نے اپنے شوہر کے دوش بدوش ہندستان کی قومی جدوجہد میں حصہ لینا شروع کیا پہلی بار ۱۹۳۱ء میں جیل گئیں بغاوت کے الزام میں آپ پر مقدمہ چلایا گیا اور ایک سال کی سزا ہوئی جس وقت گاندھی ارون پیکٹ ہوا اور کانگریسی رہنماؤں اور ورکروں کو رہا کیا گیا تو انھیں اس وقت رہا نہیں کیا گیا بلکہ انھیں اس وقت رہا کیا گیا جبکہ انھوں نے پوری سزا کاٹ لی اسکے بعد ۱۹۳۲ء اور ۱۹۴۱ء کی انفرادی ستیہ گرہ کی تحریکوں میں آپ جیل گئیں اور مہاتما گاندھی نے آپکو انفرادی ستیہ گرہ کے لئے منتخب کیا جب ۱۹۴۲ء میں ہندستان میں "ہندستان چھوڑ دو" کی تحریک کا آغاز ہوا اور تمام قومی رہنماؤں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا تو بیگم آصف علی نے روپوش ہوکر کام کرنا شروع کیا اور ملک میں ایک انقلابی لہر پیدا کی اور انگریز کی سی آئی ڈی اور پولیس کو وہ چکمے دے کہ وہ دنگ رہ گئے لیکن آپ کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے چنانچہ آپکی گرفتاری کے لئے دلی گورنمنٹ اور مرکزی حکومت نے انعامات مقرر کئے۔ لیکن بے سود رہا۔ نہ تو آپ ہاتھ آئیں نہ آپکے متعلق کوئی مخبری کرسکا۔ اسی جدوجہد کے دوران آپ کا دوسرے انقلابی اور روپوش رہ کر کام کرنے والے رہنماؤں شری جے پرکاش نرائن۔ اچیوت پٹوردھن اور ڈاکٹر لوہیا سے رابطہ قائم ہوا ۱۹۴۵ء میں جب ہندستان کے تمام قومی کارکن رہا کر دیئے گئے اور بہت سے روپوش کارکن وارنٹ منسوخ ہونے پر باہر آگئے تو ارونا آصف علی کے نہ وارنٹ منسوخ ہوئے نہ وہ باہر آئیں اس سلسلہ میں مولانا آزاد نے اسوقت کے وائسرائے لارڈ ویول کو توجہ دلائی تب آپکے وارنٹ منسوخ ہوئے اور آپ دلی کے رام لیلا میدان کے عظیم الشان استقبالیہ جلسہ میں نمودار ہوئیں۔

اسکے بعد آپ کانگریس میں سوشلسٹ گروپ کی رکن بن گئیں اور جب آزادی کے بعد سوشلسٹ کانگریس سے علیحدہ ہوئے تو آپ بھی کانگریس سے علیحدہ ہو گئیں مگر بعد ازاں اختلافات کی بنا پر سوشلسٹ پارٹی سے بھی آپنے علیحدگی اختیار کرلی اور کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہو گئیں مگر آپکے انقلابی ذہن کو وہ ماحول بھی راس نہ آیا اور اب چار برس سے آپ غیر سیاسی اور غیر جماعتی زندگی گذار رہی ہیں۔



شری جے پرکاش نرائن کے نام

جے پرکاش جی۔ آداب

آپ نے حال ہی میں کانگرس اور پرجا سوشلسٹ پارٹی کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہم اگرچہ کلی طور پر ان سے متفق نہیں ہیں لیکن یہ بھی نہیں کہ انھیں نظر انداز کر دیں اور نہ ہم اس خیال کو یکسر غلط سمجھتے ہیں اس لئے کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ کانگرس اور پرجا سوشلسٹ پارٹی اگر متحد ہو جائیں تو ملک بڑی تیزی سے ترقی کر سکتا ہے۔ کانگرس کو ہم ملک کی سب سے مضبوط اور سب سے بڑی جماعت سمجھتے ہیں اور پرجا سوشلسٹ پارٹی میں وہ لوگ شامل ہیں جو آزادی سے پہلے کانگرس ہی کا ایک حصہ تھے اور جنھوں نے کانگرس کو کانگرس بنایا تھا اور آپ بھی ان میں سے ایک ہیں مگر آزادی کے بعد کانگرس کی روح اور دل و دماغ تو ختم ہو گیا یعنی کئی سرکردہ لیڈر راہی ملک عدم ہو گئے اور بہت سے اس کے آزمائے ہوئے سپاہی اس سے کنارہ کش ہو گئے ان کے جاتے ہی کانگرس میں کچھ خود غرض اور اقتدار پرست گھس آئے۔ جنھوں نے اپنی سرگرمیوں سے کانگرس کو کانگرس نہ رہنے دیا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ملک کی پوری سیاست کو گندہ کر ڈالا اور آج پنڈت نہرو اس پر اظہار تاسف اور اس کا ماتم کر رہے ہیں اس لئے اگر پرجا سوشلسٹ پارٹی کانگرس کے ساتھ متحدہ محاذ بنائے اور کانگرس سے گندہ عنصر نکال دیا جائے تو ملک کی سیاسی صحت بھی اچھی ہو جائے اور ترقی کے وہ مقصد بھی جلد پورے ہو سکیں جنکی راہ میں آج دشواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مگر جے پرکاش جی اس کے لئے سب سے پہلی اور ضروری چیز یہ ہے کہ آپ سرگرم سیاست ہوں اور اپنی قیادت میں پرجا سوشلسٹ پارٹی کو لیکر کانگرس کے ساتھ محاذ قائم کریں لیکن اگر آپ خود میدان سیاست میں آکر اس متحدہ محاذ کی باگ ڈور نہیں سنبھالتے تو پھر محاذ آرائی کا مشورہ بے سود ہے۔

جے پرکاش جی یہ عجیب بات ہے کہ جس چیز کو آپ مفید سمجھتے ہیں اس کے حصول میں خود کوئی حصہ لینا نہیں چاہتے اور جب آپ خود اس میں حصہ لینا نہیں چاہتے تو ظاہر ہے کہ دوسرے اس کے لئے کیسے آمادہ ہونگے اس کام کو اگر آپ مفید سمجھتے ہیں تو پھر آپ کو اسی کیلئے جیون دان کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر ملک میں جو طوائف الملوکی اور سیاست میں گندگی ہے اسمیں اضافہ ہی ہوگا اور مستقبل کا مورخ اس کیلئے آپکو بھی ذمہ دار ٹھیرائیگا۔

آپ کا مخلص ایڈیٹر

وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو کے نام

پنڈت جی — آداب

میرٹھ مظفر نگر کے کانگرسی ورکروں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا۔ وہ ایسے ہیں کہ اگر کانگرسی انھیں پلے باندھ لیں تو یقین جانئے کانگرس کا کلیان ہو جائے اور آج کانگرس میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں اور اس کی وجہ سے حکومت اور سرکاری نظم و نسق میں جو دن رات خرابیاں پیدا ہوتی اور بڑھتی جا رہی ہیں وہ ختم ہو سکتی ہیں لیکن کیا کانگرسی ان پر توجہ دینگے؟ ایسا نظر نہیں آتا۔

پنڈت جی آپ کی تقریر کو نین کی ان گولیوں کا کام کر سکتی ہے جو بخار کا واحد علاج ہیں لیکن ان تلخ گولیوں کو جو شکر بھی نہیں لپٹی ہوئی کانگرسی لینے چلیں گے یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ہمارے خیال میں ان کے لئے ان کا نگلنا تو بہت مشکل ہے البتہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے اڑا دینا بہت آسان ہے اور انھوں نے یقیناً ایسا ہی کیا ہوگا۔ آپ نے بجا فرمایا کہ کچھ کانگرسیوں نے اپنے دوستوں کو ٹکٹ دلانے اور اپنا مطلب نکالنے کیلئے کانگرس سے تعلق قائم کیا ہوا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ خود کانگرسی ایک دوسرے کے مخالف بنے بیٹھے ہیں اور کانگرسیوں کی وہ روح مر گئی ہے جس نے ملک کو آزاد کرایا تھا“

اور واقعہ یہ ہے پنڈت جی وہ کانگرس تو اسی دن مر گئی تھی جس دن ناتھو رام گاڈسے نے مہاتما گاندھی کے سینے پر تین گولیاں داغی تھیں۔ اور اب جو کانگرس ہے وہ صرف اسی مقصد کی رہ گئی ہے کہ کچھ ٹکٹ حاصل کر لئے جائیں کچھ عہدے جھپٹ لئے جائیں اور ان میں ناکامی ہو تو ایک دوسرے کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹیں اور اقتدار کی ایسی جنگ شروع کریں کہ جنگل کے بھیڑیئے بھی پناہ مانگنے لگیں اور اس کا ثبوت اتر پردیش، دلی۔ راجستھان۔ پنجاب۔ میسور اور یوپی میں بہ آسانی مل سکتا ہے۔ ان حالات میں ہم پوچھتے ہیں پنڈت جی کیا آپ کانگرس کو یوں اپنے ہاتھوں تباہ ہوتے دیکھیں گے کیا اس کا کوئی علاج ممکن نہیں ہے۔ ان کانگرسیوں پر جن میں بہت بڑی اکثریت ۱۹۴۷ء کے بعد کانگرس میں آنے والوں کی ہے تقریروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا تو پھر آپ کوئی عملی قدم کیوں نہیں اٹھاتے اور کانگرس کو ایسے کانگرسیوں سے کیوں پاک نہیں کرتے جو کانگرس کی بدنامی کا موجب بن رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں کوئی عملی قدم ضرور اٹھائیں گے۔ (آپ کا نیاز مند ایڈیٹر)

رضی بدایونی:۔

داستانِ فرقت

مرے لب پہ بیخودی میں ابھی نام تھا تمہارا
بڑی بھول ہو گئی یہ مجھے بخش دو خدارا

مجھے ڈوبنا خوشی سے ہوا اس لئے گوارا
کہ جو بحرِ غم میں ڈوبا اُسے مل گیا کنارا

مری موجِ زندگی نے جہاں سر ذرا ابھارا
وہیں عشق نے صدا دی وہیں دوستی پکارا

ترا نقشِ پا زمیں پر تھا بجائے خود ستارا
مرے ذوقِ بندگی نے اُسے اور بھی سنوارا

مری داستانِ فرقت نہ سنو کہ دل دکھیگا!
کبھی رو کے رات کاٹی کبھی ہنس کے دن گذارا

ہوئی ختم جان لے کر غمِ عاشقی کی بازی
یہ ہی فیصلہ تمہیں پر ہوئی جیت یا میں ہارا

غمِ دوست کی شکایت سرِ عام کرنیوالے
یہ بتاؤ کیا کرے وہ کہ جسے کرم نے مارا

مرے دل کی دھڑکنوں نے بیٹے بار ہا یہ دیکھو
ابھی آپ ہی نے جیسے مجھے دور سے پکارا

بہ ہزار زہد و تقویٰ وہی بن گیا شرابی!
تری مست انکھڑیوں کا جسے مل گیا سہارا

ہے غرورِ حسن بیجا! تجھے حسن یہ خبر ہے
مری چشمِ عشق ہی نے ترے حسن کو نکھارا

نہ رضیؔ ٹھہر سکے گا سرِ ساحل اہلِ ساحل
اسے ڈوبنے کی خاطر کسی موج نے پکارا

جہاندیدہ کے قلم سے

جام بکف

مسٹر گھنشام مارکہ کا خط

جے چندر بھان مہاراج

بُرا ہو اس الیکشن بازی کا نہ جانے کس نے یہ ایجاد کیا تھا خواہ مخواہ آپ جیسے آہنی انسان کو بار بار گھیل کر موم بننا پڑا۔ آپ کی شخصیت اور یہ کہ لکھنؤ اور مودھا والے کیا سمجھیں اگر سمجھتے تو یوں پے در پے ناقدری کا ثبوت کیوں دیتے۔ آہ آج آپ جیسا آدمی انگلستان میں ہوتا تو چرچل ہوتا۔ روس میں ہوتا تو خروشچیف ہوتا۔ اٹلی میں ہوتا تو مسولینی ہوتا مگر افسوس کہ وہاں نہ ہوا۔ اور لکھنؤ میں ہوا اور صرف چندر بھان گپتا ہوا۔ اس مرخبت قوم کو خدا عذاب انگریز عطا کرے جس نے آپ کی قربانیوں کا یہ صلہ دیا کہ آپ کو دوبارہ الیکشن میں ہرا کر گویا وزارت سے روکنا اسی کے ہاتھ میں تو ہے۔ یہ تو آپنے چاہا ہی نہیں ورنہ وزارت وہ تو وہ پڑی تھی اور اب بھی آپ کے چشم و ابرو کے اشارے پر سمپورنانند جی ایک نہیں دس وزارتیں آپکے قدموں پر ڈال سکتے ہیں۔ میری ناقص رائے تو یہی ہے کہ آپ الیکشن لڑکر وزیر بننے کا خیال چھوڑ دیجئے بلکہ اس بار وزیر بن کر الیکشن لڑکر دیکھئے پھر آپ کو پتہ چل جائیگا کہ قوم کس طرح ووٹوں کے بنڈل آپ پر نچھاور کرتی ہے۔

گپتا جی چندر بھان مہاراج آپ کو اس شکست والے شکست پر افسوس نہیں ہونا چاہئے۔ آپ تو اس چیونٹی سے سبق لیں جس سے تیمور جیسے جبیں القدر حکران نے سبق سیکھا تھا۔ اگر چیونٹی سو بار دانہ لے کر دیوار پر چڑھنے کی کوشش میں سو دیں بار کامیاب ہو سکتی ہے اور تیمور ساتویں جنگ میں کامیاب ہو سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپ سات الیکشن نہ لڑیں۔ ابھی آپ دو الیکشن ہارے ہیں ابھی آپکو کم از کم چار الیکشن اور ہارنے چاہئیں اور ساتویں الیکشن میں کامران ہوکر اپنی ظفر مندی اور فتح کے جھنڈے گاڑنے چاہئیں۔ آپ کو یہ طے کر لینا چاہئیے کہ اب یوپی میں جتنے بھی ضمنی انتخابات ہونگے آپ ان سب میں کھڑے ہونگے تاکہ آئندہ عام انتخابات سے پہلے اپوزیشن پارٹیاں آپکی جدوجہد پیہم کو دیکھ کر آپ کو بلا مقابلہ کامیاب کرانے کے لئے خود ہی راستہ صاف نہ کر دیں مجھے امید ہے کہ اگر آپ الیکشن میں یونہی مرد میدان بنکر آتے رہے تو پھر اپوزیشن پارٹیاں آپ کا مقابلہ کرتے کرتے عاجز آکر خود ہی ہاتھ جوڑ کر کہیں گی۔ گپتا جی مہاراج ——— ہم باز آئے اس الیکشن سے اُٹھا لو وزارت اپنی۔

گپتا جی آپ ہمارے ہیں مجھے امید ہے کہ یہ ہماری ناکامی کا اثر نہ ہوگی۔ خدا کرے آپ جلد ہی روبصحت ہو کر پھر میدان توڑ جوڑ میں آجائیں اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ کیلئے وزارت کوئی وجہ عزت ہے بلکہ آپ وزارت کے لئے باعث فخر و ناز ہو سکتے ہیں خوب کہا ہے حضرت سعدی نے اللہ بخشے

وزیر ہر جا کہ نشیند وزارت است

اور آپ پر تو بھگوان کی قسم ایسا چسپاں ہوا ہے جیسے کافول جیسے سولہ آنے آپ ہی کیلئے کہا گیا تھا ایک وزارت میں ہونے سے وزارت سے باہر رہ کر وزارت گری کرنا باعث افتخار ہے نہ کہ وزارت میں گھس کر ایک پانچ سات سو روپلّی کے لئے اپنی مٹی خراب کرنا، مکان کے باہر پولیس کا پہرہ لگوانا۔ آزادی کے دور میں قید ہو جانا آخر کہاں کا تُک ہے۔

گپتا صاحب اور یہ ترلوکی سنگھ آپکے پیچھے خواہ مخواہ کیوں پڑ گئے ہیں کہ سایہ کی طرح پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ لکھنؤ میں تو آپ کو خود ہرا یا۔ یہاں سوراجیہ میں ایک عورت سے ہروا دیا۔ واہ صاحب واہ یہ اچھے مرد ہیں جو اپنے ہم جنس کو یوں ایک عورت سے ذلیل کرا کر قہقہے لگا رہے ہیں مجھے تو ان پر اتنا غصہ آرہا ہے کہ یوں جی چاہتا ہے کہ شکست تو ایک عورت کے ہاتھوں آپ کو ہوئی، مگر چلو بھر پانی میں میں ڈوب مروں۔

خیر صاحب یہ ترلوکی سنگھ تو بہت بری طرح پیچھے پڑ گئے ہیں اب انھیں سمپورنانند جی سے کوئی وزارت وزارت دلوا کر الگ کیجئے ہٹائیے بھی کیوں بھیڑ لگا رکھی ہے ان سے کہئے کہ تو میں وزیر نہ بنا تو کیا ہوا آپ وزارت سنبھالئے۔ ہماری کونسی اجارہ داری ہے ہم تو صرف آپکی خدمت کے لئے یہ بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھاتے پھرتے تھے ورنہ ہمیں کونسی خوشی ہے۔

چندر بھان جی مہاراج اب ایک بار پھر آپ سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ آپ دل توڑ کر اور ہمت ہار کر نہ بیٹھ جائیں ہر ضمنی انتخاب لڑیں میں آپ کی ہمت بڑھانے کو برابر خط لکھتا رہونگا۔ بھگوان بھلی کریگا

"آپکا گھنشام مارکہ"

سَوال وَجواب

س:۔ مسز ارونا آصف علی حن کا نام دلی کی میئر شپ کے لئے لیا جارہا ہے کس پارٹی سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیا وہ میئر منتخب ہو سکیں گی ——— محمد نصیر دلی

ج:۔ انتخاب ہو چکا ہے وہ دلی کی پہلی میئر منتخب ہوگئی ہیں۔ ان کا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے نہ ایک آزاد امیدوار کی حیثیت سے کارپوریشن کے لئے الیکشن میں منتخب ہوئی تھیں اور آزاد امیدواری کی حیثیت میں میئر منتخب ہوئی ہیں۔

س:۔ سائیں ئے پہلے اور دوسرے مصنوعی چاند پر روشنی ڈالئے ہیا اور تیسرا چاند وہ کب تک چھوڑ رہا ہے۔

——— (عبدالمالک آوری بھوپال

ج:۔ پہلا چاند تو پہلے ہی گر چکا تھا اب اطلاع آئی ہے کہ دوسرا چاند بھی گر پڑا ہے۔ ماسکو ریڈیو کی اطلاع ہے کہ دوسرے چاند نے دنیا کے گرد ۲۳۵۱ چکر لگائے ہیں۔ یہ دوسرا چاند ۳ رنومبر ۱۹۵۷ء کو خلا میں چھوڑا گیا تھا یہ سب سے بڑا مصنوعی چاند تھا اس کی رفتار ۱۸۰۰۰ میل فی گھنٹہ تھی اس کا وزن ۱۱۲۰ پونڈ تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ امریکہ کے مشرقی ساحل کے قریب کسی جگہ گرا ہے۔

س:۔ پچھلے دنوں کئی صوبوں کی کانگرسی حکومتوں کا استعفاء اور گڑبڑ کی خبریں آتی رہی ہیں کون کون سے صوبے کی حکومت مستعفی ہوگئی ہے ——— ذرا تفصیل سے بتلائیے کہ اب کیا صورت ہے۔

——— (راشد علی صدیقی ناگور

تفصیل میں نہ جائیے کوئی وزارت مستعفی نہیں ہوئی ابھی تک البتہ حالت یہ ہے ؎

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

س:۔ آزادی کے بعد ہندوستان میں کس کس ملک کے بادشاہ یا سربراہ آئے اور کس کس کے وزیر آئے۔ سب کی تاریخیں لکھئے ——— (مختار حسن مدراس

ج:۔ تاریخیں تو حکومت ہند کے محکمہ اطلاعات و نشریات سے طلب کیجئے۔ ہم نے کوئی ریکارڈ نہیں رکھا البتہ جنکے نام ہمیں یاد ہیں وہ سُن لیجئے۔ سعودی عرب کے شاہ سعود ایران کے شاہ محمد رضا شاہ، افغانستان کے ظاہر شاہ، پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد، نیپال کے شاہ تری بھون، انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو مصر کے صدر جمال عبدالناصر، شاہ ابی سینیا ہیلی سلاسی۔ یوگو سلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو، جمہوریہ ویتنام کے صدر ہوچی منہ۔ صدر شام مسٹر قوتلی۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی، مسٹر محمد علی۔ وزیر اعظم افغانستان سردار محمد ہاشم اور سردار محمد داؤد خان وزیر اعظم روس مارشل بلگانن، وزیر اعظم سعودی عرب امیر فیصل۔ وزیر اعظم سوڈان اسمٰعیل ازہری۔ وزیر اعظم انڈونیشیا سلطان شہریار، ڈاکٹر علی شسترو امیدجوجو، ڈاکٹر حتیٰ۔ وزیر اعظم لنکا بیمر جان کوتیلے والا مسٹر بندرنائیکے وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی۔ وزیر اعظم برما تھاکن نو۔ اور اونو وزیر اعظم نیپال مسٹر کوئرالا۔ وزیر اعظم چیکوسلواکیہ مسٹر سروتوسکی۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایڈن اور مسٹر میکملن وزیر اعظم پولینڈ۔ کنیڈا۔ آسٹریلیا کی آمد تو ہمیں یاد ہے۔

س:۔ اکثر اخبارات میں شائع ہوتا ہے کہ فلاں شخصیت کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ یہ گارڈ آف آنر کس کو کہتے ہیں ——— (مختار حسن مدراس

ج:۔ یہ فوجی سلامی کا نام ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ فوجی دستہ اٹینشن کھڑا ہے اور معزز مہمان یا وزیر اس کے سامنے سے فوجی انداز میں گذر رہا ہے۔

س:۔ دنیا کی سب سے بڑی خبر رساں ایجنسیاں کونسی ہیں۔ پی۔ ٹی۔ آئی اور رائٹر کا ہندوستان میں کیا پتہ ہے۔

——— (مرزا احمد اللہ بیگ محبوب نگر

ج:۔ ہندوستان میں رائٹر اب کام نہیں کرتی۔ پی ٹی آئی کا پتہ پارلیمنٹ اسٹریٹ نئی دلی ہے۔ پی ٹی آئی کا رائٹر سے تعلق ہے۔ اسی کے ذریعہ غیر ملکی خبریں ہندوستان میں پہونچتی ہیں دوسری بڑی خبر رساں ایجنسیاں تاس۔ آنا رفرانس ہیں۔

س:۔ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کی منظور کردہ حسب ذیل قراردادوں کا متن کہاں سے مل سکتا ہے۔

(۱) قرارداد مورخہ ۱۷ رجنوری ۱۹۴۸ء

(۲) قرارداد مورخہ ۱۳ راگست ۱۹۴۸ء

(۳) قرارداد مورخہ ۵ رجنوری ۱۹۴۹ء

——— (مرزا احمد اللہ بیگ محبوب نگر

حکومت ہند کے پریس انفارمیشن بیورو سے شاید دستیاب ہو سکیں۔ ایک خط پرنسپل انفارمیشن آفیسر کو لکھ دیجئے۔

س:۔ میرے طنزیہ مضمون کھٹیر کا کیا بنایا۔

——— (خالد عرفان بنگلور

ج:۔ لائن میں لگا ہوا ہے۔

س:۔ سنا ہے مولانا آزاد مرحوم کی رحلت کے بعد دو شعبے ہٹا کر ایک مسٹر پالی کے اور دوسرا پروفیسر کبیر کے سپرد کر دیا گیا ہے اور یہ دونوں راجیہ سبھا کے رکن ہیں۔ یہ کہاں تک ٹھیک ہے۔

——— (قطب الدین تاج ہوکیسری

وزارت کے دو حصے تو آپ خود ہی تسلیم کر رہے ہیں اس لئے وزارت خالی کہاں رہی۔ راجیہ سبھا کا ذکر کرکے غالباً آپ پارلیمنٹ میں مولانا کی خالی سیٹ کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں تو اب وہ بھی پُر ہو جائے گی اس جگہ کا ضمنی انتخاب ہو رہا ہے اور کانگرس نے اس جگہ پر جن سنگھ کے سابق صدر پنڈت مولی چندر شرما کو اپنا امیدوار نامزد کیا ہے۔

فقیر پاشاہ ایم۔ اے کرنولی

آغا حیدر حسن مرزا

اگر کوئی بعض منہدم ہونے والی تہذیب کی آخری یادگار دیکھنے کا خواہش مند ہے یا مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کا زندہ انسائیکلو پیڈیا ملاحظہ کرنے کا آرزو مند ہے تو چاہیے کہ وہ حیدرآباد میں حویلی پلس سڑک منبرہ کے ڈھلوان پر تالاب کے کنارے ایک خوبصورت محل اور اس کے روبرو غیر مکمل عمارت اور پھر اس سے کچھ آگے ایک قدیم طرز کے مکان کے اندر جالی دار دالانوں میں پرانی وضع کی چارپائی یا آراستہ پیراستہ فرش پر کتابوں کے مطالعہ میں یا پان چباتے ہوئے قلمی نسخوں کی الٹ پھیر میں یا وظیفہ میں محو یا آرام فرماتے ہوئے دیکھیں اور وہ ہیں آغا حیدر حسن مرزا۔

حضرت آغا سے میری پہلی ملاقات ۱۹۵۰ء میں نظام کالج حیدرآباد کے صحن میں ہوئی۔ یوں تو اس سے قبل دو ایک مرتبہ انھیں دور سے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا لیکن اب جب شرف نیاز کا موقع نصیب ہوا تو صاحب والا نے بڑی خندہ پیشانی سے ملاقات فرمائی۔ مسکراتے، ہنستے اور شوخی بھرے جملے کہتے ہوئے کہا کہ اگر زحمت نہ ہو تو ہمارے آستانے تک چلو۔ اندھا کیا چاہے، دو آنکھیں، فوراً ساتھ ہو لیا۔ یہ زمانہ آغا صاحب کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا زمانہ تھا۔ آپ کی عزیز اور اکلوتی دختر کے شوہر نواب میر معظم حسین خان صاحب بہادر حیدرآباد پولیس ایکشن کے زد میں، حراست میں تھے۔ اس ملاقات میں حضرت آغا مجھ سے تقریباً دو ڈھائی گھنٹے تک بہت ہی دردناک اور دلخراش پیرائے میں پولیس ایکشن کے حالات، اپنے داماد کے قصے اور پھر گزشتہ زمانہ کی باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد سے میں آغا کا ہو گیا۔ اس وقت سے آج تک جب کبھی مجھے حیدرآباد جانا ہوتا ہے تو حضرت آغا کی ملاقات بھی میرے اپنے پروگرام میں شامل رہتی ہے۔

ایک دفعہ دسمبر ۱۹۵۵ء میں اسلامیہ عربک کالج کرنول کی ڈائمنڈ جوبلی کے سلسلہ میں مجھے حضرت آغا کے ساتھ بارہ پندرہ روز رہنے کا موقع نصیب ہوا۔ پھر ایک مرتبہ آپ کے ہمراہ کرنول سے کڈپہ، سدہوٹ (تاریخی مقام ضلع کڈپہ میں) اور تروپتی تک سفر کرنے کی سعادت میسر آئی۔ اس کے بعد حضرت آغا کو قریب سے دیکھنے اور ان کی حاضری میں رہنے کے بہت سے مواقع ملے۔ یوں مجھے حضرت آغا کی طرز زندگی، ان کے حالات اور زندگی کے اہم واقعات معلوم کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ جو کچھ کہ میں نے خود ان سے اور ان کے اپنے قریبی دوست و احباب سے سنا ہے اور پھر ان کے اپنے مضامین سے اثر لیا ہے وہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

حضرت آغا کا رشتہ کئی کڑیوں سے اورنگزیب عالمگیر سے جا ملتا ہے۔ آپ کے دادا جان عالی جاہ آغا حسن جان صاحب دلی کے مشہور رئیس خاندان سے تھے۔ ان کی سترہ بیویاں تھیں جن میں سے پانچ یورپین اور بارہ ہندوستانی عورتیں تھیں ان بارہ ہندوستانی خواتین میں ایک حیدری بیگم صاحبہ تھیں جو اورنگزیب کی صاحبزادی زینت النساء کی اولاد سے تھیں۔

نواب آغا حسن جان صاحب کی بہت سی اولاد تھیں جن میں سے صفدر حسن آغا ایک ہیں جو حیدری بیگم صاحبہ کے نور نظر اور ہمارے آغا صاحب کے والد والد بزرگوار ہیں۔ والد ماجد کے انتقال کے وقت صفدر حسن آغا بہت کمسن تھے۔ اسی لئے خاندان کا پورا بوجھ حیدری بیگم صاحبہ کے کندھوں پر پڑا۔ آپ نے صفدر حسن کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ فرمائی پہلے انھیں دہلی کالج اسکول میں شریک کروایا گیا۔ اس زمانہ میں اسکول کا ہیڈ ماسٹر ایک انگریز تھا جو حسن جان آغا کا جانی دشمن سمجھا جاتا تھا۔ بیگم صاحبہ اس سے بہت خائف تھیں اور ڈرتی رہتی تھیں کہ کہیں یہ نگوڑا کمبخت صفدر حسن کے گھات نہ لگا دے۔ چنانچہ بیگم صاحبہ نے سر سید کو اپنے محل پر طلب فرمایا اور کہا کہ صفدر کو علی گڈھ لے جائیں اور وہیں ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔ سر سید نے یہ ذمہ داری اپنے سر لے لی اور انھیں علی گڈھ لایا گیا۔ صفدر حسن کی طبیعت کا میلان تعلیم کی طرف بہت کم تھا۔ بڑی مشکلوں سے انھوں نے تھرڈ فارم تک تعلیم حاصل کی اور پھر دہلی واپس ہو گئے۔ اس زمانہ میں انھیں پرندوں کے انڈے اور گھونسلے جمع کرنے کا بڑا شوق تھا۔

صفدر حسن آغا کے تین لڑکیاں اور دو لڑکے تھے چھوٹے صاحبزادے کا نام علی قدر آغا تھا جو فوج میں لفٹننٹ کرنل تھے اور بعد میں ایک سپاہی کے ہاتھ سے گولی کا نشانہ بن گئے۔ بڑے صاحبزادے ہمارے ہیرو حضرت آغا حیدر حسن مرزا ہیں۔ صاحبزادیوں میں سے اب صرف ایک صاحبزادی انجمن آرا بیگم صاحبہ ہندوستان میں ہیں جو حضرت آغا کے ساتھ رہتی ہیں اور صاحب اولاد ہیں بڑی صاحبزادی احسن زمانی بیگم صاحبہ زوجہ مرزا اصغر حسن خان نبیرہ نواب زین العابدین خاں عارف لاہور میں ہیں اور لاولد ہیں۔ منجھلی صاحبزادی محسن زمانی بیگم زوجہ سید محمود الحسن کراچی میں ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔

حضرت آغا ۱۸۹۰ء میں محل سرائے نواب موسیٰ[1] خاں دلی میں پیدا ہوئے اور آپ کی پرورش محل سرائے نول[2] بیگ خاں میں ہوئی۔ آپ نے جس زمانہ میں آنکھ کھولی وہ بڑا پر آشوب، عبرتناک اور حسرتناک زمانہ تھا۔ حیدری بیگم صاحبہ بڑی حوصلہ مند، عبادت پرور اور نیک سیرت خاتون تھیں ان کے ہاں دلی اور اس کے اطراف و اکناف کے رئیسوں اور امیروں کی مصیبت زدہ بیٹیاں، شہزادیاں اور نواب زادیاں زندگی کے دن گذار رہی تھیں۔ مردوں میں بہت کم آدمی تھے۔ صفدر حسن آغا کے علاوہ صرف دو ایک مرد خاندان میں رہ گئے۔ آغا صاحب کو بچپن میں کہیں باہر جانے کی اجازت نہیں تھی ہمیشہ محل ہی میں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ صغیر سنی سے سن شعور تک زنانہ کا ماحول ہی نصیب رہا یہی وجہ ہے کہ ان کی زبان میں زنانہ زبان کی جھلک آج تک بہت نمایاں ہے۔

آپ کو بچپن ہی سے علم کا شوق رہا ہے پہلے پہل آپ اینگلو عربی اسکول میں داخل کیے گئے۔ یہاں "روز اول گربہ کشتن" والا معاملہ آپ سے پیش آیا۔ اس زمانہ میں اس مدرسہ میں پہلی جماعت کو پڑھانے والے ایک استاد مبارک علی نامی تھے، جنھوں نے پہلے ہی روز آغا صاحب کو الف کا سبق پڑھایا اور کہا کہ کہو الف تو آغا صاحب نے بھی کہا کہو الف اور پھر انھوں نے کہا الف کہو تو آغا نے بھی کہا الف کہو۔ اب کیا تھا استاد صاحب کو خوب طیش آیا، بہت آگ بگولہ ہوئے اور آغا صاحب کو پیٹنے لگے۔ اس زمانہ کے دستور کے مطابق آغا صاحب کے ساتھ ایک دوا اور ماما بھی آیا کرتی تھی۔

آغا صاحب کو پٹتے ہوئے دوا دیکھ نہ سکی۔ استاد اور شاگرد کے بیچ میں آگئی اور مولوی صاحب کو برا بھلا کہتی ہوئی آغا کو گھر لے کر چلی گئی۔ اس واقعہ کے بعد ایک سال تک آغا صاحب مدرسہ نہیں گئے۔ اسی دوران میں ان کی تعلیم کا انتظام گھر پر ہوا۔ خود شہزادیاں انھیں پڑھاتی تھیں۔ قریشی سلطانہ سے، عربی، زینب سلطانہ سے فارسی اور اردو، والدہ صاحبہ سے حساب پڑھتے رہے۔

جب ابتدائی اسباق ایک سال میں ختم کر لئے تو دوسرے سال وہی اینگلو عربی اسکول میں دوسری جماعت میں داخل کیا گیا۔ یہاں صاحب موصوف کے استادوں میں عبدالرحیم صاحب، اکبر مراد دہلوی۔ مولوی عبدالعلی صاحب سونی پتی۔ ماسٹر ذاکر حسین، ماسٹر نواب علی، ماسٹر امتیاز حسین، مولانا محمد ہارون زنگجدی۔ خواجہ شہاب الدین، ماسٹر فضل الدین، ماسٹر محمد رضا، ماسٹر منظور حسین، ماسٹر عطاء الحق صاحب قابل ذکر ہیں اور ان اساتذہ کا آغا صاحب کی تعلیم و تربیت میں بڑا حصہ رہا ہے۔

اینگلو عربی اسکول کی تعلیم سے فراغت پانے کے بعد آپ ۱۹۱۴ء میں علی گڑھ تشریف لے گئے۔ انٹرمیڈیٹ کورس میں فارسی اور تاریخ آپ کے خاص مضامین رہے اسی دوران میں خانگی طور پر انھوں نے علم منطق بھی پڑھ لیا۔ بی۔ اے میں فارسی اور فلسفہ آپ کے اختیاری مضمون رہے۔ ایم۔ اے میں فارسی خصوصی مضمون لے کر تعلیم پا رہے تھے کہ نان کوآپریشن کا زمانہ آیا اور آپ تعلیم سے ہاتھ دھو کر حیدرآباد دکن آگئے۔ یوں تو ۱۹۱۳ء سے آپ کا حیدرآباد آنا جانا شروع ہو گیا تھا لیکن جب آپ ۱۹۲۰ء میں حیدرآباد تشریف لائے تو مستقل طور پر یہیں کے ہو رہے۔

علی گڑھ کے قیام کا زمانہ آپ کی زندگی کا ایک بہت ہی سنہرا زمانہ ہے۔ یہیں سے ان کی شہرت کی داغ بیل پڑی اور یہیں سے ان کی ملاقاتیں اکابر ملت و قوم سے شروع ہوئیں۔ اسد اللہ کاظمی، ڈاکٹر حبیب، ڈاکٹر مجیب، رفیع احمد قدوائی، احمد محی الدین آل عبا، ڈاکٹر سلیم الزماں اور یوشع وغیرہ آپ کے علی گڑھ کے ساتھی ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب پروفیسر رشید احمد صدیقی صاحب، غلام محمد (سابق گورنر جنرل پاکستان) اقبال احمد خاں سہیل، اورنگ زیب خاں اور ملک عمر حیات صاحبزادہ خورشید احمد خاں آپ سے دو ایک سال سینئر رہے ہیں اور نواب لیاقت علی خاں اور پروفیسر مجیب آپ کے جونیئر تھے۔

اقبال احمد سہیل نے حضرت آغا اور پروفیسر رشید احمد صدیقی صاحب سے ایک دفعہ فرمائش کی کہ علی گڑھ میگزین کے لئے مضامین لکھیں۔ اس وقت آغا صاحب سال اول میں تھے اور رشید صاحب سال دوم میں۔ دونوں نے ایک ساتھ مختلف مضمون لکھا۔ آغا صاحب نے "سرحبی نائیڈو" پر اور رشید صاحب نے کسی اور موضوع پر۔ ان دونوں مضامین میں سے آغا صاحب کا مضمون بہت پسند کیا گیا۔ اور اس کے بڑے چرچے ہوئے۔ میگزین میں شائع ہوا۔ انگریزی کے مشہور و معروف اخبار پائینر اور آبزرور میں اس مضمون کی تعریفیں ہوئیں سارے اردو کے اخبارات اور رسائل میں یہی مضمون دوبارہ شائع ہوا غرض اس زمانہ سے اور اسی مضمون کی وجہ سے حضرت آغا کی شہرت بڑھنے لگی اور اکثر اہل علم حضرات صاحب موصوف کی ملاقات کے مشتاق رہے چنانچہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب مرحوم (چیرمین مدراس پبلک سروس کمیشن) بھی اسی "سرجنی" والے مضمون کو پڑھنے کے بعد حضرت آغا کی ملاقات کے لئے بے قرار ہو گئے۔ آخر کار ۱۹۲۶ء میں بمقام مدراس ان دونوں اہل علم حضرات کی ملاقات ہوئی۔ اس مضمون کے علاوہ آغا صاحب نے بعض اور مضامین علی گڈھ کے قیام کے زمانہ میں لکھے جو بعد کو مکلیگر یونیورسٹی کی جانب سے ایک کتابی صورت میں "دلہیا پردہ" کے نام سے شائع ہوئے۔

علی گڈھ کے قیام کے زمانے میں آغا صاحب اور صاحبزادے خورشید احمد خاں صاحب میں دوستی بڑی گاڑھی چھنتی تھی۔ خورشید صاحب سر راس مسعود کے نسبتی برادر تھے اور آغا صاحب سے ایک سال کے سینئر تھے دونوں ہم نوالہ ہم پیالہ تھے۔ آغا صاحب سید زین الدین صاحب کے ساتھ رہتے تھے لیکن آپ کا اکثر وقت آفتاب منزل میں خورشید صاحب کے ساتھ گذرتا تھا۔ آغا صاحب کے والد ماجد کو یہ دوستی پسند نہیں آئی۔ انھوں نے بارہا بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ خورشید کی دوستی چھوڑ دو۔ یہ بیچارے کہاں ماننے والے تھے۔ آخر صفدر حسن صاحب نے تنگ آکر بیٹے سے کہا کہ یا تو خورشید کے ساتھ ہو جاؤ یا میرے ساتھ۔ انھیں باپ سے زیادہ دوست پیارے لگے اور خورشید صاحب کے ساتھ ہو گئے

---

[1] یہ محل شاہ جہاں کے زمانہ کا ہے۔
[2] یہ محل محمد شاہ کے زمانہ کا ہے۔

صفدر صاحب بیٹے پر بہت بگڑے اور بالآخر ماہانہ خرچ روانہ کرنا بند کر دیا۔ بیچارے آغا بہت پریشان ہوئے لیکن انھیں اللہ پر ہمیشہ بھروسہ رہا ہے چنانچہ ٹیوشن پڑھانے کی سوجھی اور قسمت نے بھی یاوری کی۔ انھیں دو چار بڑے ٹیوشن بھی مل گئے یعنی سر ی کے ایم پانیکر ماہانہ پچاس روپے، مس بیگ ساٹھ روپے اور ڈاکٹر کامس (جو ۳۴ زبانوں کے ماہر تھے) سو روپے ماہانہ فیس دے کر حضرت آغا سے اردو پڑھنے لگے اور بھی کچھ چھوٹے موٹے ٹیوشن مل گئے تھے۔ سو جملہ ڈھائی سو روپوں کی آغا صاحب کو یافت ہو گئی۔ پھر انھیں اب گھر کی کوئی پروا نہ رہی۔ آغا صاحب اور خورشید صاحب دونوں کا ساتھ کوئی چار سال رہا۔ ۱۹۱۸ء میں خورشید صاحب آئی، سی، ایس کا امتحان پاس کرنے ولایت چلے گئے۔ (بٹوارے کے زمانہ میں وہ چیف کمشنر ہو گئے) آغا صاحب اسی زمانہ میں ایم اے میں تھے۔ نان کوآپریشن تحریک کی وجہ سے انھوں نے بھی علی گڑھ چھوڑ دیا اور حیدر آباد کا رخ فرمایا۔ آپ جب حیدر آباد تشریف لائے تو سر راس مسعود کے یہاں قیام فرمایا۔ سر اکبر حیدری اور سر راس مسعود کے بڑے گہرے مراسم تھے۔ چنانچہ ایک روز مسعود صاحب نے حیدری صاحب سے آغا صاحب کا تعارف کرا دیا۔ اس کے بعد سے حیدری صاحب کے ہاں آغا صاحب کا آنا جانا شروع ہو گیا۔ اور دن بدن تعلقات بڑھتے ہی گئے۔

حضرت آغا کو لڑکپن ہی سے اردو زبان سے عشق بھا اور دان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ حیدری صاحب سے انھوں نے گزارش کی کہ اگر کہیں اردو کی پروفیسری ہو تو دلوا دیں۔ اسی زمانہ میں عثمانیہ یونیورسٹی میں اردو پروفیسر کی جگہ نکل آئی۔ آغا صاحب نے بھی درخواست دی اور پروفیسر وحید الدین سلیم نے بھی۔ آخر سلیکشن بورڈ کا اجلاس ہوا۔ دونوں امیدواروں کو بیک وقت بلوایا گیا۔ بورڈ میں سر اکبر حیدری صاحب، بابائے اردو ڈاکٹر عبد الحق صاحب ڈاکٹر نظام الدین صاحب کے علاوہ اور دو ایک صاحبان بھی تھے۔

بابائے اردو نے آغا صاحب سے سوال کیا کہ آپ کو کتنی اردو آتی ہے، تو آغا صاحب نے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا کہ "اتنی اردو آتی ہے" عبد الحق صاحب کو برا لگا۔ پھر ڈاکٹر نظام الدین نے سوال کیا کہ آپ کو کتنی فارسی آتی ہے، تو آغا صاحب نے جواب دیا کہ آپ لوگوں کو جتنی آتی ہے اس سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں۔ آغا صاحب بڑے خوددار اور بے باک قسم کے آدمی ہیں۔ وحید الدین سلیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تو گاؤں (پانی پت) کے رہنے والے ہیں۔ انھیں کیا اردو آئے گی اور ان کا لب و لہجہ کیا ہوگا۔ میں نے جو مضامین طالب علمی کے زمانے میں لکھے ہیں اگر ان مضامین کو وحید صاحب ٹھیک لب و لہجے سے صاف پڑھ لیں تو پھر میں نہ صرف انھیں سو روپے انعام دوں گا۔ بلکہ بورڈ سے بھی درخواست کروں گا کہ پروفیسری انھیں کو دے دی جائے۔

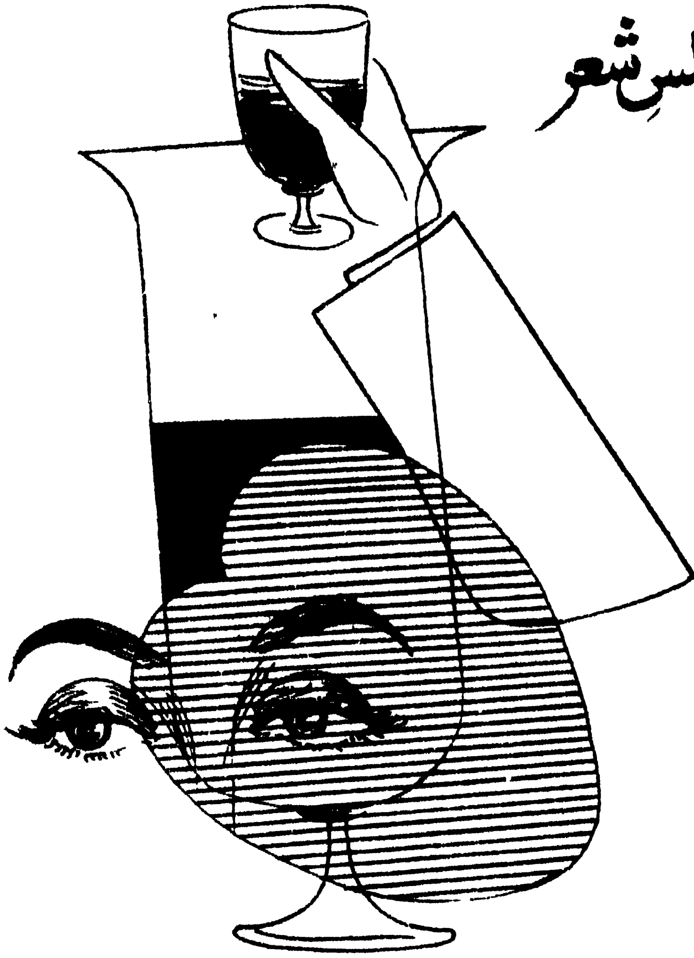
وحید صاحب معمر آدمی تھے۔ باون سال کی ان کی عمر تھی۔ بڑے قابل، سنجیدہ اور خاموش طبیعت کے انسان تھے۔

آخر بورڈ نے پروفیسری کا عہدہ انھیں کو دیدیا آغا صاحب اس انتخاب سے بہت غمزدہ ہوئے۔ حیدری صاحب نے انھیں سمجھایا کہ بھائی وحید بیچارے ضعیف آدمی ہیں اور آپ بیس سالہ جوان ہیں چند روز صبر کرو۔ جب وہ وظیفہ لے لیں تو پھر یہ جگہ تمہیں مل جائے گی۔ فی الحال میں تمہیں پولیس میں ایک عہدہ دلوا دوں گا۔ چنانچہ حیدری صاحب نے پولیس کے ناظم کے نام ایک چٹھی دی اور کہا کہ ان سے ملو۔ آپ ناظم کے پاس پہنچے اور پولیس کی بھرتی کے احکامات لے کر لوٹ آئے۔

آغا صاحب کو انتظامی معاملات سے بہت کم دلچسپی رہی ہے۔ وہ اس عہدہ سے بہت گھبراتے رہے اکثر حیدری صاحب سے گزارش فرماتے رہے کہ انھیں اس محکمہ سے جلد سے جلد ہٹا دیں اور کہیں اردو کی پروفیسری دلا دیں۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ رچرڈسن کروڈس کمپنی کا آدمی آپ کے پاس دس ہزار روپے لے کر آیا۔ آپ سناٹے میں آ گئے۔ ہرچند انکار کیا لیکن وہ نہ مانا۔ آخر آغا صاحب یہ رقم لے کر پولیس کمشنر کے پاس پہنچے اور سارا حال سنایا۔ کمشنر بے حد خوش ہوا اور کہا کہ پولیس کے محکمہ کو آپ جیسے ولیوں کی ضرورت ہے اور آپ ہیں کہ اس محکمہ سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ تین سال کی مدت کے بعد آغا صاحب کو پولیس کے صیغہ سے چھٹکارا ملا اور جاگیردار کالج میں دو سو روپے پر اردو کے استاد بن گئے۔ آپ یہاں بہت خوش تھے جب وحید الدین سلیم کا انتقال ہو گیا تو آپ نے پھر عثمانیہ یونیورسٹی کی پروفیسری کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن اس مرتبہ بھی انھیں مایوس ہونا پڑا۔ آخر کار نظام کالج حیدر آباد میں آپ اردو کے پروفیسر بنا دیے گئے۔ آغا صاحب اور نظام کالج دونوں کا بالکل چولی دامن کا ساتھ رہا۔ آپ ۱۹۴۹ء میں وظیفہ لے کر اس کالج سے علیحدہ ہوئے۔

آپ کی شادی ایک وضع دار وقیع گھرانے میں ہوئی۔ سردار عبد العلی صاحب جو بمبئی کے پولیس کمشنر تھے بڑے وجیہ اور مالدار آدمی تھے۔ ان کے ایک صاحبزادے سردار عون علی نامی تھے جو ریاست گوالیار کے وزیر قانون رہ چکے تھے۔ ان کی شادی نواب محسن الملک کی بھتیجی سے ہوئی تھی۔ ان کی ایک صاحبزادی بدر النساء بیگم نامی تھیں، جنھیں ریاست گوالیار کی سینئر مہارانی جن کو راجا سندھیا بہت عزیز رکھتی تھیں ان مہارانی کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس لئے انھوں نے بدر النساء کو گود لے لیا۔ گود لئے کوئی چار سال بھی نہ ہونے پائے تھے کہ جونیئر مہارانی کے ہاں ایک لڑکی تولد ہوئی جس کا نام کملا راجا رکھا گیا۔ جس کی وجہ سے یہ بہت خوش ہوئیں اور نیک شگون نکالی۔ اور بدر النساء سے ان کا لگاؤ بہت بڑھ گیا۔ یہ وہی بدر النساء ہیں جو بیاہ کر چلکر آغا کی دلہن بنیں۔



نفس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ
اگر شراب نہیں انتظارِ ساغر کھینچ
(غالبؔ)

شادی بہت زور و شور سے ہوئی اور ایک مدت مدید تک دونوں دولہا دلہن مہارانی صاحبہ کے ہاں ہی رہے۔ آج بھی اس ریاست سے آغا صاحب کے تعلقات ہیں اور یہاں ان کی بڑی آؤ بھگت ہوتی ہے غرض آغا صاحب کی سسرال بہت شریف تھی اور بیوی بھی بڑی نیک سیرت اور خوش مزاج تھیں بہو کی وجہ سے باپ بیٹے میں دوبارہ ملاپ ہوا۔ باپ (سید حسن آغا) دلی سے حیدر آباد چلے آئے اور یہیں انتقال فرما گئے۔

حضرت آغا کی جملہ پانچ اولاد ہوئیں۔ دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں۔ اب ایک صاحبزادے اور ایک صاحبزادی بقید حیات ہیں۔ صاحبزادے کا نام سرتاج حسن آغا ہے جو نظام کالج میں اقتصادیات کی ایم اے کی تعلیم پاتے چھوڑ دیئے۔ صاحبزادی مہر النسا نامی ہیں جو پڑھی لکھی بھی ہیں اور نیک بخت بھی۔ ان کی شادی فخر الملک کے پوتے معظم حسین خان صاحب سے ہوئی ہے۔ یہ جوڑا بہت خوش بخت ہے معظم حسین خاں صاحب بڑے ذہین اور ہوشیار آدمی ہیں تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ریاست پائے دانگ کے وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے۔ بعد میں بہ حیثیت کلکٹر حکومت حیدر آباد میں ملازم ہو گئے۔ آپ میں انتظامی صلاحیتوں کا مادہ بھرا ہوا ہے اور اپنے دور میں بہت ہی گراں مایہ خدمات انجام دی ہیں۔ گونڈ قبیلے کی آپ نے بہت خدمت کی۔ جب زمانے نے پلٹا کھایا، حیدر آباد میں پولیس ایکشن ہوا تو آپ بھی اس کی زد میں آ گئے چار سال حراست میں گذارے اور اب حکومت لیبیا میں چیف آف یونیسکو کے ممتاز عہدہ پر فائز ہیں اور کوئی پانچ ہزار کے قریب یافت ہے۔ آپ کے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ولایت میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں حضرت آغا کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔

حضرت آغا کو اسلاف کے زمانہ کی نایاب چیزیں جمع کرنے کا بڑا اشتیاق ہے۔ چنانچہ خود ان کا اپنا بیان ہے کہ جو کچھ دولت انھیں ورثہ میں ملی اور جو کچھ انھوں نے کمایا سارے کا سارا سیر و تفریح اور نادر و نایاب چیزوں کے جمع کرنے میں صرف کر دیا۔

آپ کا محل ایک نمائش گاہ ہے اگلے زمانے کے لباس مثلاً سترھویں، اٹھارھویں، انیسویں اور بیسویں صدی کی گوناگوں اسلامی کپڑے کی شیروانیاں، اچکن جیسے اور زمانے کے لباس کے علاوہ چچا غالب کا انگرکھا، بہرام آستین کرتا اور قوسائہ کی ململ کا بنا ہوا جبہ بھی موجود ہے ہر لباس کا نام، کپڑے کا نام اور اس کی خوبی، خوبصورتی اور خصوصیت کے علاوہ سیون کے طریقے تک آپ صاف اور سلجھے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ کون کون سے کپڑے کس قسم کے آدمی پہنا کرتے تھے۔ قدیم زمانے کی پلنگڑیں بھی آپ کے یہاں موجود ہیں۔ ایرانی تہذیب و تمدن کی مختلف چیزیں بھی آپ کی نمائش گاہ میں رکھی ہوئی ہیں۔ حضرت آغا کو تسبیحوں سے عشق ہے چنانچہ آپ کے پاس تین ہزار تسبیح موجود ہیں۔ ہر تسبیح میں آپ کوئی نہ کوئی خوبی بیان فرماتے ہیں۔ کار حیدر ... کی تسبیح بھی آپ کے پاس ہے۔ (باقی آئندہ)

[illegible]

فرانسیسی فوجیں الجزائر میں

یہ مضمون قاہرہ کے مشہور عربی ماہنامہ الہلال سے ترجمہ کیا گیا ہے

۱۸۳۰ء میں فرانس کی بڑی بڑی فوجیں الجزائر میں داخل ہوئیں۔ مملکت الجزائر کے علاقے پر قبضے کے رسمی فرمان شائع کر دیئے۔ دنیا بھر میں اعلان ہو گیا اور مسلمانوں کا ملک ترکوں کے ہاتھ سے نکل کر ایک اسلام دشمن عیسائی حکومت کے ہاتھ میں چلا گیا۔ یہ بات عرب غیرت مند عربی قبائل کو بہت ناگوار ہوئی جو ہمیشہ سے ان اطراف ملک کو اپنا وطن عزیز بنائے ہوئے تھے اور اس خطے کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ انھوں نے فرانسیسی حکومت کو تسلیم نہیں کیا اور اس کے خلاف آمادۂ پیکار ہو کر جہاد شروع کر دیا۔ ہو گئے۔ فرانس کی فوجیں اس وقت جنرل برمونٹ کی زیر قیادت تھیں اور یہ بڑھ کر جبل اطلس تک پہونچ چکی تھیں مگر اب وہ سمندر کے ساحل کی طرف پیچھے ہٹ جانے پر مجبور ہوئیں۔ جہاں اُنھوں نے جہازوں کی پناہ میں پوری مضبوطی کی اور وہیں واپس ہو کر وہران کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا۔

فرانس کی اس بیجا اور بے آئینی مداخلت سے ملک کی رعایا میں ایک عام بے چینی پیدا ہو گئی مرابطی اور قبطیوں کے بہت سے سردار جمع ہوئے کہ اس کی روک تھام کریں اور اپنے قدیم وطن کو غیروں کے پنجے سے بچائیں۔ انھیں غیور سرداروں میں امیر محی الدین، امیر عبدالقادر کا باپ بھی تھا۔ ان سب نے ملکر باہم مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ سب کی بالاتفاق یہ رائے قرار پائی کہ ہم سب کو سلطان مراکش سے ملکر اس کے سلسلۂ رعایا میں شامل ہو جانا چاہیے یہ طے کر کے انہوں نے سلطان کی خدمت میں پیام بھیجا اور اپنی درخواست پیش کیں سلطان نے ان کی موافقت اور تائید کی اور الجزائر سلطان کے دائرۂ سطوت میں داخل ہو گیا۔

اس کارروائی سے فرانسیسیوں کو سخت غصہ آیا۔ اُنھوں نے اپنی دیرینہ آرزوؤں کو پامال ہوتے ہوئے دیکھا، یہ اُنھیں کیونکر گوارا ہو سکتا تھا، فوراً سلطان مراکش کے پاس پیغام بھیجا اور لڑائی کی دھمکی دی، اور لکھا کہ بہتر یہی ہے کہ الجزائر کی طرف سے اپنی فوجیں ہٹا لیں اور بزدل سلطان نے بھی اسی کو بہتر سمجھا کہ اپنی فوجیں ہٹا لے۔ آخر اہل الجزائر کے بڑے بڑے لوگ پھر جمع ہوئے اور انھوں نے اس معاملے میں باہمی مشورت سے کام لیا۔ ان سب کی رائے یہ قرار پائی کہ امیر محی الدین کو اپنا سلطان بنا لیں۔ یہ درخواست پیش کی گئی۔ مگر دوراندیش اور بوڑھے امیر محی الدین نے معذرت کی۔ قوم نے مجبور ہو کر دھمکی دی کہ اگر تم نے نہ مانا اور منصب قبول نہ کیا تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ ناچار امیر موصوف نے عرض کی کہ اچھا میں قبول کرتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے وہ یہ کہ سارا اختیار میرے بیٹے عبدالقادر کو رہے گا۔ اس مفید تجویز کو سب قوم نے نہایت خوشی سے منظور کر لیا۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ یہ نامور سردار امیر عبدالقادر اسلام کا سچا جانثار قومی و وطنی مدافعت کے لئے فرانسیسیوں سے آہنی مقابلہ پر زور آزما تھا جس کا نام قلعۂ ذلیب تھا۔ امیر قومی بالفرض میں شریک نہ تھا اس وجہ سے اس کے باپ نے میدان جنگ میں قوم کا یہ پیغام بھیجا۔ سب نے اس نوجوان ولیر سردار کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس وقت امیر عبدالقادر کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔ امیر نے مختلف قبیلوں میں بکھرے ہوئے شیرازے کو جمع کیا اور ایک کو دوسرے سے ملا دیا۔ پھر اُن سب کو لے کر کئی مقاموں پر جنگ کی چنانچہ کئی ایک میں کامیاب بھی ہوئے۔ خاص کر جنگ وہران میں امیر عبدالقادر کی قیادت میں اسلامی فوجوں نے نہایت شاندار و نمایاں فتح حاصل کی اور دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے۔ فرانس کی فوجیں اس وقت جنرل میشیل کے زیر کمان تھیں تاہم امیر نے اپنی بے نظیر نبرد آزمائی و معرکہ آرائی سے فرانسیسی سپاہ کو خائف اور اپنے زبردست حملے سے دہشت زدہ کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے ۱۸۳۴ء میں امیر سے ایک معاہدہ کر کے صلح کر لی۔

امیر عبدالقادر نے اس معاہدے کے بجا موقع کو اپنے ملک کی اصلاح و درستی اور تمام جنگی سامان کی تیاری کے لئے بہت غنیمت جانا، کیونکہ اُن کو یقین تھا کہ ضرور پھر فرانس سے جنگ ہو کر رہے گی۔ اس لئے کہ یورپ کی مہذب حکومتیں کمزوروں کے ساتھ صرف وقتی معاہدہ کرتی ہیں اور حسب موقعہ اپنے قول و قرار سے صاف پھر جاتی ہیں۔ امیر نے توپیں ڈھالنے، بارود اور جدید قسم کے آلات تیار کرنے کے لئے کارخانے کھول دیئے۔ اس طرح اُن کا اثر و اقتدار اور محبت و شیفتگی کا جذبہ قبائل پر بہت زیادہ وسیع ہوتا چلا گیا۔ فرانس کے جنرل کے لئے یہ بات سخت ناگوار تھی اس لئے امیر کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنی حدود سے آگے نہ بڑھیں اور وہران کے آگے اپنا دست اقتدار نہ بڑھائیں لیکن ایمان کی بات یہ ہے کہ فرانس کے جنرل کی یہ سراسر زیادتی تھی۔

امیر نے جواب دیا کہ معاہدہ کی رو سے ہمارا دائرۂ اقتدار غیر محدود ہے اس کی کوئی حد متعین نہیں ہے۔ آخرش اس معاملے میں دونوں فریقوں میں بحثا بحثی کی نوبت پہونچی، لیکن فرانسیسیوں نے اپنی فوجی طاقت اور دولت کے گھمنڈ میں امیر عبدالقادر کے جائز اور بجا مطالبات کو پائے انکار سے ٹھکرا دیا اور کسی طرح قبول نہ کیا۔

امیر نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ فرانس کے دل میں شرارت ہے۔ یہ صرف ایک بہانہ ہے انھوں نے الجزائر کو تباہ کرنے یا اپنے حلقۂ غلامی میں لانے کا عزم کر لیا ہے۔ امیر نے بعض اُن قبائل کو جو وہران کے قریب میں رہتے تھے حکم دیا کہ وہاں سے ہٹ کر ملک کے اندرونی حدود میں چلے آئیں یہ قبائل فرانس کی شدت اور مظالم کے خیال سے خوفزدہ ہو گئے اور اپنی نادانی سے فرانس کی ہی پناہ میں آ جانا چاہا تاکہ قتل و غارت سے محفوظ رہ سکیں۔ ان قبائل نے فرانسیسیوں سے حمایت کی درخواست کی۔ امیر کو یہ معلوم ہوا تو انھوں نے فرانس سے استدعا کی کہ ان کی حمایت نہ کی جائے۔ یہ ہماری رعایا ہیں۔ مگر فرانسیسیوں نے اس کے جواب میں بُرا اور ذلت آمیز برتاؤ کیا، اور امیر کے خلاف اعلان جنگ کر دیا امیر سے مڈبھیڑ ہوئی آخر فرانس کو اب بھی امیر کے مقابلے میں پسپا ہونا پڑا۔ امیر اسلام ایک تنگ نائے[1] میں اُن کے مقابلے کے لئے بڑھے۔ فرانسیسی بالکل بے خبر تھے۔ امیر نے اپنی مہارت جنگ کا وہ زبردست ثبوت دیا کہ فرانس کی فوجوں کے حواس پریشان ہو گئے اور ایسے بیٹے کہ ساری فوج میں سے صرف چند سپاہی باقی رہ گئے۔ اس شکست نے ظالم فرانس کے دل میں سخت ہیجان پیدا کر دیا اور انھوں نے ۱۸۳۵ء میں اپنے ملک سے ایک زبردست لشکر وہران میں امیر عبدالقادر سے مقابلے کے لئے روانہ کیا۔ امیر نے نہایت جانبازی و بے جگری سے حریف کا مقابلہ کیا لیکن مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ ڈوب چکا تھا حکمت الٰہی اُن کے خلاف اپنا تہدیدی فرمان جاری کر چکی تھی، آخر امیر کے بہت سے ناعاقبت اندیش لوگوں میں تفریق پیدا ہو گئی مجبوراً تو سنہ میں امیر کو اپنے پایہ تخت "معسکری" میں واپس آ جانا پڑا۔ اس وقت ان کو خوف تھا کہ فرانس اب غزور تعاقب کرے گا۔ یہاں اس مقام پر اپنی فوجی چھاؤنیاں ڈالے پڑے رہے۔ فرانس نے صبح ہوتے اُس مقام کو خالی کر دیا۔ امیر عبدالقادر کو اس کا سبب بالکل معلوم نہ ہو سکا۔ امیر وہاں آکر ٹھہرے اور وہیں ان کے آدمی بھی واپس آ گئے۔ امیر نے اُن پر بہت غصہ کیا۔ فرانسیسی "تلمسان" میں اُتر آئے۔ لیکن امیر نے وہاں سے بھی اُنھیں نکال باہر کیا۔ حکومت فرانس نے کئی بار زبردست فوجیں کمک کے طور پر اپنے پایۂ تخت پیرس سے یہاں بھیجیں۔ مگر امیر با تدبیر برابر ان کا مقابلہ کرتے رہے۔ اور جان توڑ کوشش سے کام لیتے رہے تاہم ایک معرکہ میں امیر کو نہایت بُری شکست ہوئی تمام عرب اُن سے بدل گئے اُن کی اطاعت اور امارت سے پھر گئے لیکن جوان ہمت امیر نے پھر ہمت سے کام لیا۔ اُس نے عربوں کی پراگندہ جماعتوں کو پھر اکٹھا کیا اور فرانسیسیوں کے کئی مقامات پر دھاوا بول دیا اور ان کو بری طرح سے تنگ کر ڈالا۔ اُن کی فوجیں لوٹ گئیں جتنیں اکھڑ گئیں اور جو کچھ سامان جنگ کے ذخیرے ساتھ تھے وہ کم پڑ گئے۔

امیر اور فرانسیسی جنرل میں باہمی تجارتی تبادلے پر پھر مباحثہ شروع ہوا۔ اور اُس پر پورا اتفاق ہو گیا اس معاہدے سے پھر حالات میں سکون پیدا ہو گیا۔

مگر اس واقعہ کے تھوڑے دن بعد ہی جنرل "بوجنڈ" فرانس سے وہران میں پہونچا کہ امیر ان کا مقابلہ کرے یہ کہ امیر ان تین شرطوں کو قبول کریں۔

(۱) فرانس کی سیاست مان لیں۔

(۲) دریائے شلیف کو اپنے قبضۂ اقتدار کی آخری سرحد تسلیم کریں۔

(۳) فرانس کو جزیہ دیں۔

آخر بہت سے مباحثات کے بعد معاہدہ "ماقنا" عمل میں آیا جس میں یہ بھی تھا کہ امیر عبدالقادر اپنے ساحلی مقامات میں سے ایک جگہ بھی کسی دوسری حکومت کو حکومت فرانس کے مشورہ کے بغیر نہ دیں گے۔

پھر فرانسیسی حکومت نے حسب عادت معاہدے کی خلاف ورزی کی اور قسطنطنیہ کے شہر پر آکر قابض ہو گئے۔ وہ اصل میں یہ چاہتے تھے کہ جزائر کے قرب و جوار میں جو شہر واقع ہیں ان پر اپنا حریصانہ اقتدار کا ہاتھ بڑھائیں اور رفتہ رفتہ پورے الجزائر پر قبضہ کر سکیں۔ مسلمانوں کی باہمی پھوٹ اور نادانی سے برطانیہ کی طرح فرانس نے بھی پورا فائدہ اُٹھانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا لیکن اُس کے ان ناپاک اور جابرانہ مقاصد کی تکمیل میں امیر عبدالقادر نے مزاحمت کی بہت سی دھمکیوں اور جھڑپوں کے بعد آخر پھر دونوں فریق میں جنگ چھڑ گئی اور برابر چھ سال تک ان لڑائیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ان سب معرکوں میں ہر موقع پر امیر کو فرانس کی فوجوں پر فتح و کامیابی حاصل ہوتی رہی۔ آخر حکومت فرانس امیر کے مقابلے سے تھک گئی اور تنگ آکر اُس نے جنرل بوجنڈ کو امیر سے لڑنے کے لئے پھر روانہ کیا لیکن وہ بھی بہادر امیر کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔

مگر جب امیر عبدالقادر نے یہ دیکھا کہ اُن کا تمام ملک معرکہ زار بنا ہوا ہے تو اُنھوں نے مجبوراً انگریزی حکومت کی طرف طلب امداد کا ہاتھ بڑھایا

(باقی صفحہ ۳۶)

[1] پانی کا حصہ طویل جو دو خشکیوں کے درمیان میں دور تک چلا گیا ہو۔

ایک سنسنی خیز حیرت انگیز کتاب موت کا حال موت کس طرح آتی ہے

آسمانی سفرنامہ یا عالمِ ارواح کی سیر

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

یہی کہ بیوی بچے چھٹ جائیں گے عزیز و اقارب دور ہوجائیں گے، ورثاء مال و دولت کی تقسیم میں مصروف ہوجائیں گے یہ سب ہوجائیگا مگر مرنے کے بعد آپ کا انجام کیا ہوگا؟ آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آئیگا؟ دنیا سے سفر کرتے وقت کن کن زہرہ گداز مصائب کا سامنا کرنا پڑیگا؟ ان حالات سے ۹۹ فی صدی اصحاب بالکل ناواقف ہیں۔ دنیا سے ایک نہ ایک دن ہر شخص کو سفر کرنا ہے، راستہ دشوار گذار ہے، قدم قدم پر خطرہ ہے، منزل سخت کٹھن ہے، تقاضائے عقل و ہوش ہے کہ راہ کی دشواریوں سے واقفیت کیساتھ ساتھ حفاظت کا ضروری انتظام بھی کرلینا چاہئے۔ اگر آپ اس دشوار گذار راہ کو بلا خوف و خطر طے کرنیکے آرزومند ہیں تو آج ہی "آسمانی سفرنامہ" کی ایک جلد فوراً ہی طلب فرماکر مطالعہ فرمایئے۔ جانکنی کے وقت سے لیکر داخلہ قبر اور اس کے بعد قیامت تک روح کو جن منازل سے گذرنا پڑتا ہے اس کی تمام مستند تفصیلات قرآن و حدیث کی روشنی میں عام فہم انداز سے اس کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں عالم برزخ کے راحت و آرام کے علاوہ قسم قسم کے عذاب ملک الموت اور منکر نکیر کے وہ حالات بھی پیش کئے گئے ہیں جن کا ایک ایک لفظ پڑھ کر جسم کا رواں رواں تھرا اٹھتا ہے۔ موجودہ دور بے دینی میں اس کتاب کا مطالعہ نہایت ہی ضروری ہے۔ اردو زبان میں آج تک ایسی مستند کتاب اس موضوع پر شائع نہیں ہوئی۔ عربی و فارسی اور دوسرے علوم کی کتابوں سے منتخب مضامین اخذ کرکے اس کتاب کو اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ دریا کو کوزہ میں سمو دیا گیا ہے۔ کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ شروع کرنیکے بعد ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ کاغذ سفید، کتابت و طباعت عمدہ، مجلد گرد پوش خوبصورت رنگین، قیمت صرف تین روپے آٹھ آنے۔ علاوہ محصول۔ فہرست مضامین پڑھکر آپکو اس کتاب کی اہمیت کا کچھ نہ کچھ اندازہ ہوجائیگا۔

اللہ تعالےٰ نے موت کیوں پیدا کی؟
موت بھی اللہ کی ایک مخلوق ہے۔
موت کے قاصد۔
موت ہر روز گھروں کا چکر لگاتی ہے۔
ملک الموت کے اعوان و مددگار۔
موت کے وقت میت کو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں
موت سے پہلے تکلیف کیوں ہوتی ہے؟
موت اچانک کیوں آتی ہے؟
سکرات موت۔ موت کی سختی۔
ملک الموت ہزار بار آدمیوں کی روح کیونکر قبض کرتے ہیں
ملک الموت خدا کے حکم سے روح قبض کرتا ہے۔
ملک الموت اور روح مومن کا مباحثہ۔
ملک الموت کی صورت و شکل۔
مرتے وقت آدمی کی زبان کیوں بند ہوجاتی ہے؟
مرنے کے بعد آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں؟
روح قبض ہونیکے بعد کہاں جاتی ہے؟
ملک الموت مومنوں کی روح نرمی سے قبض کرتا ہے!
عام مسلمانوں کی روح کیونکر قبض کی جاتی ہے؟
اولیاء اللہ کی نزع ارواح کا نظارہ۔
کفار کی روح قبض کئے جانے کے ہیبت ناک حالات۔
روح قبض کرتے وقت کفار پر کسقدر سختی کیجاتی ہے؟
موت کے وقت شیطان مسلمان کو ورغلاتا ہے۔

روح قبض کرتے وقت مومن کو اللہ کی خوشنودی کی بشارت دی جاتی ہے۔
جنت کی نعمتیں دیکھکر مومن کی روح جلد نکل جاتی ہے
مرتے وقت اعمال مردے کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں
غسل و کفن دینے والے کو مرنے والا پہچانتا ہے۔
غسل و کفن دینے والے سے مرنے والا کیا کہتا ہے؟
جنازہ قبرستان لیجاتے وقت روح فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے
میت کو دفن کرکے لوٹنے والوں کی پشت پر فرشتہ مٹی مارتا ہے
قبر کا وعظ۔ قبر میت سے کیا کہتی ہے؟
منکر نکیر کی آمد اور ان کی ہیبتناک صورت۔ سوال و جواب۔
سوال و جواب کے وقت شیطان کا دخل۔
ضغطہ قبر کا بیان۔
کن کن لوگوں سے قبر میں سوال و جواب نہ ہوگا۔
اعمال صالحہ منکر نکیر کے آڑے آتے ہیں۔
قبر کا عذاب کن کن لوگوں کو نہ ہوگا؟
قبر دوزخ کا گڑھا ہے یا جنت کا باغیچہ۔
جو شخص قبر میں دفن نہیں ہوا اس سے بھی سوال جواب ہوگا
مومن کی قبر وسیع کردی جاتی ہے۔
عذاب قبر کا بیان۔
عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا حکم۔
عذاب قبر کا آنکھوں دیکھا حال۔
کن کن اعمال پر کس کس قسم کا عذاب دیا جائے گا

عذاب قبر سے بچنے کے اعمال۔
ان چیزوں کا بیان جو قبر میں کام آتی ہیں۔
نیک بندوں کی قبر میں تلاوت قرآن
نیک بندوں کی قبر سے خوشبو کیوں آتی ہے؟
ارواح مومنین کی باہمی ملاقات۔
مردوں کی روحوں کی زندوں کی روحوں سے ملاقات۔
مردوں کا خواب میں آنا اور بعض حالات کی اطلاع دینا
نیند کی حالت میں روح جسم سے نکلکر گھومتی پھرتی ہے۔
خواب کا بیان۔
مرنیکے بعد روحیں کہاں رہتی ہیں؟
موت بہتر ہے یا زندگی؟
مصیبت سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا منع ہے۔
دین خطرہ میں پڑجائے تو موت کی دعا مانگنا جائز ہے
موت زندگی سے بہتر ہے۔
موت کو یاد کرنے کا حکم
میت کے ورثاء کو صبر کی تلقین۔
نوحہ کرنے کی سخت ممانعت۔
غسل و کفن و دفن کے حالات۔
مرتے وقت مرنے والے کو کیا تلقین کی جائے؟
مومن کی موت پر زمین و آسمان بھی روتے ہیں۔
انسان کی جہاں کی مٹی ہوتی ہے وہیں مرتا ہے۔
میت کو صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے۔

قبر میں سوال و جواب امت محمدی کی خصوصیت ہے
ملک الموت کو مرنیوالوں کی فہرست کب دیجاتی ہے؟
مردوں کو اچھا کفن پہنانا چاہیئے۔
میت کو دفن کرنے کے بعد کیا پڑھا جائے؟
مردہ سلام کرنے والوں کو جواب دیتا ہے۔
اللہ سے محبت کرنے والے مرا نہیں کرتے۔
قرضدار کی روح آسمان پر جانے سے رک جاتی ہے۔
میت کو روزانہ اسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔
مردوں کے سامنے زندہ لوگوں کے اعمال بھی پیش کئے جاتے ہیں
مرض الموت میں مرنیوالوں کو کیا پڑھنا چاہئے۔
سدرۃ المنتہیٰ۔
مرتے وقت قرآن پاک کے نور کا ظہور۔
موت کے وقت میت کے پاس کیا پڑھنا چاہیئے؟
بندہ کی توبہ کس وقت تک قبول ہوتی ہے؟
قبر میں کیا کیا چیزیں مردہ کے کام آتی ہیں؟
ایصال ثواب۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے۔
خلفائے راشدین اور امراء و صلحائے امت کی زندگی کے آخری لمحے۔
موت سے ڈرنے کا اکابر کا کیا دستور تھا؟
عجائبات برزخ۔
قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ علاوہ محصولڈاک۔

اسلام کے پرچم کو دشمنانِ اسلام کے محلات پر نصب کرنیوالے

اسلام کے جانباز مجاہد سیف اللہ حضرت خالد بن ولید ہیں

حضرت خالد بن ولید رضؓ

جب کفر و ارتداد کا طوفان مدینہ منورہ کی دیواروں سے ٹکرا رہا تھا۔ جب قیصر روم مسلمانوں کو مٹا دینے کا تہیہ کرکے عرب کی زمین کو روند رہا تھا جب درفش کاویانی اسلام کے ہلالی پرچم کو سرنگوں کردینے کیلئے بیچین تھا۔ جب شاہ ایران کا لشکر مسلمانوں کے کاشانوں پر بجلی بن کر ٹوٹ رہا تھا۔ ایسے نازک وقت میں اللہ کے سپاہی اور اللہ کی تلوار، سپہ سالار اعظم حضرت خالد بن ولیدؓ دشمنوں کے اژدہام و انبوہ میں اللہ کے دین کیلئے سپر بن گئے اور اللہ کی یہ تلوار دشمنان اسلام کے ہجوم میں اس طرح چمکی کہ انکے سر اسلام کی عظمت کے سامنے جھک گئے۔ "خالد بن ولید" ادارہ آستانہ کی ناقابل فراموش علمی خدمت ہے جس کا پڑھنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ بہترین کتابت، عمدہ طباعت خوبصورت گرد پوش مضبوط جلد قیمت تین روپے۔ علاوہ محصولڈاک

نماز سے بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں

عزت و عظمت، امن و اطمینان اور راحت و دولت کی نعمت نماز ہی سے ملتی ہے

کیا تمام مسلمانوں کو صحیح طریقہ سے نماز پڑھنی آتی ہے

حقیقت نماز

قرآن مجید میں نماز کی خاصیت موثرہ یہ بیان کی گئی ہے کہ نماز کی پابندی سے آدمی برائیوں سے دور ہوجاتا ہے، روحانیت روز بروز منازل معراج طے کرتی چلی جاتی ہے، اور نمازی ہی دنیا میں تفوق و برتری کا اجارہ دار ہے قرآن مجید کا یہ اعلان بلاشبہ سچا ہے تو بتایئے کہ ساری عمر سجدے کرنے کے بعد ہماری زندگی میں کیا انقلاب رونما ہوا؟ قرآن مجید نے جن برائیوں سے بچنے کا حکم دیا ہے نمازی ہونے کے باوصف کیا وہ ہم میں موجود نہیں ہیں؟ یا جس تفوق و برتری کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ہم کو حاصل ہے؟ اگر نمازی ہونے کے باوجود ہم میں برائیاں موجود ہیں، دنیاوی تفوق و برتری بھی حاصل نہیں ہے تو تسلیم کرنا پڑیگا کہ ہم نے جس طریقہ سے نماز پڑھی وہ طریقہ غلط تھا، نماز کا صحیح طریقہ "حقیقت نماز" میں دیکھئے۔ جس میں اس کمی کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس کمی کو پورا کرنیکا صحیح طریقہ بتایا گیا ہے۔ کتابت عمدہ طباعت بہتر، کاغذ اچھا، رنگین ٹائیٹل، قیمت تین روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک

نغمات حرم

مناجات، نعت اور مناقب کا دلنواز و بابرکت پُر بہار گلدستہ

یہ مناجات و نعت اور مناقب کا ایک ایسا پُر درد مجموعہ ہے کہ ایک ایک لفظ میں درد و اثر اور رحمت و برکت ہے یہ منظومات محبت ان شاعران عقیدتمند کا نالۂ درد ہے جنکے دل خشیت الٰہی اور محبت رسولؐ کے آئینہ دار ہیں۔ اس مجموعہ میں بہت سی نعتیں اور مناجاتیں صحن حرم، عرفات، میزاب رحمت، مطاف، منیٰ اور مسجد نبوی میں لکھی گئی ہیں اور بیت اللہ اور مسجد نبوی کی تجلیات نے ان نعتوں اور مناجاتوں کو نورٌ علیٰ نور بنا دیا ہے۔ اسی لئے جب آپ انہیں اپنی محفلوں میں پڑھینگے تو اللہ اور اسکے رسولؐ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہونگی۔ اس مجموعۂ بابرکت کی اکثر نعتیں اور مناجاتیں ایسی ہیں جو صحن حرم اور دربار رسولؐ میں پیش کی گئی ہیں۔ اسی شرف و قبولیت کی وجہ سے ان نعتوں اور مناجاتوں کو اگر خلوص قلب سے روزانہ پڑھا جائے تو پریشانیاں دور ہونگی، ثواب ملیگا اور دنیوی امور میں کامیابی ہوگی۔ کتابت بہت خوبصورت ہے اور یہ کتاب بلاکوں سے چھاپی گئی ہے۔ مجلد گرد پوش رنگین و خوبصورت اور گنبد خضریٰ کے عکس سے مزین ہے۔ نیز یہ آستانہ سائز ۲۰×۲۶ کے

جو کتابی سائز کے ۳۴۵ صفحات ہوتے ہیں۔
قیمت صرف چار روپے علاوہ محصول ڈاک۔

آستانہ بکڈپو پوسٹ بکس ۲۶ جامع مسجد دہلی

دنیا کے بے مثال

عطریات

قنوج پرفیومری ورکس کے قابل قدر تحفے

سرٹیفکٹ، صاحبزادہ محمد مستحسن صاحب فاروقی

ایڈیٹر آستانہ و پیام مشرق و سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب ولی شاہجہان آبادیؒ

قدیم اطباء کے تجربات اور جدید سائنٹفک تحقیقات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ انسان کے تھکے ماندے دل و دماغ کو تر و تازہ کرنے کیلئے خوشبو کی ایک لہر اکسیر اور جادو کا اثر رکھتی ہے اور انسان کی روح جو فرحت و تازگی محسوس کرتی ہے وہ دنیا کے کسی بھی ٹانک کے ذریعہ حاصل نہیں جاسکتی چنانچہ زمانہ قدیم کے اطباء نے کتنے ہی حیرتناک علاج صرف خوشبو سے کئے ہیں، جو قدیم کتابوں کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ ہوا کی کثیف، اور متعفن فضا میں عطریات کا استعمال زمانہ قدیم سے رائج ہے اور ہندوستان کے ماہرین فن نے عطریات کے مجموعے تیار کرنے میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ فن عطر سازی کے شاہکار کی حیثیت سے آجتک موجود ہیں جن میں قنوج پرفیومری ورکس شاہجہانپور کا عطر صد بہار نادر و نایاب، عطر ہے جسکی خوشبو نہایت دلفریب، روح پرور اور فرحت بخش ہے۔

• میں عموماً قنوج پرفیومری ورکس کے عطریات استعمال کرتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں کہ جو عطریات قنوج پرفیومری ورکس تیار کرتا ہے ان کی خوشبو بہت دیر تک جسم و لباس میں باقی رہتی ہے اور دماغ و دل کیلئے فرحبخش و مسکن ثابت ہوتی ہے۔
(صاحبزادہ) محمد مستحسن فاروقی سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب ولی شاہجہان آبادیؒ

گلستان عالم کے پھولوں کا عطر مجموعہ

فرحت بخش روح پرور خوشبو کا نادر ذخیرہ

عطر صد بہار

قنوج پرفیومری ورکس شاہجہانپور کا عطر صد بہار فن عطر سازی کا عظیم الشان شاہکار ہے

جو گلاب، صندل، موتیا، رات کی رانی جیسے ایک سو قسم کے تازہ پھولوں کا عطر مجموعہ ہے جس میں مشک و عنبر اور دوسری قیمتی اشیائے خوشبو بھی وزن کے ساتھ شامل کی جاتی ہیں جنکی بنا پر عطر صد بہار کی خوشبو نے سارے عطریات کو ماند کر دیا ہے جو اتنی دلنواز، روح پرور اور فرحت بخش ہے کہ آدمی کا دل و دماغ کیف و سرور سے جھوم اٹھتا ہے اور قریب سے گذرنے والے لوگوں کی روح بھی مست و معطر ہوجاتی ہے۔ عطر صد بہار کا ایک کمال یہ بھی ہے اس کپڑے پر جو لگایا جائے وہ کپڑا خوشبو ہوئے دھوئے نہیں جاتی اور وہ اس نفاست، عمدگی اور خوبی سے تیار کیا جاتا ہے کہ لباس پر اس کا کوئی داغ دھبہ نہیں پڑتا۔

قنوج پرفیومری ورکس شاہجہانپور جدید سائنٹیفک آلات کی مدد سے جو دل پسند روح پرور اور دلنواز عطریات تیار کرتا ہے وہ اسکی عالمگیر اور لازوال شہرت کا باعث ہیں جنہیں صاحبان ذوق نہ صرف یہ کہ نہایت شوق کے ساتھ استعمال کرتے ہیں بلکہ وہ نفاست پسند حضرات بھی جو اشتہاری اور بازاری عطر استعمال کرکے بددل ہوگئے تھے اب ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ عطریات کی خوبیوں کو سراہتے ہیں جنکی لطیف اور مسرت بخش خوشبو سے دل و دماغ ہر وقت تر و تازہ رہتا ہے

• ملک کی اقتصادی حالت کے پیش نظر "عطر صد بہار" ہزاروں خوبیوں کے باوجود کوڑیوں کے مول فروخت کیا جارہا ہے یعنی قیمت چھ ماشہ صرف پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

دوسرے عطریات کی قیمتیں حسب ذیل فہرست میں ملاحظہ فرمایئے

نام عطر	قیمت فی تولہ				نام عطر	قیمت فی تولہ			
عطر حنا	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	عطر کیوڑہ	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے
〃 گلاب	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	〃 بیلا	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے
〃 موتیا	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	〃 نرگس	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے
〃 موگرہ	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	〃 رات کی رانی	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے
〃 چمیلی	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	〃 زعفران	۱۰ روپے	۱۲ روپے	۱۴ روپے	
〃 مشک عنبر	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	〃 جوہی	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	
〃 مشک حنا	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	〃 حبیب	۴ روپے	۶ روپے	عطر ستر	۴ روپے
〃 عطر عنبر	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	〃 مولسری	۴ روپے	۶ روپے	〃 باڑی	۵ روپے
〃 سہاگ	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	〃 مہندی حنا	۴ روپے	۶ روپے	〃 گیندا	۴ روپے
〃 عروس	۴ روپے	۶ روپے	۸ روپے	۱۰ روپے	〃 خس	۴ روپے	۶ روپے	〃 پودینہ	۴ روپے

غیر ممالک سے قیمت بذریعہ برٹش پوسٹل آرڈر پیشگی بھیجے

انیس احمد صدیقی مالک قنوج پرفیومری ورکس خلیل غربی شاہجہانپور



سید حرمت الاکرام :-

ہلالِ عید!

مری یہ سرد مہری باعثِ حیرت نہ ہو کیونکر
نہ ہنستا ہوں نہ تجھ کو دیکھ کر میں مسکراتا ہوں

تمنائی جلوہ تھا مرا ذوقِ نظارہ بھی
مگر وہ وقت آپہنچا تو خود نظریں چراتا ہوں

زمانہ محو ہے تیرے تبسم کی اداؤں میں
میں تیری نشتریں کرنوں کی تیزی آزماتا ہوں

تجاہل اس طرح برتے کوئی ماحول سے اپنے
نظر موڑو تو ٹکراتی ہیں چیخیں آکے کانوں سے

دلوں کے زخم خود کہنے لگے ہیں داستاں اپنی
حقائق کو چھپایا جا نہیں سکتا فسانوں سے

نہیں لازم وہاں پابندیٔ منہج مرفقطیں پر
کٹے ہیں مشورے کیسی زندگی بھی زندگی کے رازداؤں سے

قدم جتنے بڑھیں گے دور ہوتی جائے گی منزل
کسے معلوم تھا اس طرح راہِ شوق طے ہوگی

تمنا تھی دلوں کے ساز سے خود پھوٹتے نغمے
کہاں تک حسرتِ نغمہ کری ممنونِ نے ہوگی

بجائے زندگی "زندہ دلی" تھی باعثِ تسکیں
مگر شبنم علاجِ تشنہ کامی تا کجے ہوگی

بھٹکتے پھر رہے ہیں رنگ و بو کے قافلے ہر سو
گلستاں کی فضا محرومِ انوارِ بہاراں ہے

سبھی کے واسطے جلوے نہیں صہبائے رنگیں کے
تہی پیمانوں میں تاریکیوں کا عکس لرزاں ہے

ہراس آلودہ ہیں خوابوں کے سنولائے ہوئے چہرے
امیدوں کی جبیں سے ہر حسیں پرتو گریزاں ہے

مجھے اس خارزارِ تیرگی کی سخت راہوں میں
رفیقانِ سفر کی عافیت خوابی سے شکوہ ہے

مرا احساس ان بے نوریوں کو سہ نہیں سکتا
مجھے حالات کی تاریک محرابی سے شکوہ ہے

کسی اجڑی ہوئی محفل کی بے پایاں اندھیروں کو
تری مدھم چمک، تیری تنک تابی سے شکوہ ہے

یہ دھندلی روشنی ان ظلمتوں سے لڑ نہیں سکتی
پہاڑوں کے جگر میں نوکِ سوزن گڑ نہیں سکتی

اخلاق سہسوانی :-

عید سے خطاب

اے پیامِ انبساط و لطف، اے روزِ سعید!
اے مسرت کی نمودِ صبح، اے تقریبِ عید!

واقعی میں تجھ سے وابستہ ہزاروں عشرتیں
اپنے دامن میں تو بھر لاتی ہے لاکھوں رونقیں

لیکن اے روزِ سعید اپنا پس منظر تو دیکھ
آج بھی چھایا ہوا ہے جن پہ غم، وہ گھر تو دیکھ

صرف تو سرمایہ داروں کو خوشی کی لہر ہے
اور غریبوں کیلئے اک طنز ہے اک قہر ہے

چند آنسو چند آہیں چند مردہ حسرتیں
یہ غریبوں کیلئے ہیں دیکھ تیری بخششیں!

تیری آمد سے تو ان کا تازہ ہو جاتا ہے غم
تیری آمد سے چھلک پڑتی ہے ان کی چشمِ نم

بن گیا ہے جن کا نصب العین ہی فاقہ کشی
کیا کیا ہے تو نے ان کے ساتھ یہ سوچا کبھی!

اک طرف عیش و مسرت، شادمانی قہقہے
اک طرف حرماں نصیبی، رنج و غم کے مرحلے

اک طرف ہے پُرتکلف خوانِ نعمت سامنے
اک طرف روٹی کے کچھ ٹکڑوں کی حسرت سامنے

اک طرف ہر لب پہ ہے شورِ مبارکبادِ عید
اک طرف ہے بھوک اور افلاس سے مٹی پلید

تو نے دیکھا ہے [illegible] یہ تجزیہ؟
[illegible] یہ بھی دیکھ [illegible]!

کاش [illegible] سعید، آ [illegible] یوں
سب کو مل جائے مسرت سب کو مل جائے سکوں

جوہر شفائی :-

جوان بیوہ کی عید

عید لائی ہے بہارِ عیش کیفِ رنگ و بو
آج ہر اک کو ہے آغوشِ وفا کی جستجو

کس لئے خاموش ہے چہرہ ہے کیوں اترا ہوا
بکھری بکھری زلف ہے عالم ہے گھبرایا ہوا

کیوں تری دنیا پہ چھایا ہے اداسی کا سماں
رہ گیا ہے تھک کے کیا زندگی کا کارواں

کپکپاتے ہیں تیری پلکوں پہ آنسو بار بار
ہر نفس میں الجھنیں ہیں ہر قدم ہے بیقرار

کس نے لوٹی ہے بتا تو محفلِ ہستی تری
کس نے ویرانہ بنا دی چاند سی بستی تری

گرم آنسو کیوں ہیں اور آواز بھرائی ہوئی
سرد آہیں کیوں نکلتی ہیں تھرائی ہوئی

کس لئے ہلچل مچی ہے تیرے احساسات میں
کپکپاہٹ دیکھتا ہوں تیری ہر اک بات میں

جنبشِ لب میں تبسم کی ادائیں کیا ہوئیں
کیا ہوئیں وہ پھول سی تیری نگاہیں کیا ہوئیں

آہ پھولوں پر یہ زردی چھا گئی ہے کس لئے
ماہِ تاباں پر سیاہی آگئی ہے کس لئے

عید پر خود چھا رہی ہے کس قدر افسردگی!
ہائے یہ تیری جوانی اور یہ بے رنگ ہوگی!



مترجم
اصغر حسین اعجازی

سنہ ۱۸۵۷ء عدالت کے کٹہرے میں

قسط ۱۲

نیتاجی :۔ جس طرح ایک معمولی لفٹنٹ ہڈسن نے برطانوی والوں کی مدد سے بہادر شاہ کو اُس وقت میں جبکہ وہ ہمایوں کے مقبرہ میں پناہ گزین تھے اطاعت قبول کرنے کے لئے مجبور کیا تھا اور اُس کے بعد جس طرح سے بدترین مجرموں جیسا سلوک اُن کے ساتھ کیا گیا تھا اُسے برطانویوں کے ہندوستان کے قیام کی تاریخ میں سیاہ لفظوں میں لکھا جائیگا۔

چرچل :۔ حقیقت یہ ہے کہ وکیل صفائی اور بہادر شاہ کے خاندان والوں کو ہمارے مشہور جانباز ہڈسن اور ہمارے دوست الٰہی بخش اور رجب علی کے کریا نہ برتاؤ کا رہین منت ہونا چاہیئے جن کے سبب اُن کے سر ایسے لوگ بچ رہے ہیں جو دلیل دینے کے لئے جس کے وہ اہل نہ تھے۔ اب میں سیسل ہیڈن سے درخواست کروں گا کہ وہ گواہوں کے کٹہرے میں آکر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

سیسل ہیڈن :۔ یہ بہت ہی خراب بات ہوئی تھی کہ دلی کے بادشاہ کے ساتھ کسی طرح کی گفتگو کی گئی تھی۔ اُس کے جیسے باغیوں کو تو کسی بہتر جگہ پر قتل کرکے ٹکا دینا چاہیئے تھا لیکن ہاں اس میں ایک بات ضرور تھی کہ اس سے ایک فساد کھڑا ہو جانے کا خوف ضرور تھا۔

نیتاجی :۔ یقیناً آپ لوگ اس بات سے خوفزدہ ضرور تھے۔ کہ اگر شہنشاہ بہادر شاہ کو قتل کر دیا گیا تو سارے ملک میں انقلاب کی آگ بھڑک جائے گی اور صرف دلی ہی نہیں بلکہ پورا ہندوستان ہاتھ سے نکل جائے گا۔

چرچل :۔ اگر آپ کو بہادر شاہ کا بہت خیال ہے۔ اور ان پر بہت زیادہ ترس کھاتے ہیں تو ہمارے بہادر لفٹنٹ ہڈسن کی زبانی حقیقت کی باتیں سنیئے جس نے ان کی جان بخشی کی تھی۔

ہڈسن :۔ (اپنی شمشیر لہراتے ہوئے) انگریز قوم جب اور جس طرح چاہیں ایشیا کو چند منٹوں میں تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔ میں نے آخری مغل تاجدار بہادر شاہ کے قتل کرنے کا فخر حاصل نہیں کیا اور اس کے بدلے میں مسلمانوں کی جان بخشی کی بدنامی مفت میں اپنے سر مول لی جس کا مجھے سخت صدمہ ہے۔

چرچل :۔ کیا تم کسی ... دوسری حالت میں شہنشاہ ہندوستان بہادر شاہ ظفر کے قتل کی سوچ سکتے تھے؟

ہڈسن :۔ حکم تو ایسا ہی تھا اور میرا بھی یہی آخری فیصلہ تھا لیکن جب لال قلعہ کے کمزور بوڑھے بادشاہ نے خود کو ہم لوگوں کے رحم و کرم کے حوالے کر دیا اور کچھ حالات کے تقاضوں کے سبب میں نے ان کو قتل کرنے کا خیال ترک کر دیا لیکن پھر بھی اگر بہادر شاہ اپنی جان بچا کر فرار ہونے کی یا کسی طرح کی بغاوت کی بات سوچتے تو ان کو گولی کی موت مرنا ہوتا۔

نیتاجی :۔ تو کیا تمہارے دل کے گوشوں میں ہندوستان کے آخری بادشاہ جن نے تم لوگوں پر ہزاروں اور لاکھوں نوازشیں اور کرم کئے تھے۔ کو قتل کرنے کا خیال سرگوشیاں کر رہا تھا۔

ہڈسن :۔ یہ بہتر ہوتا کہ اگر میں اُن کو زندہ کی بجائے مردہ گرفتار کرتا!

نیتاجی :۔ لفٹنٹ ہڈسن کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیں گے کہ میں انگریزی نسل کے ایک انسان کو یہ ثابت کرنے کے لئے کہ تم نے اپنی فتح و کامرانی کے وقت بھی کتنی ذلیل کمینہ اور احمقانہ باتیں کیں طلب کر دوں۔

ہڈسن :۔ ہاں ہاں ضرور!

گواہ :۔ لاہوری گیٹ کے سامنے انگریزی فوج کو ہڈسن کی حمایت میں زوردار نعرہ تحسین لگانے سے منع کر دیا گیا تھا۔ چونکہ اس کو توقع تھی کہ بادشاہ خود اس کی عزت افزائی کریں گے۔

ہڈسن :۔ مجھے یہ یاد نہیں آتا۔ بادشاہ اور ان کے شہزادوں کی گرفتاری میرے لئے واقعی قابل تعریف و صد ستائش تھی۔ اسی سبب سے میری شہرت اور ناموری پر بہت سے لوگ حسد کرنے لگے۔ حد تو یہ ہے کہ بہت سے لوگ میرے اس کارنامے کو سراہتے نہیں ——— خیر ہاں وہ گواہ کون ہے؟

نیتاجی :۔ لفٹنٹ ہڈسن تم کو معلوم ہونا چاہئیے کہ گواہ کوئی معمولی شخصیت کا مالک نہیں ہے۔ وہ تمہاری سوانح حیات کا مصنف مسٹر لائیونل جے ٹروٹر ہے۔

ہڈسن :۔ یا میرے خدا ———!

بہادر شاہ :۔ خیر مجھے اکیلا چھوڑ دیجئے۔ اس خونی سے پوچھئے کہ اس نے کس حق اور قانون کے تحت میرے دو شاہزادوں اور ایک پوتے کو سنگدلی سے قتل کیا تھا جبکہ اُن لوگوں نے جان بخشی کے وعدہ پر اپنے کو اُس کے حوالے کیا تھا۔

ہڈسن :۔ میں نے کبھی کوئی وعدہ نہیں کیا تھا میں نے جس وقت اپنے وفادار رجب علی کو اُن سے گفتگو کے لئے بھیجا تھا صاف لفظوں میں کہلا بھیجا تھا کہ میں مجرموں کی گرفتاری اور سزا کے لئے آیا ہوں خواہ مردہ یا زندہ جس طرح سے بھی ہو۔ چونکہ ہمارے کمانڈر کی ہدایت تھی کہ اس کے لئے کسی طرح کی فکر و تردد نہ کروں۔

نیتاجی :۔ تو تم نے یہ سوچا کہ اُن کا یہ حکم تھا کہ اگر وہ بغیر کسی مزاحمت کے بھی اپنے آپ کو تمہارے حوالے کر دیں تو بھی تم اُن کو قتل کر سکتے ہو؟

ہڈسن :۔ ہاں درحقیقت ایسا ہی لیکن آپ شائد یہ بھول گئے کہ میں اُس وقت بادشاہ کے سینکڑوں درباریوں، ملازموں اور وفاداروں کے درمیان کھڑا تھا جن کے منہ سے غصہ کے سبب جھاگ چھوٹ رہے تھے اور جو مرنے مارنے پر تلے تھے۔

نیتاجی :۔ تمہارے ہی کہنے کے مطابق وہ لوگ ہتھیار بند تھے اور تم نے اُن کے ہتھیار لے کر اُن کو بے بس کر دیا تھا۔ تم نے تو یہ حد کر دی تھی جیسا کہ تم نے اپنی بیوی کو انگلینڈ خط بھی لکھا تھا کہ تم ایک عیار لوگوں کے ہجوم کے درمیان آ کھڑے ہوئے اور چند الفاظ میں اپیل کرتے ہوئے لوگوں سے کہا کہ وہ لوگ خونی اور جلاد تھے جنھوں نے معصوم اور بے ادب بچوں اور عورتوں کا خون ناحق لیا ہے اور جنھوں نے حکومت برطانیہ کو نقصان پہنچایا ہے اور اُن لوگوں کو مناسب سزا دی جائے گی اور ....

ہڈسن :۔ اور یہ کہتے ہوئے میں نے اپنے آدمیوں میں سے کچھ قرابین لوٹ کر دوسرے طور پر نشانہ لے کر اُن سب لوگوں کو گولی مار دی۔

نیتاجی :۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تم نے مجمع کو خطاب کیا تھا اور عیارانہ کیفیت ڈرامائی انداز میں کی تھیں۔ تم نے شاہزادوں کو سنسان رستے میں رتھ سے اُتر جانے کو کہا اور شاہی لباس اُن کے جسم سے الگ کر دی تھی۔ تم نے ثابت کر دیا کہ تم کتنے بڑے سنگدل اور خونی جلاد تھے جب تم نے تین معصوم زندگیوں کے مزید خون سے اپنا ہاتھ سرخ کیا۔

ہڈسن :۔ میں سنگدل نہیں تھا لیکن میں اقرار کرتا ہوں کہ ان بدنصیب شہزادوں کی زندگی خاک میں ملانے اور تیموری خاندان کی ان آخری نسلوں کو گلیوں اور در بدر کی خاک چھاننے سے نجات دلانے کا فخر مجھے ہی حاصل ہے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ان لوگوں کو پھانسی پر لٹکا دوں گا لیکن جب اس کا سوال آیا کہ وہ لوگ پھانسی کے پھندے کا شکار ہوں یا ہم لوگ تو پھر ہمارے پاس سوچنے کا موقع نہ تھا اور وہ لوگ قتل کر دیئے گئے۔

نیتاجی :۔ یہ قصائی اور بے رحم ہڈسن سنگدلی کی کس حد تک گیا اس کا اندازہ اس بات سے ہوگا کہ گولی مارنے سے قبل اس نے شہزادوں کو ننگا مادرزاد کرایا۔ قیمتی لباسوں اور جواہرات کو بھی لوٹ لیا اور بے حرمتی کی۔

ہڈسن :۔ یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔

نیتاجی :۔ دیکھو یہ خط جس میں تم نے اقرار کیا ہے "کرنل سیٹن، تمہارے لئے فتح کی یادگار میں ایک فیروزہ کا بازوبند اور ایک مہر شاہی کی انگوٹھی لے جا رہے ہیں۔ میں نے اسے مغل شہزادوں کے جسم سے حاصل کیا ہے جنھیں گولی سے مار دیا تھا۔

ہڈسن :۔ ہرگز نہیں، میں نے کبھی کسی کو ایسا خط نہیں لکھا۔

نیتاجی :۔ واقعی! کیا تمہیں یاد نہیں کہ تم نے خط اور تحائف اپنی بیوی کو انگلینڈ بھیجے تھے۔ تم نے تو یہ حد کر دی تھی کہ شہزادوں کے سر طشت میں رکھ کر شہنشاہ بہادر شاہ اور ملکہ زینت محل کے حضور میں اپنی جانب سے تحفہ کی شکل میں بھیجے تھے۔

ہڈسن :۔ حالات کا یہی تقاضا تھا۔

نیتاجی :۔ اور تم نے تاجدار ہندوستان کے ساتھ صرف اتنی سی کمینہ حرکت نہیں کی بلکہ تم نے مقتول شہزادوں کا خون تک پیا۔ (ہر طرف سے آواز بلند ہوئی لعنت ہے ہزار بار لعنت ہے۔ اس شیطان خونخوار اور خبیث بھیڑیئے کو اُٹھا کر باہر پھینک دیا جائے اس پر خدا کی لعنت ہے۔ کوئی اس کی بوٹی بوٹی اڑا دے تاکہ انسانیت کا یہ بدنما داغ صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ اسی درمیان میں گھنٹی بجائی۔ اچانک ہڈسن نے اپنا پستول نکال لیا اور اس کا نشانہ مجمع اور جج کو بنا لیا۔ سارے دربار میں سناٹا چھا گیا۔ محافظ دستے نے ہڈسن کو گھیرے میں لے لیا۔ جج کی گرجدار آواز "آرڈر! آرڈر!!" نے خاموشی کے پردے کو چاک کیا۔ ریچرڈ ریزنک۔ اُس کا ہتھوڑا بجتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد حالات حسب سابق ہو گئے اور مقدمہ کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی۔

جج :۔ مسٹر بوس اور مسٹر چرچل، میں سمجھتا ہوں کہ گرماگرمی بہت ہو چکی اب مقدمہ کی کارروائی شروع ہونی چاہیئے۔

نیتاجی :۔ حضور والا میں آپ سے متفق ہوں لیکن ہڈسن اور اُن کی قوم کے خونی کارناموں اور عیاریوں کے ہولناک حقائق اور ہندوستان میں برطانوی حکومت کی تاریخ کو اس طرح سے مسخ کرکے پیش کیا گیا کہ میں مجبور ہو گیا کہ جھوٹ کا پردہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک دفعہ فاش کرکے برطانوی خونی داستان کو منظر عام پر لے آؤں۔

زینت محل :۔ یہ کچھ بھی نہیں۔ ہڈسن نے ہمارے دو شہزادے اور ایک پوتے کو قتل کیا۔ لیکن اس کے ساتھیوں نے ہمارے خاندان کے کم از کم اکیس شہزادوں کو دار چڑھا دیا۔

چرچل :۔ لیکن وہ مقدمہ کے جرم ثابت ہونے

کی وجہ سے کیا گیا تھا۔

نیتاجی:- وہ سماعت کس حد تک درست تھی اور وہ جرم کیسے ثابت ہوا تھا۔ آج آپ اس کو ہندوستانی زبان سے نہیں بلکہ ایک برطانوی مسٹر ای ہیر کی زبان سے جنھوں نے دلی محاصرہ کے متعلق اپنی خود نوشت یادداشت برٹش کامن ویلتھ آفس لائبریری میں پیش کی تھی عدالت کے سامنے کہلواؤں گا۔

مسٹر ہیر:- ایک دن میں نے اکیس سے زائد آدمیوں کو ایک قطار میں بیٹھے دیکھا جن کے متعلق یہ کہا گیا کہ وہ شہزادے ہیں۔ رٹمکاف نے اُن لوگوں کے خلاف مقدمہ قائم کیا تھا۔ اور اس کا فیصلہ بائیڈ نامی شخص نے کیا تھا۔ بائیڈ گواہوں کی جانب سے مشکوک تھا جن کو عدالت میں اس دن پیش کیا گیا تھا۔ اور اُس (رٹمکاف) نے جج کو یہ رائے دی کہ اُن لوگوں کو باغیوں کا ساتھ دینے اور غدر کے بانی ہونے کے الزام کا مرتکب ٹھہرایا جائے۔ چونکہ یہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے ان کے جرم کے سلسلہ میں کسی شک کی گنجائش نہیں تھی۔ اس لئے اُن پھانسی کا فوراً حکم دے دیا گیا۔ اور اسی دن وہ سولی پر چڑھا دئے گئے۔

زینت محل:- مرنے والوں کے لئے تو اچھا ہوا لیکن وہ جنھوں نے زندگی کی اُمید کی تھی۔ اُن کی زندگیاں مردوں سے بھی بدتر ہو گئیں۔

نیتاجی:- یہ تھا کمینہ برتاؤ اور غیر منصفانہ سلوک سفید فام لوگوں کا اپنے منکسر المزاج محسن سے جس کے تخت پر وہ قابض تھے جس کے سبب اُن کو سارا شوکت دولت اور سلطنت حاصل ہوئی تھی۔ میں وکیل استغاثہ کی اجازت سے برطانوی گواہوں کو طلب کروں گا مسٹر لائرڈ جو برطانوی پارلیمنٹ کے رکن تھے۔ اور جو دلی میں موجود تھے سب سے پہلے اُن کو ہی طلب کرونگا۔

لائرڈ:- میں نے دیکھا کہ ایک خستہ حال بوڑھا اسی کوٹھری میں نہیں بلکہ اپنے محل کے تنگ و تاریک قید خانے میں ایک پلنگ پر پھٹی پرانی چادر اوڑھے لیٹا ہے۔ وہ بہت ہی مشکل سے اپنے بستر سے اُٹھا اُس نے مجھے اپنے بازو کو جس کو مکھیاں کھا رہی تھیں دکھاتے ہوئے پوچھا۔ اس بوڑھے نے کہا کہ اُس کو پیٹ بھر کھانا نہیں دیا جاتا ہے کیا اسی طریقہ سے ایک عیسائی کو ایک بادشاہ اور انسان کے ساتھ سلوک کرنا چاہیئے تھا

نیتاجی:- اور اُن کی ملکہ کس حال میں تھیں مسٹر لائرڈ۔

لائرڈ:- میں نے اُن عورتوں کو بھی دیکھا۔ سب ایک گوشہ میں اپنے بچوں کے ساتھ سمٹی بیٹھی تھیں اور مجھے یہ بتایا گیا کہ اُن کی گذر اوقات کے لئے جو کچھ ملتا ہے وہ صرف ۱۶ شلنگ یومیہ ہے۔

نیتاجی:- مکیا سر ولیم ہاورڈ رسل "دنیا کے پہلے جنگی اخباری نامہ نگار جو ۱۸۵۸ء میں اخبار لندن ٹائمز میں خبریں بھیجنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ عدالت کے سامنے اپنے اُن تاثرات کو بیان کرینگے جو بادشاہ کے ساتھ کئے گئے بدترین سلوک کو دیکھنے کے بعد اُن کے دل میں پیدا ہوئے تھے؟

رسل:- ایک تنگ و تاریک راستہ جو باہر کو جانب گہری تاریک کوٹھری کی طرف جاتا تھا اس میں شہنشاہ بیٹھے تھے۔ وہ بیمار تھے اُن کی کمر خمیدہ تھی ایک تانبے کی سلفچی کے سامنے منہ کے بل جھکے تھے اور قے پہ قے ہو رہی تھی۔ اور بہت زور سے سانس لے رہے تھے۔ انھوں نے صرف ہاتھ کے اشارے سے مختصر جواب دیا۔ وہ شاعر تھے لیکن شعر کہنے کا ان کو کوئی حق تک نہ تھا۔ ایک یا دو دن قبل انھوں نے چند اشعار کہے تھے جس کو انھوں نے قفس کی دیوار پر کوئلے کی مدد سے لکھا تھا۔ کون سا دل ہے جس میں ان کو اس حالت میں دیکھ کر ایک "ہوک" اور ہمدردی کی شمع جل اُٹھے۔ ہاں ایک موقعہ جبکہ رحم۔

چرچل:- کہیے جاؤ سر رسل۔ حقیقت میں تم ہم لوگوں کے گواہوں میں ایک ہو۔ تم وکیل صفائی کو دکھلا دو کہ تم جیسے آزاد صحافی کے دل میں بھی دلی کے بادشاہ کے لئے کتنی جگہ تھی۔

رسل:- ہاں میرے دل میں بھی ہمدردی کی شمع جل اُٹھی تھی کہ کاش اُن لوگوں کا خون اس طرح سے نہ بہایا جاتا۔ کاش بادشاہ اور اُن کے شہزادے خون ناحق کرنے سے پرہیز کئے ہوتے تو آج یہ دن دیکھنا نہ ہوتا۔ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جسے اس زوال پذیر خاندان اور بدنصیب بادشاہ سے ہمدردی نہ ہوئی ہو۔ لیکن یہ اُن لوگوں کی بدنصیبی تھی جو اُن لوگوں نے خونی اور باغیوں کا ساتھ دیا۔ ان حالات میں دراصل کسی رحم کی گنجائش نہیں تھی۔

چرچل:- بہت خوب تم ہمارے گواہوں میں ایک معزز گواہ ہونے کی حیثیت سے عدالت کے سامنے اپنے خیالات پیش کرو۔

رسل:- میں نے اپنے تخیل میں بادشاہ کے اندر تیموری خصلت تلاش کرنے کی بہت ہی بے سود کوشش کی لیکن وہاں سوا ایک یا ایک جذبہ کے کچھ نہیں ملا۔

چرچل:- واہ! واہ! بہت خوب! اب تم عدالت کے سامنے یہ بیان دو کہ کس طرح ان کے کردار کو تم نے خون آلود سمجھا۔

رسل:- وہ انسان اس بات کا مجرم تھا کہ اس نے اپنے محل کے اندر ایک ہولناک خونی ڈرامہ کھیلا تھا اور ملک میں جنگ کی آگ پھیلا دی تھی اس لئے اس شخص کو اپنی قسمت کا گلہ کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اگر اس جرم میں ہم اس کی جان تک لیتے تو بھی یہ انصاف کے خلاف بات نہیں تھی۔

چرچل:- شکریہ سر ولیم۔ یہ عدالت اس بات کو نہیں محسوس کر رہی ہے کہ بادشاہ نے ہم لوگوں کے ساتھ جو احسان ناشناسی اور مجرمانہ حرکات کی تھیں اُن کے مقابلہ میں یہ سب باتیں بہت ہی کم تھیں۔

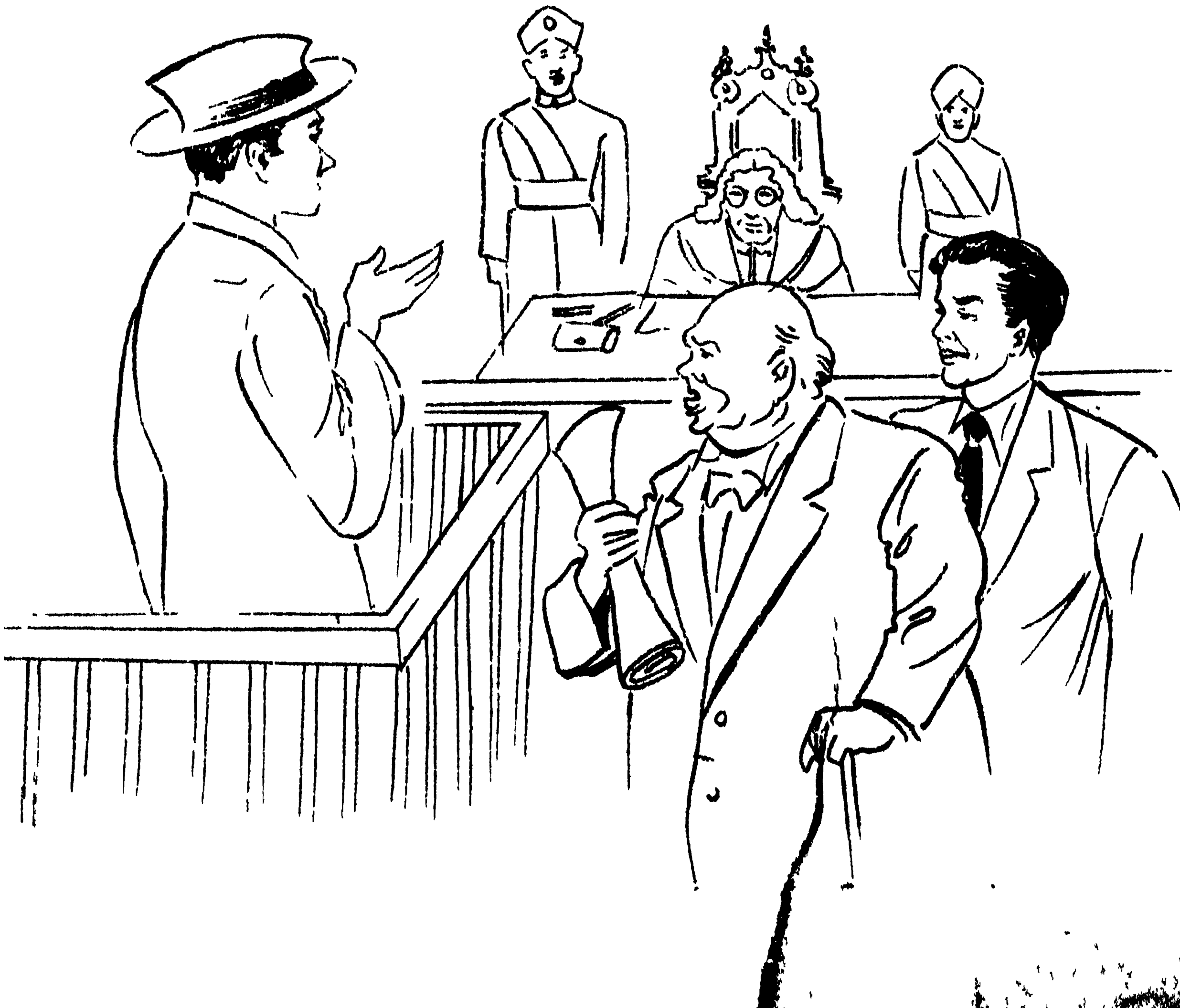
رسل:- اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ کمزور ظالم اور بوڑھا شخص تھا لیکن اُسے احسان فراموش کہا بن کے ورثا کی ساری سلطنت آہستہ آہستہ زور یا کسی اور طریقہ سے چھین دی گئی ہو۔ ایک کھوکھلے خطاب اور مفلس شاہزادوں سے بھرا محل یہ سب باتیں اُسے پاگل کر دینے کے لئے کم نہ تھیں۔

چرچل:- یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ مسٹر رسل؟

رسل:- کیا بادشاہ کو "جون کمپنی" کے ان سب سے بیت سودا اور احسان فراموشی کے برتاؤ کے لئے مشکور ہونا چاہیئے تھا اور برطانوی حکومت کی طرز چال کو ان تاجروں کے نقاب میں برداشت کرنا چاہیئے تھا؟

چرچل:- لیکن مسٹر رسل آپ نے ہمیشہ بادشاہ کو بغاوت کا بانی قرار دیا ہے۔

رسل:- میرے خیال میں بغاوت کی آگ پھیلنے کے بہت قبل ہی سے بادشاہ ذہنی طور پر بے حد متفکر اور پریشان تھے ان کا محل حقیقتاً سازشوں سے بھرا پڑا تھا وہ سمجھتے تھے کہ کچھ نا انصافی اور کمزور اختیارات شاہی جو اُسے حاصل ہیں وہ بھی اُن سے چھین سکتے ہیں اور یہ مراعات جو اُن کو اور اُن کے ورثا کو حاصل ہیں وہ اس سے محروم ہو جائیں گے اور اس خاندانی محل کو چھوڑ کر کسی دوسرے دیران محل میں جلاوطنی کی زندگی گزارنی ہو گی۔ (باقی آئندہ)



جگن ناتھ آزاد:-

تلامذۂ غالب



ہمارے جن مصنفین اور نقادانِ فن نے غالب کے متعلق ادب میں گرانقدر اضافہ کیا ہے ان میں مالک رام کا نام سرِفہرست ہے تھوڑی مدت ہوئی آپ نے دیوانِ غالب مرتب کرکے دنیائے اردو کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا تھا مذکورہ دیوان غالب کے علاوہ غالب کے جس قدر دیوان ملتے ہیں ان کے متن میں متعدد قسم کی غلطیاں شامل ہیں - مالک رام صاحب نے متن کو ان اغلاط سے پاک کرکے پیش کیا ہے - آپ نے اس کے لئے دیوان کے اس نسخہ کو بنیاد قرار دیا - جو غالب کے اپنے صحیح کردہ مسودے سے ۱۸۶۲ء میں مطبع نظامی کانپور میں چھپا تھا -

اس قابلِ قدر کتاب سے قبل آپ کی کتاب "ذکرِ غالب" تین بار شائع ہو کر ہندو پاکستان کے علمی اور ادبی طبقوں سے خراجِ تحسین وصول کرچکی ہے - اب آپ نے "تلامذۂ غالب" کے موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور مدتوں کے تجسس اور عرق ریزی کے بعد اس عنوان سے ۴۱۳ صفحات کا ایک تذکرہ ادبی دنیا میں پیش کیا ہے -

"تلامذۂ غالب" میں غالب کے ۱۴۶ شاگردوں کا ذکر موجود ہے - کتاب کی ایک سرسری سی ورق گردانی ہی سے قاری پر یہ حقیقت منکشف ہوجاتی ہے کہ ۱۴۶ شعراء کے حالاتِ زندگی اور نمونۂ کلام حاصل کرنے کے لئے فاضل مصنف کو کن کٹھن منزلوں سے گزرنا پڑا ہوگا - ان ۱۴۶ شعراء میں بعض ایسے مرحومین کے نام ہیں جو اس دور میں گمنام سا سمجھے گئے -

مالک رام نے ان بکھرے ہوئے موتیوں کو یکجا کرکے اور انھیں ایک لڑی میں پروکر اُردو ادب کو اس خزانے سے مالا مال کردیا ہے جو اس وقت وہ ایک گم گشتہ خزانے کی حیثیت رکھتا تھا -

اس تذکرے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مطالعے سے اکثر ان غلط بیانیوں کا ازالہ ہوجاتا ہے جو اس وقت کسی نہ کسی پرانے تذکرے کی بدولت تاریخ ادب میں موجود ہیں - مثلاً باقر علی خاں کامل - نظام رامپوری منوہر لال شعلہ - سید محمود آزاد نواب کلبِ علی خاں خلد آشیاں اور دربار رامپور کے میر منشی بلدیو سنگھ آج تک غالب کے شاگردوں میں شمار کیا جاتا رہا ہے - مالک رام نے تاریخی حوالوں سے اس حقیقت کو پیش کیا ہے کہ ان حضرات کو غالب سے شرفِ تلمذ حاصل نہیں تھا - باقر علی خاں کامل - قرباں علی خاں سالک کے شاگرد تھے - نظام رامپوری - شیخ علی بخش بیمار کے تلامذہ میں سے تھے - اور منوہر لال شعلہ کو تفتہ سے شرفِ تلمذ حاصل تھا -

شعراء کے حالات اور کلام جمع کرنے کے لئے مصنف کو جو محنت کرنا پڑی اس کا ایک اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ مرزا ہرگوپال تفتہ کے حالاتِ زندگی کی تلاش میں آپ سکندرآباد تشریف لے گئے اور وہاں مرزا تفتہ کے لواحقین سے مل کر ان کے بارے میں آپ نے تلامذۂ غالب کے لئے تفاصیل جمع کیں -

یہی جذبۂ تحقیق و تجسس تصاویر کے حصول کے سلسلے میں بھی کارفرما رہا ہے -

شاعر کے حالاتِ زندگی ہوں یا کلام یا اس کی تصویر مصنف نے اس کے اصل کر لے ہیں اصل ذریعے تک پہنچنے کی کوشش کی ہے - کتاب کی تئیس تصاویر میں سے اکثر ایسی ہیں جنھیں حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا - مثلاً سخن کی وہ تصویر آپ نے شامل کتاب کی ہے جو سخن کے صاحبزادے خواجہ معین الدین حسن نے سید فصیح الدین بلخی کو دی تھی اور ان سے قاضی عبدالودود صاحب بیرسٹر (پٹنہ) کو ملی - اسی طرح سے شوکت کی تصویر آپ نے شوکت کے پوتے جناب میاں محمد مکرم محمد خاں (بھوپال) سے حاصل کی -

ان تصاویر میں بعض تو ایسی ہیں جن سے طلبائے اردو پہلے سے روشناس ہیں لیکن بعض شعراء کی تصویریں بالکل نئی ہیں اور پہلی مرتبہ "تلامذۂ غالب" میں شائع ہوئی ہیں -

ایک اور نمایاں خوبی جو اس تذکرے میں نظر آتی ہے یہ ہے کہ مصنف نے جہاں کہیں ترجمہ کیا ہے - وہاں اپنے ماخذ کا ذکر کردیا ہے - اصل میں ایک ایک کرکے اس تذکرے کی خوبیاں گنوانا ممکن نہیں غالب اور اردو شاعری سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اول سے آخر تک اس تذکرے کو دیکھیں گے تو اس جلوہ ہزار رنگ کے تمام پہلو ان کے سامنے آئیں گے مختصر سے تبصرے میں ان تمام امور کا ذکر مشکل ہی نہیں ناممکن ہے - ع

گلچیں بہار تو ز داماں گلہ دارد

"تلامذۂ غالب" کی قیمت سات روپے آٹھ آنے ہے جو اس ضخامت کی کتاب کے لئے کم ہی معلوم ہوتی ہے - ادارۂ تصنیف و تالیف نکودر (پنجاب) نے اسے شائع کیا ہے - مصنف اور ناشر دونوں اس ادبی تحفے کو منظرِ عام پر لانے کیلئے دنیائے ادب کی مبارکباد کے مستحق ہیں -

صابر کرہی:-

چنگ و رباب

برستی ہے فلک سے آگ ہر سو — اخوت کے فسانے جل رہے ہیں
قیامت ہے قیامت ہمنشینو — چمن میں آشیانے جل رہے ہیں
نہیں اُف کیا بتاؤں ہمنشینو! — کہ اس مقتل کے ذروں کی زبانیں
سکوتِ شب کی تنہائی میں مجھکو — سناتی ہیں لہو کی داستانیں
غرض ماحول کے ہر پیچ و خم میں — مجھے محسوس ایسا ہو رہا ہے
کہ جیسے ان حسیں پردوں کے پیچھے — کوئی مظلوم بیٹھا رو رہا ہے
زمانے کا یہ خوں آلود منظر — یہ سازوں کی حسیں جھنکار توبہ
نہ جانے تا بہ کے زندہ رہیں گے — ربابِ عیش کے یہ تار توبہ
جنھیں آئینِ فطرت کے مطابق — بغاوت میں بدل جانا نہ آیا
غضب ہے لغزشِ نغموں کو صابر — ابھی شعلوں میں ڈھل جانا نہ آیا

نشاطِ رنگِ محفل لٹ چکی ہے
یہ نغمے آج بھی لیکن جواں ہیں

دلکش ودلچسپ، دلنواز وحیرت انگیز تبلیغی وتاریخی، ادبی شاہکار

میلادِ خیری یعنی آمنہ کا لالؐ

مصورِ غم علامہ راشد الخیری کی یہ تصنیف

سرکارِ دو عالمؐ کی ولادت باسعادت کے سلسلے میں ایک مستند تصنیف ہے جو صرف اس لئے لکھی گئی ہے تاکہ میلاد شریف کی غیر مستند کتابوں سے جو غلط روایات قائم ہو چکی ہیں ان کا سدِ باب ہو سکے اور عوام الناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستند تاریخی حالات سے واقف ہو سکیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

اے دل بگیر دامنِ سلطانِ اولیاء یعنی حسینؓ ابن علیؓ جانِ اولیاء

سیّدہ کا لالؑ

غمِ حسینؑ میں آنسو بہانے والے دل کے کیا ہوں کو آنسوؤں کے پانی سے دھونے والے یہ خدمت میں کتاب

سیّدہ کا لالؑ ہی پڑھتے ہیں۔ یہ دردناک شہادت نامہ ہے جس میں حضرت علیؓ کی خلافت، جنگ جمل، جنگ صفین، حضرت علیؓ کی شہادت، امیر معاویہؓ کی رحلت، یزید کی حکومت اور امام حسنؓ کی شہادت کا تفصیلی حال ہے، کوفیوں کے خطوط، حضرت مسلمؓ کا کوفہ جانا، ... اور حضرت مسلمؓ، حضرت مسلمؓ کے بچوں کی شہادت، حضرت سیّدہؓ کے لالؑ کی مکہ سے روانگی، حضرت امامؑ اور ... کی گفتگو، حضرت امامؑ کی میدان کربلا میں ... رات، صبح عاشورہ، حضرت ... کی شہادت، حضرت قاسمؑ کی شہادت، شہادت علی اکبرؑ، کربلا کا ننھا شہید، ... کا اصرار، حضرت امامؑ کی شہادت، خانماں برباد قافلہ، حسینی قافلہ کی روانگی کے واقعات قابل ذکر ہیں۔ قیمت دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

داستانِ مجاہد

بارہ سو برس پہلے کی ایک داستان ہے جب مسلمان تیس دانتوں میں زبان کی طرح عیسائیوں اور بربریوں میں گھرے ہوئے تھے جب مسلمانوں کا مقصد حیات مذہب کی تبلیغ واشاعت تھا جب مسلمان دشمنوں کی تعداد کی پرواہ کئے بغیر اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے تھے، جب یورپ اور دوسرے تمام ملکوں کی قومیں مسلمانوں کو نیست ونابود کرنے پر تُل گئی تھیں اسی دور کے ایک مردِ مجاہد کے سرفروشانہ کارناموں کو "داستان مجاہد" میں دلچسپ انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔ جس کے پر پیچ واقعات پڑھ کر آپ حیران رہ جائیں گے حسین محبت کی آنچیں حسن کی رنگینیاں تلواروں کی جھنکاریں اور نعرۂ تکبیر کی آوازیں ہیں۔ حسین جلد جاذبِ نظر ڈسٹ کور۔ قیمت صرف چار روپے۔ علاوہ محصول

فتح ہند کی ملکہ یا سندھ کی راجکماری

شہیدِ ملت مولانا مظہر الدینؒ کی تصنیف ہے۔ یہ وہ ہنگامہ خیز ناول ہے جس کا انتظار ہلالِ عید کی طرح کیا جاتا تھا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے جہاں مسلمانوں کو تابعینؒ تبع تابعین کے جنگی کارناموں اور سترہ سالہ نوجوان محمد بن قاسمؒ کی حیرت انگیز شجاعت سے درسِ حیات حاصل ہوگا وہاں بہت سی غلط فہمیاں بھی دور ہو جائیں گی جو مسلمان فاتحین کے متعلق ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے جذبۂ اسلامی تازہ ہو جاتا ہے تین حصے تینوں حصوں کی قیمت صرف سات روپے علاوہ محصول ڈاک

باپ کا خط بیٹی کے نام

آپ اپنی بیٹی کو اس کی شادی کے موقعہ پر لاکھوں روپیہ کا جہیز دیجیے لیکن اگر خدانخواستہ سسرال والوں سے اس کی نہ بنی تو بیٹی کی زندگی تباہ ہو جائے گی اور لاکھوں روپیہ کا جہیز ہرگز کام نہ آئیگا۔ اس لئے اس کا انتظام آپ بیٹی کو سسرال بھیجنے سے پہلے ہی کر دیجئے۔ وہ کتاب "باپ کا خط بیٹی کے نام" پڑھا دیجئے، پھر اسے خواہ کسی قسم کی خوفناک سسرال میسر آئے تو وہ اس کو ضرور اپنے مطلب کا بنا سکے گی۔ قیمت صرف ۱۲ آنے علاوہ محصول ڈاک

اردو ادب کے تحقیقی وفکری سرمایہ میں گرانقدر اضافہ

ادبی رجحانات کا تجزیہ

تنقید، ادب کی کسوٹی ہے، جس سے ادب میں روح پیدا ہوتی ہے، توانائی آتی ہے

ماحول سے کہ خیالات واحساسات ختم ہوتے ہیں اور صحت مند فکر ونظر سے قوم روشناس ہوتی ہے، جن لوگوں نے اس دور میں اردو ادب کی یہ عظیم خدمت انجام دی ہے اور تنقید وتجزیہ کا یہ اہم فرض پورا کیا ہے ان سب پروفیسر شیدا ایم اے کا نام نامی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ تنقیدی وتحقیقی مقالے اہل دوق سے بارہا خراجِ تحسین حاصل کر چکے ہیں، اور ان سے اردو ادب کے فکری سرمایہ میں گراں قدر اضافہ ہوا ہے۔ —— پروفیسر شیدا ایم اے کے تنقیدی مقالات کا تازہ ترین مجموعہ "ادبی رجحانات کا تجزیہ" کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں فاضل مصنف نے اہم مسائل کا تحقیقی پس منظر بتا کر دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق مفید اور تعمیری مشورے دیئے ہیں، جو ادب دوست حلقوں کو دعوت عام دے رہے ہیں، علامہ اقبال اور حضرت برق کی شاعری اور منشی پریم چند کی افسانہ نگاری کا تجزیہ ہر ادب دوست کیلئے لائق مطالعہ ہے، اس کتاب کے تمام مقالات میں شیدا صاحب نے نہایت عرق ریزی وجگر سوزی سے شیریں ولطیف زبان میں تحقیقات کا بہترین سرمایہ پیش کیا ہے جو ہر صاحب ذوق کو مطالعہ کی دعوت دیتا ہے، آستانہ بکڈپو دہلی کی یہ حسین پیشکش ہے۔ کتابت وطباعت عمدہ، کاغذ اچھا، مجلد، جلد سنہری ڈائیوں سے مزین، قیمت صرف تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ادیبوں اور شاعروں کی طرح ادب اور شاعری پر عبور حاصل کر لیجئے

غالبؔ —— اقبالؒ —— اور جوشؔ

کے کلام پر محققانہ اور ناقدانہ تبصرہ

جس کے ذریعہ آپ نہ صرف لائق شعراء اور ممتاز ادیبوں کی بلند پایہ تحریروں سے لطف اندوز ہو سکیں گے بلکہ انکی باریکیوں اور گہرائیوں کو سمجھنے کے بعد ادب وشاعری کے معاملہ میں آپ میں غیر معمولی سمجھ اور استعداد پیدا ہو جائے گی۔ اس مقصد کے لئے

مطالعے اور جائزے

کو ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھئے۔ یہ ہندوستان کے نامور ادیب اور صفِ اوّل کے نقاد پروفیسر شیدا ایم۔ اے۔ کا وہ مایۂ ناز ادبی شاہکار ہے جسے اُردو لٹریچر میں نایاب اضافہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اسمیں غالب۔ اقبال۔ جوش۔ اور دوسرے مایۂ ناز شعراء اور ادیبوں کی تحریروں پر ایسی فاضلانہ اور پُر از معلومات تنقید ہے۔ جو اس سے پہلے اُردو میں ناپید تھی۔ اس کے ذریعہ ادیب۔ نقاد اور شاعر بننے میں بھی بڑی مدد ملتی ہے۔ اس مایۂ ناز تصنیف کا جدید ایڈیشن حال ہی میں پروفیسر صاحب نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ کوئی لائبریری اس سے خالی نہیں رہنی چاہیئے۔ ضخامت تقریباً دو سو صفحات۔ ٹائیٹل رنگین۔ مجلد مع خوبصورت ڈسٹ کور دو روپے آٹھ آنے

ایک شمع تھی دو پروانے تھے

ایک حسین ودلفریب بیوہ لڑکی تھی۔۔ حسن کا فراواں حسین اداؤں کے دو طلبگار تھے اگر آپ حسن ومحبت کی معصوم اور بے انتہا دلچسپ کہانی پڑھنا چاہتے ہیں، حسن وشباب کی ایک مکمل تصویر کے نقش ونگار اور ہماری گنہگار سوسائٹی کے خدوخال دیکھنا چاہتے ہیں، تو "شمع ایک پروانے دو" میں ملاحظہ فرمایئے جو تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے بہترین ناول ہے۔ جس میں ناول نویسی کے جملہ اصول بہترین اردو زبان میں اس صورت سے پیش کئے گئے ہیں کہ ایک ایک لفظ دلنشین اور سراپا تاثیر بن جاتا ہے۔ ایک نوجوان حسین وجمیل بیوہ کے ساتھ دنیا والے کس طرح پیش آتے ہیں اسکی عریاں تصویر جو ہمارے زمانے کے غلط رسم ورواج کی عریاں تصویر ہے اس ناول میں نمایاں خدوخال کیساتھ پیش کیگئی ہے، اصلاحی ناولوں میں یہ ناول نہایتی اونچا درجہ رکھتا ہے جناب مسلم ضیائی ایم اے کا یہ ناول اصلاحِ رسم ورواج کے سلسلے میں ایک کامیاب قدم ہے، کتابت وطباعت عمدہ کاغذ اچھا [illegible] ڈسٹ کور [illegible] قیمت دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔

حسینۂ کابل

یہ وہ ہنگامہ خیز اور دلکش ناول ہے جسے اُردو لٹریچر میں ایک امتیاز خاص حاصل ہے۔ جو شخص اسے پڑھنا شروع کر دیتا ہے وہ آخر تک پڑھنے کے لئے بے قرار رہتا ہے اس میں کوہ داماں کے ہیرو بچہ سقہ کی زندگی کے عجیب وغریب حالات ہیں۔ سفارت خانہ کابل میں ایک خطرناک سازش، گل شیر خاں کی داستان، نجمہ کی بے گناہی، کوہ داماں سے پشاور تک سنہری جال ہوٹل میں ملاقاتیں، چھاؤنی کی طرف صاحب آپ کو بلاتے ہیں، دشت وجبل میں قیمتی غالیچے، نوٹوں کی بارش، فرنگی شاہ، رات کی تاریکی میں دلفریب رقص، مس میری کے شاندار کارنامے، نور کی پتلی، تنہائی میں مشورے، آہ وہ آنکھیں رقص بسمل کا تماشا، زہرہ صورت سولہ گل اندام کی ساحرانہ حرکتیں، درۂ خیبر میں آتشیں رخ سوار کی آخری تقریر، خلوت میں ملاقاتیں، وہ انتظار کر رہی تھی، حسن کا شعلۂ جوالہ، خیبر کی خلوت گاہ قصر شاہی میں جاسوس، شاہی خزانہ پر ڈاکہ، عہدِ ملکی۔ سامان جنگ، کوہ داماں میں جشن، ملائے اعظم کا فتویٰ، قدرت کا انتقام، ملکہ ثریا کی عریاں تصاویر، نجمہ کا اعلان حق، گیسو دراز شاہ، سامان جنگ کی تقسیم، بزم راز، بزم تقدس کی شمع۔ انقلاب کی تجاویز، برقع پوش خاتون، سردار عنایت اللہ کا دیوان خانہ، شنواریوں کی بغاوت، امان اللہ خاں کا زوال یہ عنوانات ہیں جو بے حد دلچسپ ہیں، لکھائی چھپائی بہت عمدہ مجلد، خوبصورت گرد پوش، قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

شیر دل خاتون

یعنی دَورِ فاروقی کا سچا افسانہ

یہ وہ تاریخی ناول ہے جس کی ہندوستان وپاکستان میں دھوم ہے۔ یہ شہیدِ ملت مولانا مظہر الدینؒ کی وہ تڑپا دینے والی تصنیف ہے کہ جو شخص ایک حصہ پڑھ لیتا ہے دوسرے کے لئے بے چین رہتا ہے حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانہ کے دلچسپ حالات فتوحات اسلامی کی حیرت انگیز ترقی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی سرفروشانہ جدوجہد کا نظارہ اور حسن وعشق کی سچی داستان پڑھنے کا شوق ہو تو اس کتاب کو ضرور پڑھیں یہ مسلم خواتین کے لئے درسِ حیات ہے ایک طرف سیف الاسلام حضرت خالدؓ غازیٔ اسلام حضرت ابو عبیدہؓ نیز ایک عازمہ حضرت خولہؓ پُر اسرار جنگی سوار کے معرکے دل میں اسلام کی سچی روح پھونک دیتے ہیں تو دوسری طرف شہزادی جوزیفائن کے حسن وعشق کی سچی داستان دلوں میں چٹکیاں لیتی ہے۔ قیمت مکمل ساڑھے چھ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

محمد بن قاسم

محمد بن قاسم ایک کمسن سپہ سالار تھا جسکی مٹھی بھر فوجوں نے پہاڑوں کے دل ہلا دئے ایک نوعمر مجاہد تھا جس کے زورِ بازو نے ہندوستان میں اسلام کا پھریرا لہرایا، ایک بہادر مسلمان تھا جس نے سینکڑوں مسلمانوں کی جانیں بچانے کی خاطر خود کو قربان کر دیا۔ ایک معصوم نوجوان تھا جس کی قربانیوں اور بہادری کی داستان تاریخ اسلام کا ایک نمایاں اور روشن باب ہے محمد بن قاسم کے روپ میں اسلام نے پہلی بار سرزمین ہند پر قوت کے ساتھ قدم رکھا اور ہندوستان کی سرزمین کو پہلی بار سپہ سالار وعام سپاہی اور امیر وغریب کی مساوات واخوت کے دلنواز نظارے عالمِ امن کے ساتھ ساتھ عالمِ جنگ میں بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ محمد بن قاسم بہترین تاریخی واسلامی ناول ہے جس میں حیرت انگیز سچے واقعات معصوم محبت کی [illegible] اور [illegible] مناظر ہیں۔ اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں اسلام کس طرح پھیلا تو یہ ناول ضرور طلب فرمائیے۔ [illegible] علاوہ محصول

[illegible]

قیمتی جہیز

ہندوستان کی سسرال میں دلہن کے لئے زندگی کو عذاب بنا دیا گیا ہے اور سب بزرگوں کی ... بتلانے کی تکلیف گوارا نہیں کی جاتی کہ سسرال کی نئی اور نرالی دنیا میں پہنچ کے بعد پیش آنے والی ... کو کس طرح محبت اور الفت کی جنت بنایا جا سکتا ہے۔ محمد رحیم دہلوی نے نئی دلہن کو اس طرح کا ... پیش کی ہے جس کا مطالعہ ہر دلہن کے لئے ضروری ہے اور بوقت رخصت دلہن کو "قیمتی جہیز" ... لازمی ہے۔

طباعت وکتابت عمدہ، بیحد حسین ڈسٹ کور۔ قیمت مجلد ایک روپیہ محصول علاوہ

آستانہ بکڈپو، پوسٹ بکس ۱۳۰۶ جامع مسجد دہلی

نذیر رحمانی :-

دادا میاں نے عید منائی

"ارے سنتی ہو! مجھے ٹھیک چار بجے اٹھا دینا میں عیدگاہ میں نماز پڑھوں گا۔ دیکھو بھول نہ جانا۔ یاد ہے صبح وقت پر اٹھانا۔ ٹھیک چار بجے۔ گھڑی میں جاگ بھر کر رکھ لو۔

ارے رمضانی! جا ابھی جا کر دھوبی کے یہاں سے کپڑے اور درزی کی دوکان سے شیروانی لا کر رکھ دے۔ ان کمبختوں نے تو ابھی تک کپڑے نہیں بھیجے۔ دیکھو بیگم! کپڑے آجائیں تو شیروانی میں بٹن لگا کر اور سب کپڑوں کو ٹھیک ٹھاک کرکے رکھ دینا۔ کپڑوں کے ساتھ موزے رکھنا مت بھول جانا۔ اچھا تو اب میں سوتا ہوں —— ارے ہاں۔ ایک بات اور یاد آئی۔ وہ جو پانوں کی ڈبیہ ہے نا۔ وہ آپا ہی اسے نکال لو اور عمدہ دیسی پان لگا کر رکھ دو۔ اور وہ بٹوہ جو نادرہ نے بنا کر دیا تھا اس میں اچھے قسم کی سپاری عمدہ کتھا۔ ہری الائچی اور ذرا تیز تمباکو رکھ دینا اور ہاں ذرا تم کو تکلیف تو ہوگی تھوڑا سا گرم پانی بھی کر دینا۔ ویسے آج کل موسم تو گرم پانی سے نہانے کا نہیں ہے مگر میں آج کافی چلا پھرا ہوں گرم پانی سے ذرا تکان دور ہو جائے گی۔

دادا میاں دیر تک اس قسم کی ہدایتیں دینے کے بعد دس بجے سو گئے۔ کچھ رات گئے پولیس چوکی کا گھنٹہ بجا دادا میاں کی فوراً آنکھ کھل گئی گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور سارے گھر کو جگا دیا اور خفا ہونے لگے کہ چار بج گئے اور تم لوگ ابھی تک سو رہے ہو۔ دادی بھی اٹھ بیٹھیں انھوں نے گھڑی پر جو نظر ڈالی تو جھنجھلاتے ہوئے کہا "توبہ ہے بھئی ابھی تو دو ہی بجے ہیں۔ آخر کچھ سونے بھی دو گے یا نہیں۔ خدا خدا کرکے ابھی آنکھ لگی تھی۔ دن بھر ہو گیا تھا چولہے میں جلتے ہوئے۔ بچوں کی قمیصوں میں کاج بنا کر ذرا دیر ہی سونے پائی تھی کہ تم نے اٹھا دیا"۔ —— "اچھا اچھا۔ سو جاؤ۔ میں سمجھا تھا کہ چار بج گئے۔ مگر ہاں سونے سے پہلے حقہ تو بھر کر مجھے دے دو۔ تمہارے ہاتھ کا بھرا ہوا حقہ بڑا مزہ دیتا ہے۔ دادا میاں نے ایک نیا حکم جڑ دیا ——

پچھلی رات کی لطیف اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے سارے گھر کو تھپک تھپک کر سلا دیا۔ دادا میاں بھی غفلت و راحت کی ایسی میٹھی نیند سوئے کہ گھنٹہ کی آواز سے بھی نہ چونکے۔ گھر کی گھڑی جاگ بجا بجا کر چپ ہو گئی۔ پانچ ساڑھے پانچ بجے دادی کی آنکھ کھلی۔ انھوں نے ڈرتے ڈرتے دادا میاں کو جگایا! لیکن وہ اٹھتے ہی بری طرح برسنے لگے "لاحول ولا قوۃ کیسے منحوس لوگوں سے واسطہ پڑا ہے تہوار کے روز بھی دن چڑھے تک پڑے سوتے رہتے ہیں۔ کیا زمانہ آیا ہے۔ توبہ توبہ" —— غرض شور کرتے۔ بڑبڑاتے۔ صابن تولیہ لے کر غسل خانہ میں چلے گئے۔ کچھ ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ غسل خانہ سے فریاد و فغاں کی آوازیں بلند ہوئیں "ارے او! کیا نام رمضانی، جلدی آ۔ دوڑ کے آ۔ یہ نصیبا کہاں مر گئی؟ ارے کوئی تو آجاؤ خدا کے لئے اور یہ زہرہ کہاں جا چھپی۔ اجی بیگم صاحبہ ذرا تم ہی آجاؤ۔ میرا تو دم نکلا جا رہا ہے"۔ دادی بڑبڑاتی ہوئی آئیں۔ "کیوں آسمان کو سر پر کیوں اٹھا رکھا ہے۔ تم ہی نے تو کہا تھا کہ صافے کو ٹھکانے سے چن دینا"۔ اب دادا میاں کے غصہ کا تھرمامیٹر ذرا درجۂ اعتدال پر آیا دادی کے پوچھنے پر انھوں نے بتایا کہ جلدی جلدی میں لوٹا ہاتھ سے چھوٹا اور پیر پر گر پڑا جس سے انگوٹھا بری طرح زخمی ہو گیا۔ جیسے تیسے انھوں نے پٹی بندھوائی اور کپڑے بدلنے لگے۔ پاجامہ تو انھوں نے اطمینان سے پہن لیا مگر پھر آوازیں آنے لگیں "ارے وہ قمیص تو اس میں ہے ہی نہیں جو میں نے عید کے دن کے لئے خاص طور پر بنوائی تھی۔ ابے او رمضانی! یہ کہاں کی سڑی ہوئی قمیص اٹھا لایا۔ تو جا جلدی سے بھاگ کر اس بدتمیز درزی سے کہنا کہ میاں نماز کو جا رہے ہیں ان کی قمیص ابھی تیار کرکے دو۔ رمضانی نے بات کاٹ دی اور کہا "میاں قمیص تو یہ رہی۔ شیروانی کے اوپر ہی تو رکھی ہے" جب دادا میاں نے قمیص اپنے ہی قریب رکھی دیکھی تو جھینپ کر رہ گئے۔ پھر انھوں نے کپڑوں پر عطر ملا۔ سرمہ لگایا۔ اب شیر خرما کھانے والے تھے کہ انھیں خیال آیا اور خود ہی بڑبڑانے لگے۔ "ارے! خضاب تو لگایا ہی نہیں اور وقت ذرا سا ہے کہو کر کیا حرج ہے، اب سہی۔ جاتے وقت منہ دھو لیں گے"۔ جلدی جلدی انھوں نے خضاب لگایا اور شیر خرما کھانے بیٹھ گئے۔ گھر کے سب بچے تنک رہے تھے کسی نے کہا۔ ہم تو ابھی نہیں کھاتے۔ پہلے عیدی لیں گے۔ دوسرے نے کہا۔ ہمیں پہلے کھلونے لا کر دو۔ تیسرے صاحبزادے بولے۔ اس عید پر تو میں ایک روپیہ سے ایک پیسہ کم نہ لوں گا۔ اس لین دین کی بحث میں خاصی دیر ہو گئی۔ بچوں کی منت سماجت کے بعد دادا میاں شیر خرما کھانے بیٹھ گئے۔ وہ چار چمچے کھا کر شیخ جی کی یاد آئی تو رمضانی سے کہا کہ ذرا جا کر شیخ جی کو تو بلا کر لے آؤ کہنا میاں شیر خرما کھانے بلا رہے ہیں لیکن رمضانی نے آ کر کہا کہ دیر ہو گئی وہ تو نماز کو جا چکے۔ دادا میاں نے لاحول ولا قوۃ کہا اور رمضانی سے بولے کہ ذرا اچھا سا تانگہ تو جلدی سے لے کر آ۔ وہ تانگہ لینے چلا گیا۔ یہ لکڑی ہاتھ میں لے کر صحن میں ٹہلنے لگے۔ دادی عید کے انتظام اہتمام میں مصروف تھیں۔ بچے اپنے چمکیلے اور بھڑکیلے کپڑے ایک دوسرے کو دکھلا رہے تھے۔ اور اپنے اپنے کپڑوں کی تعریف و توصیف میں زمین آسمان ملا رہے تھے۔ جیسے ہی تانگہ آیا دادا میاں جھٹ سے چل دیئے۔ لیکن ان کے آنے سے پہلے یہ خبر گھر میں آگئی کہ انھیں آج عید کی نماز نہیں ملی۔ عیدگاہ میں نماز پڑھنے کا وقت تو اسی وقت ختم ہو گیا تھا جب یہ گھر میں تھے۔ اب جامع مسجد کے دروازہ پر جس وقت یہ پہنچے۔ اس وقت لوگ نماز پڑھ پڑھ کر واپس ہو رہے تھے۔ دادا میاں نے ہی اعلان کر دیا کہ اس کا عذاب و ثواب رمضانی اور دادی کے سر پر۔ پھر جب دادا میاں گرتے پڑتے گھر پہنچے اور جیسے ہی بچوں کی اطراف کے چہرہ پر نظر پڑی بچوں نے ایک زور کا قہقہہ لگایا اس پر جلتی پر تیل کا کام کیا۔ دادا میاں کے غصہ کی انتہا نہ رہی مگر دادی نے فوراً آ کر بات کو سنبھال رکھنے کے لئے بچوں کو ڈانٹا اور دادا میاں کی صورت دیکھ کر بولیں یہ تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ بچے ہنسیں نہیں تو کیا کریں۔ ذرا آئینہ تو دیکھو۔ دادا میاں کو غصہ تو آ ہی رہا تھا فوراً آئینہ دیکھا۔ بیچارے بڑے شرمندہ ہوئے۔ داڑھی پر انھوں نے جو خضاب لگایا تھا وہ ابھی ویسا ہی لگا ہوا تھا اور جو کپڑا اس پر باندھا تھا وہ بھی اب تک بندھا ہوا تھا اور دادا میاں اسی حلیہ سے سارے شہر میں گھوم پھر کر آ گئے تھے۔ دادا میاں نے اب ایک زوردار لاحول ولا قوۃ پڑھی اور خضاب دھونے بیٹھ گئے پھر کہنے لگے۔ بیگم آج ہم نے خوب عید منائی۔ یہ دن زندگی بھر یاد رہے گا۔ جب ہی تو میں حیران تھا کہ لوگ مجھے دیکھ دیکھ کر آخر ہنس کیوں رہے ہیں جو مجھے دیکھتا یہی کہتا کہئے میر صاحب! خیریت تو ہے؟ —— خیر کوئی بات نہیں۔ دیکھ لوں گا میں بھی ایک ایک کو۔ اور یہ بچوں کو کیا ہو گیا تھا جو مجھے دیکھ کر اتنی زور سے قہقہہ لگایا —— اچھا بچہ جی۔ آنے دو۔ اگلی عید



خان اعظم:- جو حکم ظلِ سبحانی (راکھی لے لیتا ہے)

ہمایوں:- کہو- ہماری بہن کے قاصد اس راکھی کے بدلہ میں تم اپنی رانی کے لئے کیا مانگنا چاہتے ہو-

قاصد:- مہاراج! رانی کرناوتی پر بڑا بھاری سنکٹ آپڑا ہے- دشمنوں نے انھیں چاروں اور سے گھیر لیا ہے مہارانی جی اپنی مٹھی بھر سینیا (فوج) لئے ان بھومی میں کھڑی شترو کو روک رہی ہیں-
ان کی سہایتا کیجئے مہاراج- مہارانی جی نے آپکو یہ سندیسہ بھیجا ہے-

(یہ کہکر پروانہ آگے بڑھا دیتا ہے)

ہمایوں:- خان اعظم ہمیں پڑھ کر سنایئے کہ ہماری بہن نے ہمیں کیا لکھا ہے-

خان اعظم:- بہتر ہے ظل سبحانی-

(پروانہ پڑھ کر سناتا ہے)

"بھارت کے انمول رتن- مہاراج دھراج انیکوں پرنام- آج مجھ پر بڑا بھاری سنکٹ آپڑا ہے- میرا منتری جو گیت بلا سے لیکر دیدوئی راج گدی چھین لینے کے لئے ان بھومی میں اتر آیا ہے- راجہ باپو کے ہوتے ہوئے تو ان سے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا- پرنتو ان کے دیہانت کے بعد وہ ایک بڑی سینا (فوج) اکٹھی کرنے میں سپھل (کامیاب) ہوگیا ہے- میں بڑے بھاری سنکٹ میں گھر گئی ہوں تمھیں کیا میری سہایتا کو نہ آؤ گے راجہ بھیا- تمہاری بہن کرناوتی (خان پروانہ سنا کر قریب ہی کھڑے ہوئے ایک خادم کے حوالہ کرتا ہے)

ہمایوں:- سنتے ہو حیدر مرزا- ہماری بہن نے ہمیں مدد کو پکارا ہے- باغیوں نے اسے گھیر لیا ہے- ہم اس کی مدد کو ضرور جائیں گے

حیدر مرزا:- یہ دانشمندی نہیں سلطان عالم کامران اور سیر شاہ ہم پر چڑھ آئے ہیں- ایسے نازک وقت میں دوسری طرف رجوع ہونا مصلحت نہیں عالیجاہ!

ہمایوں:- (طنز سے ہنسکر) مصلحت! ہاہاہا... خوب! ابھی تم نے خود کہا تھا- مرزا کہ مصلحت ہمیشہ گمراہ کن ہوتی ہے- ہم تمہاری باتیں بھولے نہیں- ہماری بہن کی عزت پر لٹیروں نے حملہ کیا ہے- جھوٹے ٹکڑوں پہ پلنے والے کتوں نے ہماری غیرت کو للکارا ہے ہم اس کا بدلہ ضرور لیں گے- ہماری تلوار نے بڑے بڑے سرکشوں کو راستہ دکھایا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ دنیا دیکھے گی کہ ہمایوں کی تلوار آج بھی اتنی ہی بے باک ہے جتنی کہ پہلے تھی-

خان اعظم:- عالیجاہ حضرت بابر نے آپ کے ہاتھوں میں ملک و قوم کی تقدیر سونپی ہے

ہمایوں:- ...اور بہن کی مانگ کا سندور

تاریخ مغلیہ کا ایک ورق:-
ڈرامہ:-

ایم اے شاد بھوپالی
دوسری قسط:-

ہمایوں کا قول



اور اس کی عزت کا دامن بھی انھوں نے ہمارے ہی ہاتھوں میں سونپا ہے خاں!

حیدر مرزا:- اس طرح مغلیہ سلطنت کا آفتاب غروب ہوجائے گا عالم پناہ!

ہمایوں:- وہ پھر طلوع ہوسکتا ہے مرزا لیکن بہن کی عزت کا جھلملاتا ہوا چراغ ایکبار بجھ کر پھر نہ جل سکے گا!

حیدر مرزا:- ظلِ سبحانی! آپ حکومت کے امین ہیں- اپنے فرض کو پہچانیئے-

ہمایوں:- ہمیں سبق پڑھانے کی کوشش نہ کرو مرزا! ہم اپنے فرائض کو خوب سمجھتے ہیں (غصہ سے) ہمیں اپنا فرض یاد دلانے سے پہلے تمھیں اپنے فرض کا خیال رکھنا چاہئے تھا!

حیدر مرزا:- مجھے اپنے فرائض کا پورا پورا احساس ہے عالم پناہ- حکومت مغلیہ کے تحفظ کے لئے میں اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہادوں گا-

ہمایوں:- تو جاؤ اور فوج کو تیار ہونے کا حکم دو- ہم آج- ابھی اور اسی وقت اپنی بہن کی مدد کو جائیں گے-

حیدر مرزا:- اس طرح آپ حکومت کی ذمہ داریوں کے ساتھ انصاف نہ کرسکیں گے ظلِ سبحانی!

ہمایوں:- کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ ہمیں وعدہ فراموش کہیں؟ تاریخ ہمیں جھوٹا ثابت کرے اور مورخین یہ لکھنے پر مجبور ہوجائیں کہ ہندوؤں کے ساتھ مغلوں نے جو وعدے کئے تھے وہ انھیں نبھا نہ سکے کیا تم چاہتے ہو کہ آنے والی نسلیں ہمارے خاندان کو بری نگاہوں سے دیکھیں؟ کیا تم چاہتے ہو کہ ہندو مسلم اتحاد کی جو شمع حضرت بابر نے روشن کی تھی وہ خاموش ہوجائے؟ کرناوتی ہماری بہن ہی نہیں بلکہ سارے مغلیہ خاندان کی عظمت ہے اور اس کی حفاظت کیلئے ہمارا خاندان کا بچہ بچہ کٹ مرے گا- یہ ہمارا قول ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے ہم حکومت بھی منھ موڑ سکتے ہیں اس لئے کہ ہمایوں اپنی کھوئی ہوئی سلطنت واپس لے سکتا ہے لیکن بہن کی کئی ہوئی عزت نہیں- مرزا! تعمیل ہو- ہم ابھی اپنی بہن کی مدد کو جائیں گے!

حیدر مرزا:- جیسا ارشاد عالی-

(جاتا ہے)

ہمایوں:- (خان اعظم سے) خان! ہمیں تمہاری وفاداری پر فخر ہے- جب مغلیہ سلطنت کی تاریخ لکھی جائے گی تو تمہارا نام جلی حروف میں لکھا جائے گا- ہم تمہاری خدمات کی قدر کرتے ہیں- لیکن ہم مرجانے سے پہلے ایک آخری خدمت اور ہم تم سے لینا چاہتے ہیں-

خان اعظم:- حکم دیجئے عالیجاہ- غلام ہر خدمت کے لئے تیار ہے-

ہمایوں:- ہم چاہتے ہیں کہ ملکہ حمیدہ کو ان کے وطن پہونچا دیا جائے- اس مہم کے نتائج ہم پر روشن ہو چکے ہیں- کون جانے کل کیا ہونے والا ہے- اگر زندگی نے وفا کی تو ہم تمہاری خدمات کا خاطر خواہ صلہ دیں گے

خان اعظم:- حضور کی خدمت میں اگر میری جان بھی کام آجائے تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی ظل اللہ-

ہمایوں:- اب ہم مطمئن ہیں خان (قاصد سے) جاؤ اور ہماری بہن سے کہدو کہ اس کا بھائی مدد کو آرہا ہے- ہم آندھی کی طرح اٹھیں گے اور طوفان کی طرح تمہاری سرزمین پر پہونچ جائیں گے- جاؤ اور ہماری آمد کا انتظار کرو-

قاصد:- مہاراج کا راج امر رہے- آج آپ نے کرشن بن کر بھری سبھا میں دروپدی کی ماں مریادا (عزت) کا بھرم رکھا ہے بھگوان آپ کے مکٹ (تاج) پر سنکٹ کے کالے بادل کبھی نہ آنے دے-

(چلا جاتا ہے)

ہمایوں:- (خان سے) خان اعظم ہمیں رخصت کیجئے-

خان اعظم:- فی امان اللہ-

(ہمایوں جاتا ہے)

(پردہ گرتا ہے)

سین ۲

رانی کرناوتی کا محل:- ہمایوں- رانی کرناوتی کے ساتھ ہے- ہمایوں اس جنگ میں جو کرناوتی کے لئے لڑی گئی تھی فتحیاب ہوچکا ہے- رانی کے پاس اس کی ایک خادمہ بھی ہے جس کے ہاتھوں میں ایک تھالی ہے- جس میں کچھ دیئے جل رہے ہیں- اور سندور وغیرہ بھی ہے جو رانی نے ہمایوں کے ماتھے پر فتحمندی کا ٹیکہ لگانے کے لئے منگوایا ہے- ہمایوں کے ہمراہ اس کا سپہ سالار دلاور خاں بھی موجود ہے-

(پردہ کھلتا ہے)

رانی:- بھیا! تم نے کرناوتی کی راکھی کی لاج رکھ لی- میں تمہارے اس اپکار کو اگلے جنم میں بھی نہیں چکا سکونگی- اگر تم نہ آتے تو رام جانے کیا ہوتا-

ہمایوں:- کیسی باتیں کر رہی ہو کرناوتی! ہم نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا- ہم نے تو صرف اپنا فرض ادا کیا ہے- ہم خوش ہیں کہ آج ہمیں تمہاری مدد کرنے کا موقع ملا-

رانی:- آج دنیا نے دیکھ لیا بھیا کہ راکھی کے دھاگوں میں گندھا ہوا بہن کا پیار کتنا شکتی شالی (طاقتور) ہوتا ہے-

ہمایوں:- تم ہماری بہن ہو کرناوتی اور بہن کی عزت کی حفاظت ہر بھائی کا فرض ہوتا ہے- ہم تمھیں پھر وعدہ دیتے ہیں کہ جب کبھی تم ہمیں یاد کروگی- ہم آندھی اور طوفانوں کا جگر چیرتے ہوئے تم تک آپہونچیں گے اس لئے کہ مغل ہندوستان میں اس تہذیب کی داغ بیل ڈالنا چاہتے ہیں جو ہندو مسلم اتحاد کی ضامن ہو-

رانی:- اور راجپوت بھی وچن دیتے ہیں راجہ بھیا کہ جب کبھی آپ نے انھیں پکارا وہ جوالا مکھی کی طرح امنڈ پڑیں گے اور اپنے شریر کی ایک ایک بوند مغل جھنڈے کی رکشا (حفاظت) کیلئے بہا دیں گے-

ہمایوں:- ہمیں تم سے ایسی ہی امید ہے کرناوتی- راجپوت ہمارے داہنے بازو ہیں ہمیں ان کی وفاداری اور بہادری پر فخر ہے ان کی محبت کا سہارا لئے ہم وہ سب کچھ نہ کرسکیں گے جو ہم چاہتے ہیں- ہندو مسلمان مادرِ ہند کی دو روشن آنکھوں کی مانند ہیں ہماری آرزو ہے کہ ہمارے بعد بھی ان آنکھوں سے روشنی ہی پھوٹے خون نہ برسے!

رانی :- بھگوان کرے ایسا ہی ہو راجہ بھیا -

(اتنے میں حیدر مرزا لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوتا ہے - شیر شاہ اور کامران کے متحدہ حملوں سے شکست کھا کر وہ مغلیہ حکومت کی تباہی کی داستان ہمایوں کو سنانے آتا ہے)

حیدر مرزا :- (کمزور آواز میں) تاجدار ہند زندہ باد ! ..... مغلیہ حکومت ... پائندہ ...... باد -

ہمایوں :- (گھبرا کر) کون -- ؟ مرزا ؟ تم یہاں کیسے - یہ تمہاری حالت کس نے بنائی - یہ زخم کیسے !

حیدر مرزا :- آہ ! عالی .. جاہ ! سلطنت مغلیہ ... کا .... شیرازہ بکھر گیا ..... پرچم عدل و انصاف کی دھجیاں .... اڑا دی گئیں - مغل جاں نثاروں کو بھیڑ بکریوں کی طرح .... کاٹ ڈالا گیا .... آہ !

ہمایوں :- یہ سب کیوں اور کیسے ہوا - صاف صاف کہو مرزا -

حیدر مرزا :- میرے پاس وقت بہت کم ہے عالیجاہ ! جلد یہاں سے چلے جائیے .... اب ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے !

ہمایوں - کن کا مقابلہ نہیں کر سکتے ؟ صاف صاف کہو - یہ پہیلیاں کیوں بجھا رہے ہو مرزا -

مرزا :- عالی جاہ ! شہزادہ کامران اور شیر شاہ نے دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر لیا ہم آخری دم تک لڑے لیکن .. .. ناکام ! .. اب آپ بالکل تنہا ہیں .. عالی .... جاہ ....

رانی :- (جوش سے) کون کہتا ہے کہ شہنشاہ ہمایوں اکیلے ہیں - ابھی ان کی بہن زندہ ہے - جس کے ہاتھوں میں تلوار اٹھانے کی شکتی موجود ہے - مجھے سوگند ہے راجپوتی آن کی شہنشاہ ہمایوں کے لئے راجپوت جاتی کا بچہ بچہ کٹ مرے گا

مرزا :- تم .... نے .... راکھی .... کی .... بڑی .... قیمت .... وصول .... کر لی .... رانی -

ہمایوں :- ایسا نہ کہو مرزا - ایسا نہ کہو ہماری حکومت ہم سے چھن سکتی ہے - ہمایوں بادشاہ سے ایک فقیر بن سکتا ہے لیکن اپنی بہن کے لئے ایسے الفاظ نہیں سن سکتا !

رانی :- بھیا ! ابھی میں زندہ ہوں ... ابھی بھی نہیں ... راجپوتوں کی رگوں کا خون ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا ہے کرناوتی یدھ کر سکتی ہے اور وہ یدھ کرے گی آخری دم تک یدھ کرے گی - شہنشاہ ہمایوں کیلئے - تاکہ کوئی کل یہ نہ کہہ سکے کہ رانی کرناوتی نے ہمایوں کو راکھی دے کر اس سے اس کا راج چھین لیا - میں ایسے کئی راج سنگھاسن اپنے بھائی پر نچھاور کر سکتی ہوں - (زور سے چیختی ہے) سنبا تھی ! - سنبا تھی - !

حیدر مرزا :- پاگل نہ ہو رانی .... جنگ کا وقت گذر چکا ہے - اب عالی .... جاہ کو .... یہاں سے رخصت کر دو - بس اسی میں ان کی اور تمہاری دونوں کی بھلائی ہے -

رانی - ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کرناوتی کے ہوتے ہوئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا - کرناوتی کے ہوتے ہوئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا - !

ہمایوں :- ہمیں مجبور نہ کرو رانی - مرزا ٹھیک کہہ رہے ہیں -

مرزا :- عا .... لی .... جاہ ! یہاں سے سیدھے افغانستان جائیے - وہاں سے کمک لائیے - اور پھر سے اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کیجئے تاکہ مغلیہ حکومت کا بجھتا ہوا چراغ ایکبار پھر جل سکے - کاش میں اس دن تک زندہ رہتا ! کاش اپنی آنکھوں سے ایک بار مغلیہ پرچم کو قصر شاہی پر لہراتا ہوا دیکھ سکتا ! کاش - !

اچھا .. عا .... لی .. جاہ .... رخصت .... شہنشاہ .... ہما .... یوں .... زندہ .... باد -

(گر پڑتا ہے اور مر جاتا ہے)

ہمایوں :- (مرزا پر جھک کر) مرزا ... مرزا - تم بھی ہمیں چھوڑ گئے مرزا - جاؤ مرزا جاؤ - ہم تمہارے کہنے پر ضرور عمل کریں گے - ہم نے تمہاری بات مان لی مرزا ہم تمہیں کبھی فراموش نہ کر سکیں گے - ہمارا آخری سلام قبول کرو - مرزا (آواز گلو گیر ہو جاتی ہے)

دلاور خاں - اب چلنے کی تیاری کیجئے سلطان عالم !

ہمایوں :- (رانی سے) ہمیں رخصت کرو کرناوتی ! اگر زندگی نے وفا کی تو ہم تم سے راکھی بندھوانے ضرور آئیں گے -

(رانی روتی ہے) ارے یہ تمہاری آنکھوں میں آنسو کیسے کرناوتی ؟ ہم تمہارے ہونٹوں پر ہنسی دیکھنا چاہتے ہیں - ہمیں ہنستے ہنستے رخصت کرو -

رانی :- (سسکتے ہوئے) بھیا ... بھگوان تمہاری رکشا کرے -

ہمایوں - (پھیکی ہنسی ہنس کر) ارے کرناوتی تم ہماری پیشانی پر فتحیابی کا ٹیکہ لگانا تو بھول ہی گئیں - دیکھو تمہاری تھالی کے دیپ بجھا چاہتے ہیں - رخصت کرنے سے پہلے ہماری روٹھی ہوئی تقدیر پر سیندور تو لگا دو تاکہ ہم دنیا سے کہہ سکیں کہ ہمایوں ہارا نہیں بلکہ جیتا ہے - اس نے بہن کا پیار جیت کر تقدیر ہاری ہے ہمت نہیں - وہ کل بھی شہنشاہ تھا - اور آج بھی شہنشاہ ہے - ہم تم سے پھر ملیں گے رانی - ایک شہنشاہ کی حیثیت سے - ہمارے تلک تو لگا دو -

(رانی سسکتے ہوئے ہمایوں کے ماتھے پر سندور کا تلک لگاتی ہے)

رانی :- "سدا سہاگ رہو - بھیا"

ہمایوں :- اچھا بہن رخصت - چلو دلاور خاں - (جانا)

پردہ گرتا ہے -

رات کے اندھیرے میں

بیگم مغلیہ کا ایک

ناپاپا! ہم تو ہی پر ہاتھ رکھتا ہوں۔ جب جو کوئی مجھے پردیس میں کسی کے یہاں ٹھہرنے کو کہے اس کی ایسی کی تیسی۔ پیڑ کے نیچے مجھے پڑے رہنا لاکھ بار منظور ہے مگر کسی کے گھر پر سونا میرے باپ کو بھی اب گوارا نہیں ہو سکتا۔ ایک تو مفت میں گھر بھر کا احسان سر پر لادو۔ دوسرے رات میں جو بیتتی ہے اس کا حال بس دل ہی جانتا ہے۔ یاد آتے ہی میرا تو کلیجہ دہل اٹھتا ہے۔ اول تو موئے دانے عقل کے ایسے دشمن ہوتے ہیں کہ مہمان کے ذہن میں اپنے گھر کا نقشہ کبھی نہیں ٹانکتے۔ اس پر مصیبت یہ کہ سورج بھی رات کو اپنا منہ چھپا کر چل دیتا ہے جس سے پتہ ہی نہیں چلتا کہ مشرق کدھر ہے اور مغرب کدھر۔ سب سے بڑی مصیبت کم بخت یہ ہوتی ہے کہ بجلی کے خرچ کے ڈر سے لوگ ایک دو کمروں کے علاوہ باقی گھر بھر کی بتیاں تو پہلے سے ہی گل کر دیتے ہیں بین سوئچ۔ ان کو اللہ کر دیتے ہیں تاکہ کسی بھی کمرے میں بجلی کام نہ دے سکے۔ ایسی حالت میں۔ میں اگر انی کا اس فلو آشا دیوی کے پتا جی مسٹر کیور کے مکان میں بھٹک گیا تو اس سے میرا کیا ہے۔ ... میدان کی طرح ہے تو خیریت۔ ہے مگر ان کا مکان تو کمبخت کھنڈر کی بھول بھلیاں سے بھی بدتر ہے۔ البتہ شادی ہے کہ کبھی ... ان سے مانس تو اس میں ٹھہرنے کی نوبت آئی۔

مجھے ان کے ... یہاں ٹھہرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔ مدت سے ... پرویز ہاتھ ... اور یہاں پہنچ ... کے مارے ناک میں دم رہتے ہیں۔ دراصل بات یہ تھی کہ میں ایک ضروری کام سے لکھنؤ گیا ہوا تھا۔ چار باغ اسٹیشن پر جو اترا تو اترتے ہی مسٹر کیور سے ملاقات ہو گئی۔ وہ مجھے اپنے ہوٹل لے گئے۔ مسٹر کیور کا ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا جس میں وہ خود بھی رہتے تھے اور ان کی بیوی بچے بھی ... وہاں پہنچنے ... شہر آباد میں ہی رہتے تھے۔ اس وقت

آشا — ان کی اکلوتی لڑکی یونیورسٹی میں میرے ساتھ ہی پڑھتی تھی ادھر دو سال پہلے مسٹر کیور لکھنؤ چلے آئے تھے یہاں ان کا اپنا مکان تھا اور چونکہ ریٹائر ہو جانے کے بعد آمدنی آدھی رہ گئی تھی اس لئے اس کو پوری کرنے کے لئے مسٹر کیور نے اپنے مکان میں یہ ہوٹل کھول لیا تھا۔

میں ویسے تو دوسری جگہ بھی ٹھہرنے کا بندوبست کر سکتا تھا۔ لیکن سوچا کہ چلو آشا سے بھی اس بہانے ملاقات ہو جائے گی۔ مگر صاحب۔ ملاقات جیسی ہوئی ویسی ہوتی ہی۔ مصیبت ایسی گلے پڑی کہ زندگی بھر یاد رہے گی۔

مجھے ایک اچھا خاصا سجا سجایا کمرہ دیا گیا میرا سامان ٹھیک طور سے اس میں رکھ دیا گیا۔ دن بھر میں نے اپنا بازار کا کام کیا۔ رات کو اپنے مقام پر پہنچا۔ رات کا کھانا بڑے مزے میں ختم ہوا۔ اب تک ایشور کی مہربانی سے کوئی بات ایسی نہیں ہوئی۔ مگر جب بجلی کی بتیاں گل ہو گئیں اور میں بستر پر لیٹا تب ہی میری مصیبت کا آغاز ہوا۔

جنوری کا مہینہ تھا۔ کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی۔ اس دن پانی برس گیا تھا اس وجہ سے اور بلا کی سردی ... کمبل کے نیچے سکڑے سمٹے پڑے رہنے پر بھی رات کٹکٹا رہے تھے۔ سونے کی لاکھ کوششیں کیں مگر جاڑے کے مارے نیند نہ آئی۔

ایسے ہی وقت خیال آیا کہ میں اپنی جامیوں گیجا غسل خانہ میں چھوڑ آیا ہوں۔ پھر تو جس طرح پانی کے خیال سے حجامت کھجلانے لگتی ہے اسی طرح غسل خانہ کی یاد سے ایک چھوٹا سا خوف بھی پیدا ہو گیا۔ جو جاڑے کی رات میں کمبخت اکثر ہوا کرتا ہے۔

آدھی رات کو سردی میں اٹھنا کوئی معمولی بات نہ تھی مگر اٹھنا ہی پڑا۔ کمبل کے نیچے سے نکلتے ہی طبیعت ٹھنڈا ہو گیا۔ دروازہ کھولا تو ہوا کا جھونکا ایسا لگا کہ سارا بدن ہی آلس کریم ہونے لگا۔

رات بالکل اندھیری تھی۔ سارے مکان

- - - - - - - - - - - - - -

گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ جن گھروں میں بجلی لگی ہوتی ہے وہاں یہی حال ہوتا ہے۔ کفایت کی وجہ سے ضرورت کے وقت ہی لوگ روشنی کرتے ہیں۔ میں گرتا پڑتا اور ٹٹولتا ہوا کسی طرح پہنچ گیا۔ اور دیواروں پر بلب ... غسل خانہ میں لگا۔ مگر دھوکے میں جلانے کا سوئچ ٹٹولتے ... ٹٹولا ہاتھ پانی کے نل کے پیچ پر پڑ گیا اور بس فوارا زور سے ٹھیک میرے سر کے اوپر کھل گیا۔

اف! جان نکل گئی۔ پانی کی بوچھاروں نے یکایک ایسا بوکھلا دیا کہ مجھ سے اس وقت کچھ بھی کرتے نہ بن پڑا۔ اس گھبراہٹ میں اپنی جگہ پر کچھ ضرور گھوم بھی گیا ہونگا کیونکہ نل بند کرنے کے لئے پھر وہ پیچ ڈھونڈھنے سے نہ ملا۔ اتنی دیر تک اس غضب کی سردی میں فوارے کے نیچے کھڑے رہنے سے میری کیا حالت ہوئی۔ یہ سوچتے ہی اب بھی پھریری آ جاتی ہے۔ میرے کپڑے تو کیا بلکہ ان کے نیچے بدن کی کھال تک ایسی تر بتر ہو گئی۔ جو کئی دن تک برابر دھوپ میں سکھانے سے سوکھ سکتی۔ مجھے معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ پاؤں جم گئے اور میں وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ مگر جانے کیسے میں وہاں سے زندہ نکل سکا۔ یہی تعجب ہے۔

اتنا مجھے یاد تھا کہ غسل خانہ سے جاتے وقت میرا کمرہ داہنے ہاتھ کی طرف تھا۔ اس لئے لوٹتے وقت ... ٹھیک داہنے ہاتھ کی طرف کے کمرے میں گھسا ... غلطی نہ ہو۔ کھونٹی پر ٹنگے ہوئے تولئے کو ٹٹولنے کی کوشش کی۔ تو جلدی میں بجلی کے پنکھے کا سوئچ دب گیا روشنی تو نہ ہوئی مگر کمرے میں گھرگھراہٹ کی آواز کے ساتھ ایکا ایکی سرد ہوا کی آندھی سی چلنے لگی۔ بھیگے ہوئے کپڑوں پر یہ ہوا کے جھونکے چلے پر ترکی ... کام کرنے لگے۔ بھاگ کر کدھر بچو، سارے کمرے میں طوفان سی ہوا پھیلی ہوئی تھی۔ اتنے میں کوئی پلنگ پر سے بلبلا اٹھی — "ارے! یہ پنکھا کیسے کھل گیا؟" اب معلوم ہوا کہ یہ تو مسٹر کیور کا کمرہ ہے۔ الٹے پیروں وہاں سے کھسکا۔

مارے سردی کے دم نکلنے لگا۔ بھیگے ہوئے کپڑے بدن پر اب کسی طرح بھی برداشت نہیں ہو رہے تھے۔ اس سردی میں میری عقل بھی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ میرا کمرہ کونسا ہے؟ دو ایک دروازوں پر ہاتھ لگایا مگر وہ سب بند ملے۔ آخر ایک دروازہ چھوتے ہی کھل گیا۔ سمجھ گیا کہ یہی میرا کمرہ ہے کیونکہ میں اسے بھڑا ہوا چھوڑ کر گیا تھا۔ میں نے ڈر کے مارے دیا سلائی وغیرہ جلانے کی

کوشش نہیں کی تاکہ پھر کہیں پنکھے نہ چلنے لگیں جھٹ اپنے بدن کے بھیگے کپڑے اتار پھینکے۔ ٹٹولتا ہوا پلنگ کے پاس پہنچا اور جلدی سے اس پر بیٹھ کر کمبل کے نیچے اپنی جان بچانی چاہی۔ لیکن فوراً ہی کوئی چیخ کر چلا اٹھا — کون ہے؟"

غضب ہو گیا! یہ مسز کیور کی آواز تھی۔ آواز سنتے ہی ہوش گم ہو گئے۔ کاٹو تو بدن میں خون نہیں۔ پھر کیا تھا! مجھ پر گالیوں کی بوچھار شروع ہو گئیں۔ خیر گالیوں سے ہی چھٹی ملی ہوتی تو غنیمت تھی۔ اندھیرے کو پولس کے حوالے کر دیا گیا۔

دنیا کی عقل پر پتھر پڑیں۔ کسی نے یہ بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کی کہ مسٹر کیور کے گھر پر شرمناک حملہ کس پر ہوا — مسز کیور پر یا مجھ پر؟ حالانکہ میرے بدن کی ہڈیاں چلا چلا کر کہہ رہی تھیں سب جیسا کہ شرمناک برتاؤ میرے ساتھ ہوا ہے ویسا دنیا میں کوئی اپنے مہمان کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ گھر بلا کر اس طرح پیش آنا اور الٹے مجھ پر ہی مقدمہ دائر کر دینا۔ بھلا آپ نے ایسا کبھی سنا ہے؟ پھر بھی میری ایک نہ سنی گئی۔ آشا دیوی کو میں کیا کہوں؟ کم سے کم وہ تو اچھی طرح جانتی تھی کہ میں اسے پیار کرتا ہوں۔ مگر عدالت میں وہ بھی بدل گئی اور دنیا کا ساتھ دے بیٹھی۔

کہنے لگی یہ شرمناک حملہ اس کی ممی پر جان بوجھ کر کیا گیا ہے!"

اور تعریف ہے عدالت کی ... جس نے اس بات کو ٹھیک سمجھ کر مجھ پر دو سو روپئے کا جرمانہ کیا اور عدم ادائیگی پر ... دن قید با مشقت کی سزا سنا دی۔ ... عدالت تو پھر بھی عدالت ہی تھی اس کا کوئی کیا کرتا؟ دو سو روپئے دے کر جان بچائی اور ... اسٹیشن جا کر گھر کا ٹکٹ کٹایا۔ — واہ ری مہمانداری — !! (ہندوستان ...)

معرفت و روحانیت کے اسرار و رموز کا بیش بہا خزانہ

سیرۃ الرسول

فخر کائنات، شہنشاہ کونین، سید الانبیاء رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر لاجواب اور بے مثل کتاب ہے۔ ولادت باسعادت سے وصال مبارک تک تمام حالات نہایت دلآویز انداز میں لکھے گئے ہیں، سیرۃ مبارک پر اب تک جتنی اہم کتابیں مصر اور حجاز میں شائع ہوئی ہیں ان سب کو سامنے رکھکر اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے انداز بیان اسقدر دلکش ہے کہ پڑھنے کے بعد دل عظمت رسولؐ سے معمور ہو جاتا ہے اور روح پر وجد و کیف کا عالم طاری ہو جاتا ہے، حیات طیبہ کے ہر ہر واقعہ پر احترام و عقیدت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے یہ کتاب آپکو سیرت رسولؐ کی تمام ضخیم کتابوں کے مطالعہ سے مستغنی کر دیگی۔ کتاب کے آخری حصہ میں سراپائے رسولؐ نہایت ہی وجد آفریں انداز میں لکھا گیا ہے حضورؐ کے شمائل و خصائل تحقیق کیساتھ لکھے گئے ہیں اور معجزات کو عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے تعلیمات و ارشادات کے سلسلہ میں حضورؐ کے وہ مقدس خطبات درج کئے گئے ہیں جو دنیا کی رہنمائی کیلئے مینارۂ نور ہیں۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات کاغذ سفید، کتابت و طباعت عمدہ۔ خوبصورت جلد، گرد پوش رنگین دیدہ زیب۔ قیمت دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔

روحانیت کے چوبیس ستارے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پوری پوری تبلیغ اولیاء اللہ نے انتہائی جانفشانی کیساتھ کی ہے مصیبتیں برداشت کی ہیں، مخالفین کی سختیاں سہی ہیں اور اسلام کا نور دنیا کے ہر تنگدہ میں پہونچایا ہے اولیاء اللہ کیسی ریاضتیں کرتے تھے، انکی عبادتیں کس شان کی ہوتی تھیں، مخلوق الٰہی کیساتھ اُن کا برتاؤ کیسا تھا اور وہ کس طرح زندگی بسر کرتے تھے یہ کتاب اولیاء اللہ کے ایسے ہی ایمان پرور روحانی دلنشین حالات و واقعات کا مجموعہ ہے جس کو پڑھ کر آج مسلمان اپنی زندگی اسی سانچہ میں ڈھال سکتے ہیں اس کتاب میں مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰؓ۔ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام حضرت عمر بن عبدالعزیز حضرت ابراہیم بن ادہم۔ حضرت بایزید بسطامیؒ حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ، حضرت شیخ جمال الدین ہانسویؒ حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ، حضرت خواجہ امیر خسروؒ، حضرت شیخ احمد عبدالحق دہلویؒ، حضرت شیخ علاءالدین بنگالیؒ، حضرت شیخ محمد میاں میر بالا پیر قادریؒ، حضرت خواجہ سید آدم بنوریؒ اور دوسرے اکابر اولیاء اللہ کے حالات و واقعات، ریاضات، مجاہدات و کرامات بابرکات ہیں اس کتاب کو پڑھیئے اور غور کیجئے کہ کس طرح ان اولیاء اللہ نے ظلم و جبر کا مقابلہ کیا ہے، ظالم و جابر بادشاہوں اور امیروں کی اصلاح کی ہے اور دنیا کو اسلام کی صداقت و حقانیت کا درس دیا ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ، کاغذ سفید، مجلد، ٹائیٹل دلکش و رنگین۔

قیمت صرف دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

آپکی تقدیر بدلجائیگی۔ ہر مقصد میں کامیابی ہوگی، ہر مراد پوری ہوگی

بیاض الاولیاءؒ

اولیاء کرامؒ کے سو فیصدی مجرب اوراد و اعمال کا بے مثال و بیش بہا مجموعہ جس آپکو ہر مشکل کا حل اور ہر مصیبت کا علاج [illegible] اور [illegible] سے جو لفظ بھی نکلتا ہے وہ زمین و آسمان میں [illegible] بیاض الاولیاءؒ میں اولیاء کرامؒ کے ایسے ہی تیر بہدف [illegible] [illegible] خواجہ معین الدین چشتی [illegible] الاسلام حضرت [illegible] سلطان المشائخ حضرت خواجہ [illegible] شاہ جہان آبادی [illegible] صاحب تھانوی حضرت [illegible] صاحب [illegible] اور دوسرے اکابر [illegible] اوراد و وظائف اور عملیات درج ہیں۔ جن عملیات اور اوراد و وظائف کو [illegible] اولیاء اللہ نے اپنے سینوں میں رکھا [illegible] سمندروں کو خشک کر سکتی ہے اور پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا سکتی ہے [illegible] ایسی مشکل سامنے آ گئی [illegible] بیاض الاولیاءؒ کے عملیات کا تجربہ کیجئے [illegible] وہ مشکل کس طرح حل ہوتی ہے اور راہ کیسے کس طرح کھل جاتی ہیں۔ اگر آپ کسی [illegible] اگر آپ بیمار ہیں اور بیماری آپکا پیچھا نہیں چھوڑتی اگر آپکو [illegible] اگر آپ [illegible] پوری نہیں ہوتی تو بیاض الاولیاء کا مطالعہ کیجئے [illegible] بیان کئے گئے ہیں اس کتاب کا [illegible] کرام کا آزمودہ اور مجرب ہے۔ کتاب [illegible] روحانی، جسمانی بیماریوں کا [illegible] سو فیصدی کامیاب اور مجرب عملیات ہے اس کتاب کے عملیات سے آپکی تقدیر بدل جائیگی اور ہر مقصد میں کامیابی ہوگی ہر مراد پوری ہوگی [illegible] کتابت و طباعت [illegible] رنگین ٹائیٹل قیمت صرف تین روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

روحِ تصوف

سلطان المشائخ حضرت خواجہ [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] طریقت حضرت مخدوم [illegible] [illegible] دکن کے شاہ ولایت حضرت خواجہ گیسو دراز [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف کا اردو [illegible] جس میں حضرت خواجہ نے معرفت و روحانیت [illegible] کا خلاصہ لکھ دیا ہے جو حضرت خواجہ نے اپنے تصوف سے حاصل کی [illegible] مجاہدات و ریاضات کا ذکر بھی پوری شرح و تفصیل سے کیا گیا ہے [illegible] اس کتاب میں اور بہت سے اولیاء اللہ کے اعمال [illegible] [illegible] [illegible] اس کتاب کے اسرار و رموز [illegible] کی [illegible] کے لئے یہ کتاب [illegible] مطالعہ سے آپ کو [illegible] کر دے گی۔ اس کتاب میں تصوف کے ہر مسئلہ پر [illegible] روشنی ڈالی گئی ہے اعمال و اذکار اور مجاہدات و ریاضات کے طریقے [illegible] کر کے بندہ [illegible] خدا کا قرب اور اُس کی رضا حاصل ہو سکتی ہے [illegible] کی حقیقت صاف صاف کی گئی ہے اولیاء اللہ اور [illegible] بزرگوں کی علامات کی تشریح کی گئی ہے اور اُن کی مخصوص عادات اور خصلتوں کا نہایت واضح بیان ہے

روحانیت و معرفت کے تمام راز اس کتاب میں موجود ہیں [illegible] اور خاص [illegible] کے لئے ہر مسلمان کو یکساں [illegible] زبان [illegible] اور زبان نہایت موثر و دلنشیں ہے کتابت و طباعت عمدہ کاغذ اعلیٰ مجلد [illegible] قیمت صرف دو روپے محصول ڈاک علاوہ

مجاہدین اسلام

ظلم و جبر کی شیطانی طاقتیں جب دنیا میں شر و فساد پھیلانے لگیں، جور و ستم کی چکی جب اس طرح چلنے لگی کہ ہر بے کس و بے بس اسمیں پسنے لگا تو خدا کی قہرمانی ہاتھ نے مجاہدین اسلام کی طاقت بنکر ان کے ظلم کا شکنجہ توڑ دیا اور خدا کے بے گناہ بندوں پر مشقِ ستم کرنے والے جبار و قہار انسانوں کے میدانِ جنگ میں ٹڈیوں کی طرح اڑتے ہوئے نظر آئے اور ان کے ملعون جسم گدھوں اور چیلوں کی غذا بن گئے۔ ان ہی مجاہدین اسلام میں سے چند سپہ سالاروں کا یہ تذکرۂ جمیل ہے جو "مجاہدین اسلام" کے نام سے آستانہ بکڈپو دہلی، آپکی خدمت میں پیش کر رہا ہے، جناب موسیٰ بن نصیر نے افریقہ کے ریگزاروں میں ظلم و ستم کے سرچشمہ کو خشک کر دیا، جناب طارق بن زیاد نے اسپین کی سرزمین کو اسلام کے انصاف و امن کی برکتیں عطا کیں، جناب محمد بن قاسم نے نسل و خون کی کہتری و مہتری میں مبتلا ہندوستانی سماج کو اسلام کی انسانی مساوات و اخوت کا درس دیا اور ہندوستان کے خاندانی برتری و فروتری کے غیر انسانی، ظالمانہ سماج کو فنا کر دیا، جناب یوسف بن تاشفین اور صلاح الدین ایوبی کی تلوار قیام امن کیلئے یورپ میں چمکی اور بادشاہت و پاپائیت کی ناپاک سازشوں میں جکڑی ہوئی مظلوم انسانیت کی زنجیریں کاٹ ڈالیں اور یورپ میں انسانیت و انصاف اور امن کی حکومت قائم ہوئی، اسی طرح عبدالرحمٰن بن معاویہ، ہشام بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن محمد، قتیبہ بن مسلم اور ابو یوسف منصور نے اپنے اپنے زمانہ میں دنیا کو جبر و ظلم سے نجات دی، انسانوں کو انسانوں ہی کے ظالمانہ اقتدار سے آزادی بخشی اور فتنہ و فساد سے پریشاں حال دنیا کو امن و انصاف کی نعمت سے بہرہ ور کیا، مجاہدین اسلام کے ان ہی کارناموں کو اس تصنیف میں اجاگر کیا گیا ہے یہ کتاب مسلمانوں کے ماضی کا ایک شفاف آئینہ ہے جسے غیر مسلم بھی دیکھیں کہ کس طرح مجاہدین اسلام اللہ کا نام لیکر صرف اسی کی طاقت و امداد کے اعتماد پر ظلم و جبر کی طاقتوں کو مٹانے کیلئے کہاں کہاں پہونچے، اپنے وطن سے ہزاروں میل دور کس طرح وہ صرف حق و انصاف کا کلمہ بلند کرنے آئے

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں | کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہاں داروں کی | کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

ساتھ ہی مسلمانوں کو بھی اس آئینہ میں اپنے اولوالعزم اسلاف کی تصویر نظر آئے گی اور وہ دیکھیں گے کہ جن اسلاف کی عظمت کے گن وہ آج تک گاتے چلے آئے ہیں ان کی زندگی، کس طرح اسلام کے سانچہ میں ڈھلی ہوئی تھی اور وہ موت کی پرواہ کئے بغیر کس طرح حق و انصاف کیلئے سر سے کفن باندھ کر دنیا کے ہر گوشہ میں پہونچ جاتے تھے، فتح و شکست اور سر و سامان یا بے سر و سامانی کی انہیں مطلقاً کوئی فکر نہ تھی، وہ جہاں کہیں رہے، خدا کی اطاعت ان کا سرمایۂ حیات تھی، خدا ہی کی اطاعت کیلئے وہ زندہ رہے اور خدا ہی کی اطاعت میں انہوں نے اپنی جانیں دیدیں؛ جینا انہیں کا جینا، مرنا انہیں کا مرنا اک بانکپن سے جینا، اک بانکپن سے مرنا۔

اگر آج بھی مسلمان، واقعی مسلمان ہیں، اور خدا ہی کی اطاعت کو اپنی زندگی سمجھتے ہیں تو وہ "مجاہدین اسلام" کے اس تذکرۂ جمیل کو صرف دل بہلانے کیلئے نہ پڑھیں بلکہ اپنی زندگی کی راہیں اس روشنی میں متعین کریں کہ "مجاہدین اسلام" ان کیلئے تاریخی تحقیق کا بہترین خزینہ ہے، مضامین مستند ہیں، اور زبان سلیس و رواں ہے کتابت و طباعت عمدہ کاغذ اچھا، مجلد۔ رنگین و حسین ڈسٹ کور، قیمت صرف دو روپے۔

معجزاتِ خیر الانام (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی، اللہ قادر مطلق کی قدرتِ کاملہ کا خود ایک مکمل و مقدس، حسین شاہکار ہے، اس بے مثال شاہکار نے اپنی حیات طیبہ میں جو بے مثال و بے نظیر، معجزانہ شہپارے پیش کئے ہیں، "معجزاتِ خیر الانام" (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ان ہی مبارک و مقدس، حیرتناک و تعجب خیز اعمال و اقوال کو مستند حوالوں سے بالتفصیل لکھا گیا ہے، یہ اعمال و اقوال اتنے حیرت انگیز ہیں کہ مخلص مسلمانوں کے دل میں ایمان پختہ ہوتا ہے اور غیر مسلم حیران و ششدر رہ جاتے ہیں، سکتہ میں آجاتے ہیں، معراج میں آسمانوں پر جانا، جنت کی سیر کرنا، آپؐ کے دستِ مبارک پر جنات کا مشرف باسلام ہونا، آپؐ کے ایک اشارہ سے چاند کا دو ٹکڑے ہونا، غزوۂ بدر میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی سردارانِ مشرکین کے قتل ہونے کی اطلاع دینا اور ان کے قتل کی جگہ کو متعین کر دینا، لکڑی کے منبر کا آپؐ کی جدائی میں رونا اور اسکے رونے کی آواز کو سینکڑوں لوگوں کا سننا، کنکریوں کا کلمۂ توحید پڑھنا، درختوں اور پہاڑوں کا آپؐ کو سلام کرنا، درختوں کا آپؐ کے اشارہ سے قریب آنا اور پھر واپس چلا جانا، آپؐ کے حکم سے بے دودھ کی بکری کا دودھ دینا، آپؐ کے حکم سے اندھے کا بینا ہو جانا اور آپؐ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہونا، قیصر و کسریٰ کے برباد ہونے کی اطلاع دینا، مصر اور بیت المقدس کے فتح ہونے کی خبر دینا، غزوۂ ہندوستان کی اطلاع دینا، حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں فتنوں کی اطلاع دینا، حضرت علی مرتضیٰؓ کی مشکلات اور انکی شہادت کی خبر دینا، حجاز میں آگ کا ظہور ہونا، تمام دنیا کا مسلمانوں کی مخالفت کرنا،

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کی ناکام کوشش	غزوۂ بدر میں فرشتوں کی غیبی امدادی فوج
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کا اعجاز	ایک مٹھی خاک کا اعجاز
دشمنان رسول کا عبرتناک انجام	حضورؐ کو درخت اور پتھر سلام کرتے تھے
حضورؐ کے موئے مبارک کا اعجاز	حضورؐ کے خون مطہر کا اعجاز، حضور کی رفتار کا اعجاز

غرض اس کتاب بابرکات کی تفصیلات کو کہاں تک گنایا جائے کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری حیات طیبہ ہی ایک مکمل معجزہ ہے اور اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تمام معجزانہ واقعات کو جس والہانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے اس سے یقیناً مسلمانوں کے ایمان میں تازگی، روح میں بالیدگی، قلب میں نورِ معرفت اور خدا اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت پیدا ہوگی، اگر آپ یہ چاہتے ہیں اور کونسا مسلمان ہے جو اس کا آرزو مند نہیں ہوگا تو اس کتابِ بابرکات کو پڑھیئے جس کے پڑھنے سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ایسے انوکھے اور اچھوتے واقعات کا آپکی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا جو دنیا کی تاریخ میں بے مثال و بے نظیر ہیں اور جن کا جواب پیدا کرنا ساری دنیا کی قوت سے باہر ہے اور ان واقعات مبارکہ کے پڑھنے سے اللہ عزوجل کی قدرتِ کاملہ بھی آپکے سامنے آجائے گی اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی آپ کے دلوں میں بڑھے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی محبت آپ کے دل میں زیادہ ہوگی، اتنا ہی آپ کا دین بھی کامل ہوگا اور دنیا میں بھی آپ سرخرو اور کامیاب ہو رہیں گے "معجزاتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم" آستانہ بکڈپو کی ایسی مبارک و مقدس، نرالی، اچھوتی پیشکش ہے کہ اسکا جواب آج کتابوں کی ساری مارکیٹ میں نہیں ہے، اس بے نظیر روحانی تحفہ کو آپ فوراً حاصل کیجئے، کتابت و طباعت عمدہ، اچھا کاغذ، مجلد، رنگین و حسین ڈسٹ کور جو گنبد خضریٰ کے عکس سے مزین ہے۔ قیمت صرف تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

پاکستانی حضرات آستانہ بکڈپو کی کتابوں کی قیمت مع محصول ڈاک [illegible] صاحب ایڈیٹر منظام المشائخ [illegible] کراچی کو بھیجدیں [illegible] دہلی سے بھیجدی جائیں گی۔ محصول ڈاک ایک پیکٹ پر [illegible] رجسٹری [illegible] فی کتاب تقریباً لگتا ہے۔

آستانہ بکڈپو، پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶ جامع مسجد دہلی

اقبال صدیقی

اُتر پردیش کے ممبران قانون ساز کا مشاعرہ

زہے نصیب کہ اُتر پردیش کے ممبران قانون ساز نے گذشتہ ماہ مارچ میں ایک مشاعرہ منعقد کیا جس کی صدارت کے فرائض صوبہ کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر سمپورنانند آنند نے انجام دیئے اور بیشتر وزراء جن میں سیّد علی ظہیر، جناب مظفر حسین صاحب شامل تھے صبح تک مشاعرہ میں داد سخن فرماتے رہے۔ اُتر پردیش میں جو اپنی اردو دشمنی کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتا ہے سرکاری مشاعروں کی ابتدا بزم شعراء کے زیر اہتمام گذشتہ سال ایک طرحی مشاعرے سے ہوئی تھی۔ جو وزیر اعلیٰ کی قیام گاہ پر منعقد ہوا تھا۔ اس کے بعد ممبران قانون ساز کی کوشش بھی کامیاب رہی جس کی ابتدا جناب مصطفےٰ حسین گیہوندسہائے، راحت مولائی اور دیگر معزز ممبران نے کی تھی اس مشاعرہ کا انتخاب یقیناً محبان اُردو کے لئے پسندیدگی کا باعث ہوگا جو مندرجہ ذیل ہے۔

ساز لکھنوی:۔

ہم سمجھ کر مآل فصل بہار
مسکرائے بہار سے پہلے
بے سکوں ہوگئے بہار کے بعد
مطمئن تھے بہار سے پہلے

مسعود اختر جمال:۔

تنویر نوید صبح بھی ہے عارض کے دمکتے جلووں میں
زلفوں کے ڈھلتے سائے میں تصویر سواد شام بھی ہے
اے پیر حرم کی شورش کو اے واعظ ناداں بھول بھی جا
یہ بزم کہ بزم رنداں ہے یاں کفر بھی ہے اسلام بھی ہے

شہزاد لکھنوی:۔

دل کی گنجائشوں میں سب کچھ ہے
ہم کہاں جائیں خانقا ہوں میں
میرا ذمہ جو دل نہ بن جائیں
آئیے نو مری نگا ہوں میں

راحت مولائی ایم۔ ایل۔ اے:۔

قفس کے سامنے رہتا ہے ذکر آزادی
یہ میرے ذوق اسیری کا امتحاں تو نہیں
سُنے تو کون سُنے کہے تو کون کہے!
مرا فسانہ زمانے کی داستاں تو نہیں

کرشن بہاری نور:۔

جلا رہے ہو تو چلتا ہوں یہ بتا دو مجھے
تمہاری بزم میں پابندیٔ زباں تو نہیں
زمانہ کہتا ہے جسے درست جسکو فصل بہار
ترے چمن سے نکالی ہوئی خزاں تو نہیں
مرے یقین محبت کو کیا ہوا ہے دوست
قدم قدم پہ گماں ہے رہ گماں تو نہیں

شکیل جونپوری:۔

تیرے کرم کا شکریہ پیاسے [illegible]
بادۂ التفات کا جام میں [illegible]
[illegible]

راہ وفا میں دو قدم کوئی تو چل کے رہ گیا

معصوم نہٹوردی:۔

جگر میں درد ہے لب پر مگر فغاں تو نہیں
حیات عشق بہت تلخ ہے گراں تو نہیں

عارف عباسی:۔

نظارۂ جمال کہاں جب اُٹھی نگاہ
کتنے حجاب ہو گئے مائل نہ پوچھئے
جیسے کسی نے چھین لی آنکھوں سے روشنی
احساس نارسائی منزل نہ پوچھئے

مظفر حسین وزیر سماجی فلاح:۔

صورت گر کونین کا اعجاز ہے یہ بھی
انسان سے ملتی نہیں انسان کی صورت
سب دل پہ ہے موقوف اگر دل ہی غنی ہے
ہر ایک جگہ پھر ہے سلیماں کی حکومت

انور صابری:۔

احتیاط بہار ہو نہ سکی
اہتمام بہار سے پہلے
دل گرفتہ سا ہوں بہار کے بعد
رو رہا تھا بہار سے پہلے

شمسی مینائی:۔

اپنی حیات درد کی تصویر بن گئی
راہیں تمام یاس کی ظلمت میں کھو گئیں
مانا کہ ہر لحاظ سے پامال ہم ہوئے
ساری ادائیں ظلم کی روشن تو ہو گئیں

آتر لکھنوی:۔

بہار لالہ و گل تیری داستاں تو نہیں
نسیم مست خرامی کی راز داں تو نہیں
حباب عشق لے ماراکہ تپ دھڑکتا ہے
جو دل کا حال ہے چہرے سے عیاں تو نہیں

فنا نظامی:۔

ساحل کے تماشائی ہر ڈوبنے والے پر
افسوس تو کرتے ہیں امداد نہیں کرتے
آزاد کیا خود کو زنداں سے اسیروں نے
ذہنوں کو غلامی سے آزاد نہیں کرتے

امین سلونوی:۔

کس نے رکھا رہ وفا میں قدم
آپ کے جانثار سے پہلے
درد کا لطف بھی نہ حاصل تھا
اک ترے انتظار سے پہلے

حیرت گونڈوی:۔

جستجو کوئی منزل ہو
ہم چلے کوئے یار سے پہلے
[illegible]

تمنا مرادآبادی:۔

خود اپنا عزم ہے اپنا جنوں ہے اپنی تلاش
رہ طلب میں مجھے فکر کارواں تو نہیں
قفس میں بیٹھ کے یوں ذکر آشیانے کا
یہ سوچتا ہوں کہ توہین آشیاں تو نہیں

مسلم انصاری:۔

حکایت غم دوراں بھی اسمیں شامل ہے
جو کہہ رہا ہوں فقط میری داستاں تو نہیں
متاع زیست بھی دیکر ملے تو کرے قبول
غم حبیب کا سودا ہے کچھ گراں تو نہیں

اشفاق علی خاں ایم۔ ایل۔ اے

اپنے لہو سے کر عطا اپنے وجود کی بہار
گردش وقت سے نمود جسکی ہو وہ بہار کیا
دست جنوں کے زور سے پھیرے زندگی کا رخ
تیرے جنوں کے ہاتھ میں دامن تار تار کیا

واقف ھرڈوی

جوشِ جنوں

عداوت باغباں کو تھی فقط میرے نشیمن سے
مجھے بے خانماں کرکے نکالا اس نے گلشن سے
گری ہے برق سوزاں ہو نہ ہو میرے نشیمن پر
دھواں سا اُٹھ رہا ہے آسماں پر صحن گلشن سے
زہے آہ رسا جن کو تھی میرے نام سے نفرت
وہ آنسو پونچھتے ہیں آج آکر اپنے دامن سے
چمن کی چار دیواری میں جب وسعت نہیں پائی
تو لایا ہے مرا "جوش جنوں" صحرا میں گلشن سے
کسی سے دل لگانے کا یہی انجام ہوتا ہے:
صدا دیتی ہے اب تک بیکسی مجبوں کے مدفن سے
چمن کا ذرہ ذرہ ہے سراپا رنج و غم واقف
سواری فصل گل کی جا رہی ہے صحن گلشن سے

نو جہاں فاروقی متعلمہ بی-ایس-سی :-

ہنس کر گذار دے

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ اور وہ دونوں ساتھی آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ دونوں کے بیچ میں چونکہ آپ قلیل القامت تھے اور دونوں ساتھی لمبے قد کے تھے۔ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے علیؓ تم ہمارے درمیان میں ایسے معلوم ہونے ہو جیسے "لنا" میں نون اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برجستہ جواب دیا کہ جب ہی تو تم حائم ہو اگر میں درمیان میں نہ ہوں تو تم نہ رہو یعنی لنا میں سے نون نکال دیا جائے تو حرف لا رہ جاتا ہے اور لا کے معنی نہیں کے ہیں۔

ایک شخص :- (ایک وکیل سے) کیا میں آپکا نام پوچھ سکتا ہوں۔
وکیل :- جناب اس وقت تو میں ایک ضروری کام کے لئے باہر جا رہا ہوں کسی اور وقت آکر مشورہ کیجئے گا۔

باپ :- (بیٹے سے) تمہارا فرصت کا مشغلہ کیا ہے۔
بیٹا :- مار کھانا۔

مجسٹریٹ :- (ملزم سے) تم نے فاروقی کی جیب کیوں کاٹی۔
ملزم :- تو کیا ہوا میں ابھی درزی کو بلوا کر سلوا دیتا ہوں۔

اُستاد (شاگرد سے) تم پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہو؟
شاگرد :- اوہ یہ تو بہت لمبی تقسیم ہے۔

ٹکٹ چیکر (مسافر سے) یہ تو جناب ایکسپریس ہے پشاور جا رہی ہے۔ لیکن یہ ٹکٹ لاہور کا ہے
مسافر :- یہ بات تو ڈرائیور سے جا کر کہیئے

ایک مریض کسی ڈاکٹر کے زیر علاج تھا۔ ڈاکٹر مریض کے چڑچڑے اور ہر روز نیا مرض بتانے سے تنگ سا آگیا تھا۔ ایک دن مریض نے ڈاکٹر کو بتایا کہ درد تو اب باقی نہیں رہا مگر سانس ذرا رُک رُک کر آنے لگا ہے۔
ڈاکٹر نے برجستہ جواب دیا پرواہ مت کرو آج سے بالکل ہی بند ہو جائے گا۔
اور مریض منہ پھاڑے ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا

امی تم بھی عجیب ہو اگر میں تمہارے کہنے پر عمل کرتا ہوں تو آپ مانتی نہیں۔
"کیا بات ہے"
آپ کہتی ہیں نہ کہ بری صحبت سے بچنا چاہیئے۔
"ہاں بالکل —— پھر کیا ہوا"
"بس تو میں کل سے اسکول نہیں جاؤں گا"
"کیوں؟"
وہاں کے لڑکوں کی صحبت بڑی خراب ہے اور ہر اچھے لڑکے کو اُن سے دُور ہی رہنا چاہیئے۔

ایک ماما نے سیب کاٹنے کے لئے مالکن کو چھری دی اور کہا۔ آپ کہتی تھیں نہ چھری صاف کر کے لاؤ میں اسے صابن سے دھو کر لائی ہوں۔
ٹھیک ہے تب ہی تو امرودوں میں سے صابن کی بو آ رہی تھی۔

استاد :- اگر تمہارے سامنے بہت سے انڈے رکھے ہوئے ہوں تو تم ان میں سے مرغیوں اور بطخوں کے انڈے الگ الگ کیسے پہچان لوگے۔
شاگرد - واہ صاحب یہ کیا مشکل ہے
استاد - آخر کیسے۔
شاگرد :- ان سب کو پانی میں ڈالدیجئے جو انڈے ڈوب جائیں وہ مرغی کے ہونگے اور جو پانی میں تیرنے لگیں وہ انڈے بطخ کے ہوں گے۔
استاد :- شاباش ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ۔

ایک استاد نے خدا کی قدرت پر لیکچر دیتے ہوئے اچانک ایک شاگرد سے سوال کیا کہ اگر تمہیں خدا تعالےٰ مل جائے کیا کروگے۔
شاگرد نے جواب دیا میں اس سے پاس ہونے کی دعا کروں گا۔
شاگرد نے استاد سے پوچھا آپ کیا مانگینگے
استاد نے کہا کہ عقل۔
شاگرد بولا - ٹھیک ہے جس کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ وہی مانگتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر ضرور تحریر کریں

خلیق برنی محموری :-

تہنیت کے پھول

ڈاکٹر عبدالرؤف ہاشمی ایم اے - پی ایچ ڈی کے یورپ اور امریکہ کے تعلیمی دورے سے کامیاب واپسی پر انجمن ہاشمی دہلی کی جانب سے حافظ محمد نصیر صاحب کنوینر انجمن ہاشمی کے دولت کدہ پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے اعزاز میں ایک پرتکلف عصرانہ دیا گیا جس کی ابتدا جناب خلیق برنی محموری کی نظم "تہنیت کے پھول" سے ہوئی جو قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے اس کے بعد جناب رئیس احمد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر رؤف صاحب نے اراکین انجمن کو اپنے بیش قیمت مشوروں سے نوازا اور اپنے تعاون کا پورا پورا یقین دلایا آخر میں حاضرین کی تواضع چائے پھلوں وغیرہ سے کی گئی اور یہ تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی

گلستانِ انجمن میں آگئی تازہ بہار　　کیوں نہ ہوں پر کیف اپنی زیست کے لیل و نہار
تیری آمد سے ہمیں عبدالرؤف آیا قرار　　تیری آمد کے ہم اک مدت سے تھے امیدوار
ہے تری ذاتِ گرامی مایۂ صد افتخار　　خاندانِ ہاشمی کا کیوں نہ ہو بالا وقار
خیر مقدم کیلئے یوں آئے ہیں پروانہ وار　　تو ہمارے ہی گھرانے کا تو ہے چشم و چراغ
تیرا اندازِ خوش خلقی کا ہے آئینہ دار　　اس لئے تیری محبت ہر دلوں میں جاگزیں
یہ تمنا ہے کہ ہو ممتاز لوگوں میں شمار　　یہ دعا ہے تجھ کو حاصل ہو جہاں میں اک مقام
حلقۂ علم و ادب میں ہو سوا تیرا وقار　　تیری عظمت ہو حدودِ ملک و ملت میں دو چند

کامیاب آمد پہ تیری پیش کرنے کے لئے
تہنیت کے پھول لایا ہے خلیق خاکسار

عصرانہ میں شریک دوسرے لائق ذکر حضرات میں صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی ایڈیٹر آستانہ و پیام مشرق۔ حکیم مشتاق علی صاحب۔ جناب رشید احمد صاحب کاؤنٹنٹ ہمدرد دواخانہ قاری ماشاء اللہ صاحب قاری اکرام اللہ صاحب جناب عبدالباری صاحب مولوی عبدالخالق صاحب خلیق۔ حافظ عبدالستار صاحب۔ جناب نثار احمد صاحب جناب اخلاق احمد صاحب حکیم محمد نقی صاحب جناب محمود حسن صاحب جناب خالد نصیر صاحب حکیم مولوی انوار احمد صاحب منشی عبدالباسط صاحب اور قاری احسان صاحب۔

اس تقریب میں یہ بھی طے پایا کہ انجمن ہاشمی کو زیادہ سرگرم عمل بنانے کے لئے کچھ اقدامات کئے جائیں اور جلد اس کا ایک اجلاس بلایا جائے جس میں ڈاکٹر رؤف صاحب کے زریں مشوروں کی روشنی میں لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

ہفتہ بھر کی خبریں

کراچی:۔ پاکستان کے وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے پاکستان کے ایک سابق وزیر اعظم چودھری محمد علی کی وہ تجویز مسترد کردی جس میں انھوں نے کہا تھا کہ پاکستان کو کشمیر میں اپنی فوجیں بھیجدینی چاہئیں چودھری محمد علی نے اپنی تجویز میں کہا تھا کہ پاکستانی فوجیں کشمیری عوام کی حفاظت کریں گی۔

لندن:۔ یہاں سے شائع ہونے والے اخبار نیوز کرانیکل نے اپنے نامہ نگار کے حوالے سے یہ خبر شائع کی ہے کہ روس کے وزیر اعظم جناب خروشچیف اگلے دنوں خفیہ طور پر یوگوسلاویہ کے صدر جناب ٹیٹو سے بات چیت کر رہے ہیں۔

سری نگر:۔ محاذ رائے شماری کے حلقوں کے بیان کے مطابق شیخ عبداللہ سابق وزیر اعظم کشمیر نے وزیر اعظم ہند پنڈت جواہرلال نہرو کے نام ایک خط بھیجا تھا جس میں لکھا ہے کہ کشمیر میں رائے شماری کے متعلق جو ہمارا مطالبہ ہے اسے تسلیم کرنے پر عالمی رائے عامہ آپ کو ایک دن مجبور کردے گی۔

نئی دہلی:۔ پنڈت پنت نے پاکستانی الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ سلامتی کونسل سے پاکستان کی شکایت غلط اور بے بنیاد واقعات پر مبنی ہے پاکستانی فوجوں کی واپسی مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کا واحد طریقہ ہے۔

نئی دہلی:۔ نائب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر رادھا کرشنن کل امریکہ سے واپس آگئے۔ ہوائی اڈہ پر انھوں نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ امن عالم کی بقا و تحفظ کے امکانات کافی روشن ہیں۔ اس دورہ میں ڈاکٹر رادھا کرشنن نے امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں میں لکچر دیئے اور صدر آئزن ہاور، مسٹر ڈلس، مسٹر میکملن، وزیر اعظم برطانیہ اور دیگر کئی امریکی و برطانوی ممتاز لیڈروں سے ملاقاتیں کیں۔

جموں:۔ یہاں سے چالیس میل کے فاصلہ پر چھمب میں ۱۳ر اپریل کی رات کو پاکستانی حملہ آوروں نے چھاپہ مارا جس کے نتیجہ کے طور پر دو اشخاص ہلاک اور تین مجروح ہوگئے۔ مجروحین میں سے ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

پیرس:۔ اطلانٹک اتحاد کے ڈیفنس منسٹروں اور یورپ کے چیف افسروں کی خفیہ کانفرنس یہاں شروع ہوگئی ہے بات چیت کا مقصد میٹو کے دفاع کو مضبوط بنانا اور اسلحہ کی ریسرچ اور ترقی میں ایک دوسرے سے تعاون کو بڑھانا ہے۔

کراچی:۔ پاکستان کے وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون نے اعلان کیا ہے کہ ہندستان کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے اعلان پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہیں، اس اعلان کی رو سے ہندستان کے ساتھ تمام جھگڑوں کا فیصلہ گفت و شنید اور ثالثی کے ذریعہ کیا جائے گا۔

لکھنؤ:۔ پرجا سوشلسٹ لیڈر سری تریوکی سنگھ نے انٹرویو کے دوران میں کہا کہ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے کانگریس میں مدغم ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ کانگریس کا شیرازہ تیزی کے ساتھ بکھر رہا ہے اور خواہ کتنی بھی کوشش اس میں نئی زندگی پیدا نہیں ہوسکتی۔

نئی دہلی:۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ پاکستان سرکار نے حکومت ہند کو وارننگ دی ہے کہ اگر اس کے پوربی پاکستان کے متنازعہ رقبہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو اسی کوششوں کا مقابلہ طاقت سے کیا جائے گا۔ پاکستان کے اس اعلان سے پہلے آسام کے بھارتی حکام نے سلہٹ پاکستان کے ڈپٹی کمشنر کو الٹی میٹم دیا تھا کہ پاکستان کے دراماسرما کے نزدیک جس بھارتی رقبے پر قبضہ کیا ہوا ہے اسے ۲۴ گھنٹوں میں بھارت کے حوالے کیا جائے۔ یاد رہے اس رقبے میں کئی دنوں سے طرفین میں فائرنگ ہوتی رہی ہے۔

ھانگ کانگ:۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ انڈونیشیا کی لڑائی اب آخری منزل میں پہونچ گئی ہے اگر لڑائی اس ہفتے ختم ہوجائے تو اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہوگی۔

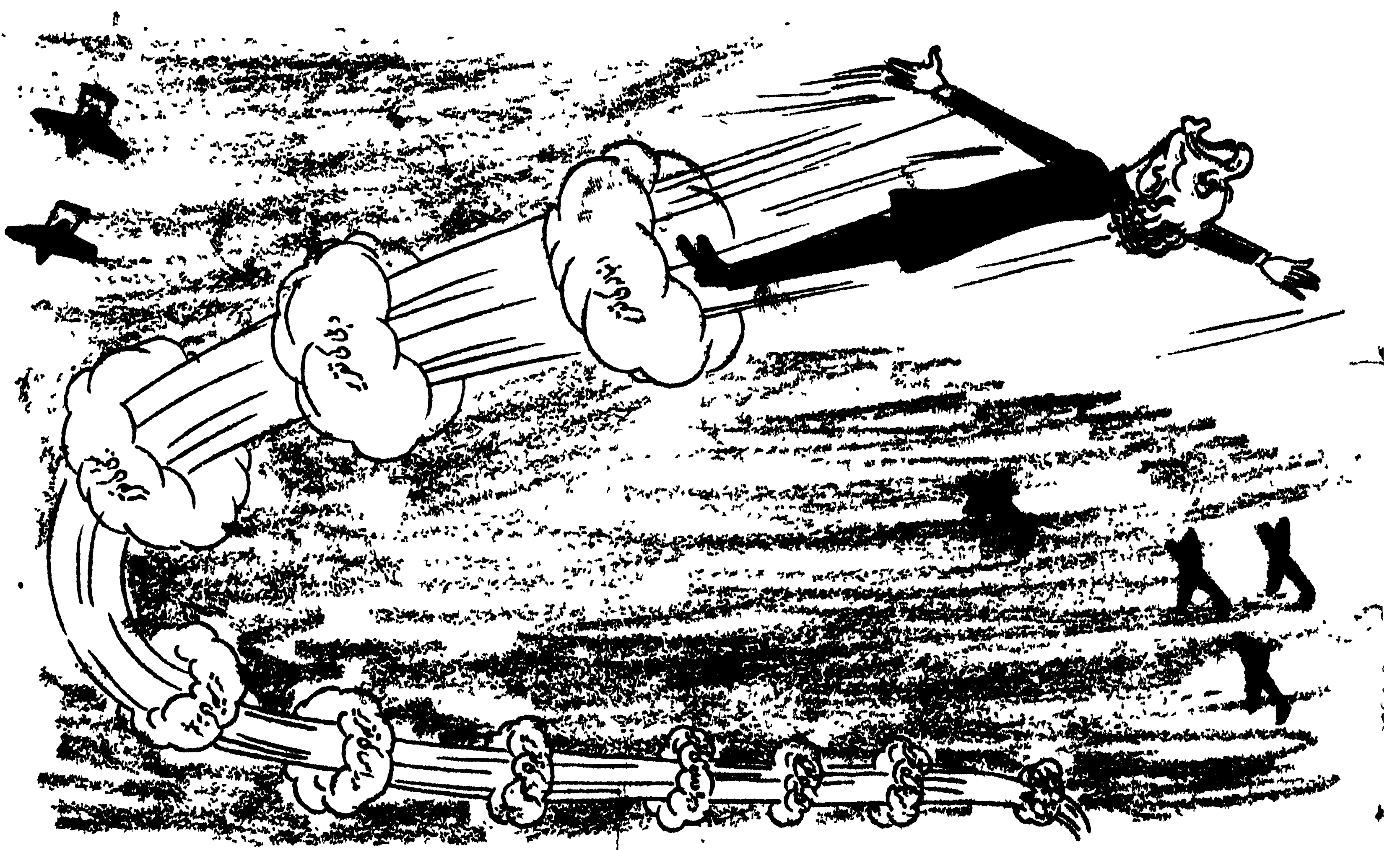
دہلی:۔ دہلی میونسپل کارپوریشن کے لئے آج میئر ڈپٹی میئر اسٹینڈنگ کمیٹی اور دوسری کمیٹیوں کے لئے ممبروں کا چناؤ ہوا۔ مسز ارونا آصف علی میئر اور مسٹر رام چرن اگروال ڈپٹی میئر چنے گئے۔

نئی دہلی:۔ جب لوک سبھا میں وزارت داخلہ کے مطالبات زیر بحث ہوئی تو اپوزیشن کے ممبروں نے مطالبہ کیا کہ بمبئی کو مہاراشٹر اور گجرات کی ایک زبان کے دو صوبوں میں تقسیم کیا جائے کانگریسی ممبروں نے اس بات پر زور دیا کہ اس معاملہ میں صبر سے کام لیا جانا چاہئے۔

جے پور:۔ راجستھان اسمبلی نے ایک غیر سرکاری ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جتنی جلدی ہوسکے سرکاری کام ہندی میں ہونا چاہئے۔ ریزولیوشن کے ایک جن سنگھی ممبر نے پیش کیا تھا۔ جس میں ایک کانگریسی ممبر نے اپنے ریزولیوشن میں کہا تھا کہ ۱۹۵۹ء تک تمام سرکاری کام ہندی میں شروع ہوجانا چاہئے۔

نئی دہلی:۔ لوک سبھا میں زبردست ہنگامہ ہوا جبکہ اپوزیشن ممبروں نے ڈیفنس منسٹر مسٹر کرشنا مینن نے اس بیان پر اعتراض اٹھایا کہ اپوزیشن نے اپنی سیاسی مصلحت کے تحت ہمارے فوجیوں کی بہادری پر حرف گیری کی ہے شری مینن وزارت دفاع کے مطالبات زیر بحث کا جواب دے رہے تھے۔

آگرہ:۔ آگرہ ڈویژن کے لوکل باڈیز حلقہ سے کانگریسی امیدوار مسٹر توا سنگھ کامیاب ہوگئے ہیں ان کے مقابلہ میں ایک جن سنگھی اور ایک آزاد امیدوار تھا۔



ہندستانی فضائیہ نے یکم اپریل کو اپنی سلور جوبلی منائی۔

(بشکریہ شنکر ویکلی)

فرانسیسی فوجیں الجزائر میں

(بقیہ صفحہ)

اُس نے صاف انکار کر دیا اور کسی قسم کی مدد نہ دی - پھر امیر نے سلطانِ مراکش سے اعانت چاہی مگر اُس نے بھی کوئی امداد نہ کی - آخر وہ مجبور ہو گئے کہ تن تنہا فرانس کی زبردست حکومت کے آگے سینہ سپر ہو جائیں اور ایسا ہی کیا - فرانس نے تازہ کمک بھیجکر اپنی فوج کو اور زیادہ مضبوط کر دیا - اور سلطانِ مراکش کو ملا کر اپنے ساتھ کر لیا -

سلطانِ مراکش کی اس انتہائی نادانی اور اسلام سے اس کھلی بغاوت نے حوصلہ مند امیر کی کمرِ ہمت توڑ دی - تاہم اس مایوسی اور حوصلہ شکن حالات کے باوجود کئی کمکیں امیر کو پہنچ گئیں - اس سے امیر کے عزائم میں پھر دوبارہ قوت پیدا ہو گئی اور اُن کے ارادوں میں جانِ تازہ آ گئی - یاس و نا اُمیدی رخصت ہوئی -

غرضکہ یہ بہادر و نامور امیر اسلام کی لاج رکھنے اور مسلمانانِ الجزائر کو اغیار کے طوقِ غلامی کی لعنت سے بچانے کے لئے برابر ۱۸۴۶ء تک فرانس کی زبردست حکومت کے مقابلہ میں ڈٹا رہا مگر آہ کسی اسلامی حکومت نے کوئی مدد نہ دی - نہ ترکی خلیفہ کو احساس ہوا نہ سلطانِ مراکش کو - نہ مصر کے خدیو نہ کسی اور دولتِ ملیہ کو آخر اس طویل جنگ و جدل نے عربوں کو بالکل تھکا دیا چار ناچار اُن میں سے بعض قبائل سلطانِ مراکش سے جا ملے - جو بجائے خود امیر عبدالقادر کا ابتک خاموش حریف اور فرانس کا حلیف (دوست) تھا - ۱۸۴۷ء کے آخر میں خود مراکشی فوجیں امیر کے مقابلے کے لئے آ گئیں - یہ تعداد میں پچاس ہزار سورما تھے - امیر اب بھی پامردی سے مقابلے پر صفیں جمائے رہا - اور کئی بار اُن کی جماعتوں کے پرخچے اُڑا اُڑا دے - لیکن کہاں تک - آخر میں اپنے ہی افراد کی وجہ سے انھیں سخت نقصان اٹھانا پڑا - وہ ناعاقبت اندیش جزائر میں واپس چلے آئے - اور اس غیرتمند جاں نثارِ اسلام امیر کو اپنا عزیز ملک دشمنوں کے حوالے کر دینے پر مجبور ہونا پڑا -

یہ حوالگی ۱۸۴۷ء میں عمل میں آئی اور الجزائر پر صلیبی جھنڈا لہرانے لگا -

معلوماتِ قرآن

کیا آپ کو معلوم ہے کہ قرآن حکیم میں :-
تیس پارے ہیں -
ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتیں ہیں
پانچ سو چالیس ۵۴۰ رکوع ہیں -
کل آیات چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ۶۶۶۶ ہیں
کل کلمات آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار چار سو تیس ۸۶۴۴۳۰ ہیں -
سارے قرآن حکیم میں انتالیس ہزار پانچسو چھیاسی ۳۹۵۸۶ زیر ہیں
اور پانچ لاکھ تینتیس ہزار چار سو تیس ۵۳۳۴۳۰ زبر ہیں -
اور آٹھ ہزار آٹھ سو چار ۸۸۰۴ پیش ہیں -
اور پچیس ہزار چھ سو اکیاسی ۲۵۶۸۱ نقطے ہیں
ایک ہزار سات سو اکھتر ۱۷۷۱ مد ہیں -
بارہ سو تریپن ۱۲۵۳ تشدید ہیں -
اور انتالیس ہزار پانچسو چھیاسی ۳۹۵۸۶ جزم
نقطہ والے حروف بارہ لاکھ ایک ہزار چار سو اکتالیس ۱۲۰۱۴۴۱ اور بغیر نقطہ والے دس لاکھ

کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ قرآن حکیم میں :-
(الف) اڑتالیس ہزار آٹھ سو بہتر ۴۸۸۷۲ جگہ استعمال ہوا ہے -
(ب) گیارہ ہزار چار سو اٹھائیس ۱۱۴۲۸ جگہ -
(ت) ایک ہزار ایک سو ننانوے ۱۱۹۹ جگہ -
(ث) ایک ہزار دو سو چھہتر ۱۲۷۶ جگہ -
(ج) تین ہزار دو سو تہتر ۳۲۷۳ جگہ -
(ح) نو سو تہتر ۹۷۳ جگہ -
(خ) دو ہزار چار سو سولہ ۲۴۱۶ جگہ -
(د) پانچ ہزار چھ سو بیالیس ۵۶۴۲ جگہ -
(ذ) چار ہزار چھ سو ستانوے ۴۶۹۷ جگہ -
(ر) گیارہ ہزار سات سو ترانوے ۱۱۷۹۳ جگہ -
(ز) ایک ہزار پانچ سو نوے ۱۵۹۰ جگہ -
(س) پانچ ہزار آٹھ سو اکیانوے ۵۸۹۱ جگہ -
(ش) دو ہزار دو سو ترپن ۲۲۵۳ جگہ -
(ص) دو ہزار تیرہ ۲۰۱۳ جگہ -
(ض) ایک ہزار چھ سو سات ۱۶۰۷ جگہ -
(ط) ایک ہزار دو سو چوہتر ۱۲۷۴ جگہ -
(ظ) آٹھ سو بیالیس ۸۴۲ جگہ -
(ع) نو ہزار دو سو بیس ۹۲۲۰ جگہ -
(غ) دو ہزار دو سو آٹھ ۲۲۰۸ جگہ -
(ف) آٹھ ہزار چار سو ننانوے ۸۴۹۹ جگہ -
(ق) چھ ہزار آٹھ سو تیرہ ۶۸۱۳ جگہ -
(ک) نو ہزار پانچسو بائیس ۹۵۲۲ جگہ -
(ل) تین ہزار چار سو بتیس ۳۴۳۲ جگہ -
(م) چھبیس ہزار پانچسو پینتیس ۲۶۵۳۵ جگہ -
(ن) چھبیس ہزار پانچ سو ساٹھ ۲۶۵۶۰ جگہ -
(و) پچیس ہزار پانچسو چھتیس ۲۵۵۳۶ جگہ -
(ہ) انیس ہزار ستر ۱۹۰۷۰ جگہ -
(لا) چار ہزار سات سو بیس ۴۷۲۰ جگہ اور
(ی) پچیس ہزار نو سو انیس ۲۵۹۱۹ جگہ -

کام کی باتیں

شربت بادام:- گری بادام پانچ تولے مغز کھیرا اڑھائی تولہ الائچی خورد چھ ماشہ - کھانڈ دانہ تیرہ چھٹانک پانی تین پاؤ -

ترکیب:- بادام کی گری رات کو بھگو دیں صبح چھلکا دور کریں - کونڈی ڈنڈے کے مع مغز کھیرا اور الائچی خورد گھوٹ کر پانی ملا کر چھان لیں اور کھانڈ ڈال کر شربت پکالیں - جب بوند زمین پر گرنے سے نہ پھیلے تو برتن اُتار لیں اور ٹھنڈا کر کے کپڑے سے چھان کر اور چھ ماشہ روح کیوڑہ ڈال کر بوتل میں بھر لیں - مقوی دل - مقوی دماغ کھانسی زکام جو بوجہ گرمی ہو دور کرتا ہے - گرمیوں میں استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں -

شربت فالسہ:- فالسہ آدھ سیر - پانی تین پاؤ - کھانڈ دانہ تیرہ چھٹانک - ترکیب - فالسہ میں پانی ڈال کر چینی کے برتن میں ہاتھوں سے مسل لیں اور چھان کر کھانڈ ڈال کر قوام کر لیں -

شربت املی:- املی ایک پاؤ - پانی تین پاؤ - کھانڈ دانہ تیرہ چھٹانک -

ترکیب:- رات کو پانی میں املی بھگو دیں - صبح مل کر چھان لیں - اور کھانڈ ڈال کر شربت تیار کریں -

بخار ملیریا - گرمی معدہ و جگر کے لئے مفید ہے - یہ شربت نہایت ٹھنڈا ہوتا ہے گرمیوں میں استعمال کرنا مفید کرنا -

شربت روز:- کھانڈ تیرہ چھٹانک (گلاب) پانی آدھ سیر - ایسنس روز آٹھ بوند - رنگ زرد چار رتی -

ترکیب:- شربت تیار کریں - جب ٹھنڈا ہو جائے تو چھان لیں اور رنگ عرق گلاب میں حل کر کے ڈال دیں - بعد ازاں ایسنس ڈال کر بوتلوں میں بند کر دیں -

جواہرات سے تولنے کے قابل
چند خاص مجربات

یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ بازاری دوا فروشوں نے اخبارات میں عجیب عجیب عنوانات کے لمبے لمبے اشتہارات دے کر اشتہارات کو بدنام کر دیا ہے اور جو لوگ حقیقت میں پبلک کی کچھ خدمت کر کے دیانتداری سے روزی کماتے ہیں وہ بھی پیچھے میں گھن کی طرح پس رہے ہیں لیکن خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ اگر آپ نے ضرورت مند ہونے کے باوجود اشتہاری ادویات نہ خریدنے کا عہد کر لیا ہے تو صرف ایک مرتبہ ذیل کی ادویات طلب کر لیجئے۔ ان میں سے ہر دوا کے اکسیر اور تیر بہدف ہونے کا دعویٰ ہے انشاء اللہ یہ دوائیں ہیں جو دوا خانہ کے خزانوں میں جواہرات سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں، ہر دوا حکمی اور اعجاز نما اثر رکھتی ہے۔ مبالغہ اور اشتہاری لفاظی سے کام نہیں لیا گیا بلکہ وہی لکھا گیا ہے جو ہزاروں بار مشاہدہ اور تجربہ میں آ چکا ہے آج ہی ایک کارڈ لکھ کر وی پی سے منگائیے اور فائدہ اٹھائیے۔

سائنٹفک آئل
مردانہ کمزوریوں اور خرابیوں کا بے خطا علاج

اس حیرت انگیز برقی قوت رکھنے والے سو فیصدی کامیاب آئل کی تاثیر سے فائدہ اٹھائیے، جس کو نہ باندھنے کی ضرورت، نہ کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہ آبلہ کا ڈر نہ خراش کا کھٹکا۔ پھریری سے لگاتے ہی ایک منٹ میں جذب ہو کر جذبات میں طوفان پیدا کر دیتا ہے۔ اس آئل کے استعمال کے بعد ہمیشہ کیلئے مردانہ خرابیاں اور کمزوریاں بالکل دور ہو جاتی ہیں۔

قیمت پانچ روپے علاوہ محصولڈاک۔

دافع جریان
مرض جریان کیلئے لاثانی و بے مثال ایجاد

یہ جادو اثر قرص چند دنوں کے استعمال سے پہلے جریان اور کثرت احتلام کو دعوے کیساتھ دور کرتے ہیں، اخراج رطوبت اور مادہ کی رقت دور کر کے قوت مردی کو بڑھاتے ہیں، جسم میں مادہ بحد غلیظ و مضبوط ہو کر کافی مقدار میں پیدا ہوتا ہے بدن میں توانائی، طبیعت میں چستی، دل میں جوانی کی امنگ اور نطفہ میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت آ جاتی ہے۔ قیمت قسم خاص تین روپے قسم دوم صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

حبوب عشرت
سُرعت و رقت کا خاتمہ

یہ گولیاں وقت پر شرمندگی سے بچا لیتی ہیں جسم میں غیر معمولی طاقت و توانائی اور جوش و سرور پیدا کرتی ہیں اور پھر اس طاقت و قوت کو تادیر قائم رکھتی ہیں، یہ گولیاں خوب طاقت پیدا کرتی ہیں اور خانگی زندگی کو جنت کا نمونہ بنا دیتی ہیں۔ انکے استعمال سے ہزارہا نوجوان فائدہ اٹھا چکے ہیں، آپ بھی تجربہ کر کے اپنی زندگی کو پُر بہار بنا لیجئے۔ قیمت فی درجن قسم اول صرف تین روپے قسم دوم صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

طلائے وقتی
وقتی مسرّت

جن مردوں میں کمزوری و سستی ہو اور وقت پر شرمندگی ہوتی ہو، ایسے لوگوں کو طلائے وقتی استعمال کرنا چاہئے لگاتے ہی رگوں میں جذب ہو کر فوراً خوابیدہ طاقتوں کو بیدار کر دیتا ہے۔ جوش میں لے آتا ہے اور وقت پر شرمندگی سے بچا لیتا ہے ناکارہ آدمیوں میں بھی اس سے خاطر خواہ سرور و جوش پیدا ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی صرف چار روپے محصولڈاک علاوہ۔

طلائے نشاط
قوت مردمی کا بیش بہا سدا بہار خزانہ

یہ طلا نہیں، جادو ہے۔ جس سے ہزاروں مایوس اور زندہ درگور مریض نئی زندگی اور نئی جوانی حاصل کر چکے ہیں یہ اس قدر زود اثر اور اکسیر صفت ہے کہ ایک ہی ہفتہ میں وہ تمام باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو ایک مرد کی فطری شان سمجھی جاتی ہیں اتنی زیادہ قوت و طاقت پیدا ہو جاتی ہے جسکی ہر مرد کو ضرورت ہے ایک مرتبہ تجربہ کے بعد ہمیں یقین ہے کہ آپ اپنے احباب کو بھی اس حیرت انگیز اکسیر صفت، برقی قوت رکھنے والی ایجاد سے باخبر کر کے اس دوا خانہ کی شہرت کا باعث بنیں گے۔

قیمت صرف دس روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

انیس مستورات
لیکوریا اور سیلان الرحم کا خاتمہ، اپنی بے زبان عورتوں کی جان بچائیے

یہ حیرت انگیز دوا جدید کیمیاوی طریقہ پر بنائی گئی ہے۔ جو عورتوں کے سیلان الرحم لیکوریا، پرسوت، سفید پانی کیلئے سو فیصدی خصوصیت کے ساتھ کامیاب دوا ہے۔ جملہ امراض رحم، ورم رحم، [illegible] خاص دنوں نہ ہونے کے باوجود عورتوں کے روز بروز کمزور اور دبلے ہونے کیلئے یہ دوا اکسیر سے بڑھ کر ہے۔ تندرست عورتیں اس اکسیر دوا کو استعمال کر کے بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ قیمت قسم اول صرف تین روپے قسم دوم صرف دو روپے چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

جسم میں سیروں خون، نئی جوانی اور طاقت کی فراوانی۔!

معجون مقوی باہ

سرتاج مقویات ہے اور قوت باہ، دل و دماغ، معدہ و جگر اور عام جسمانی کمزوری کیلئے اس موسم کا لاثانی تحفہ ہے، جو حیرت انگیز طور پر جوش جوانی پیدا کرتی ہے۔ جسم میں سیروں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے بدن کو فربہ اور چہرہ کو گل بدخشاں کی طرح سرخ بناتی ہے۔ کمزور کو طاقتور اور جوان کو نوجوان بنا دیتی ہے، یہ مایوس اور کمزور نوجوانوں کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت صرف پانچ روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ساؤنڈ پلاسٹر
ہائیڈروسل اور ہرنیا کا بے خطا علاج

آپریشن کرا کر جان کو خطرہ میں نہ ڈالئے، بلا آپریشن فوطے بڑھ جانے اور آنت اتر آنے کا سو فیصدی کامیاب علاج ہے، اگر فوطے اعتدال سے بڑھ گئے ہوں یا آنت اتر آئی ہو، یا پانی بھر گیا ہو تو اس تکلیف دہ خطرناک مرض کا علاج "ساؤنڈ پلاسٹر" سے کیجئے جسکے استعمال سے یہ خطرناک مرض سو فیصدی جاتا رہے گا ہزاروں آدمیوں کا آزمودہ بے خطا اور بے نظیر علاج ہے جسکو سائنس کی زندہ کرامت کہنا چاہئے۔ قیمت چار روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

خوش ایام
مہینہ کا درد، بے چینی، بے قاعدگی اور بندش کا خاتمہ

اگر عورت کو ایام ماہواری میں تکلیف ہوتی ہو اور درد و بے چینی کیساتھ ایام آتے ہوں یا کم و بیش آتے ہوں، ناف تلوں میں درد اور بے چینی ہوتی ہو، مہینہ میں دو بار ایام آتے ہوں، ایسی بیمار و پریشان اور قابل رحم عورتوں کیلئے شہرۂ آفاق، نادر و نایاب ایجاد "خوش ایام" ہے۔ جس سے ہزاروں عورتیں تندرست ہوئی ہیں، ایام میں کمی، زیادتی، بندش، درد اور بے چینی سخت خطرناک ہے۔ جس سے جنون اور صدہا امراض پیدا ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس دوا سے نہ صرف ایام کا درد اور بے چینی ختم ہوتی ہے کمی زیادتی جاتی رہتی ہے، بند ایام جاری ہو جاتے ہیں، بلکہ ایام میں صحت بخش باقاعدگی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر تمام عمر ایام کی کوئی خرابی کبھی پیدا نہیں ہوتی ایام حمل میں اس دوا کو استعمال نہ کرنا چاہئے۔ تندرست عورتیں بھی اس بے ضرر، خوش کن، شیریں اور تندرستی بخشنے والی دوا سے فائدہ اٹھا کر ہمیشہ تندرست اور توانا رہ سکتی ہیں۔ قیمت قسم اول تین روپے قسم دوم ڈھائی روپے علاوہ محصولڈاک۔

تین سال تک اولاد کی پیدائش بند، زیادہ اولاد سے گھبرا گئی کیوں کہ وہ عورت تھی

بندش

شادی ہوتے ہی ہر سال ایک بچہ ہونے لگا۔ دس سال میں دس بچے ہو گئے۔ جس سے عورت قبل از وقت اپنی جوانی کھو بیٹھی، خرچ بڑھا تو مفلسی بھی اپنا رنگ جمانے لگی۔ لیکن "بندش" سے تین سال تک حمل نہیں ٹھہر سکتا، خوبی یہ ہے کہ اس اکسیر دوا سے صحت پر بھی کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ بندش سے صرف ضرورت مند عورتوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ قیمت فی شیشی چار روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

عارضی مانع حمل

اس کے استعمال سے اولاد کی پیدائش آپ کے اختیار میں ہوگی۔ اور آپ جب چاہینگے اولاد نہ ہوگی اس تیل کی بوقت ضرورت چند بوندیں لگائی جائیں، جب حمل ٹھہرانے کا ارادہ ہو تو استعمال ترک کر دیا جائے۔ بے ضرر دوا ہے قیمت فی شیشی دو روپے۔ بڑی شیشی چار روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

کیا آپ کی بیوی اولاد سے محروم ہے؟

امید حمل

ہزاروں عورتیں تندرست ہوتی ہیں۔ لیکن انکے اولاد نہیں ہوتی، ان عورتوں میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت تو ہوتی ہے۔ لیکن اندرونی خرابیوں کی وجہ سے رحم نطفہ قبول نہیں کرتا، ہماری مایۂ ناز دوا "امید حمل" کے استعمال سے رحم نطفہ قبول کر لیتا ہے، یہ دوا ان تمام اندرونی خرابیوں کو دور کر دیتی ہے جنکی بنا پر نطفہ قرار نہیں پا سکتا ہے۔ ہزاروں عورتیں ہندوستان میں ایسی ہیں جو خود کو بانجھ سمجھ بیٹھی تھیں لیکن اس دوا کے استعمال کے بعد اب انکی گود میں بچے کھیل رہے ہیں۔ قیمت فی شیشی مکمل کورس صرف پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

فاسفورین (ہڈیوں کا جوہر)
بیرونی استعمال سے درد، چوٹ اور موچ کا بے خطا علاج

یورپ کے محققین کی جدید دریافت یہ ہے کہ انسان کی صحت کا دارومدار فاسفورس (ہڈیوں کے جوہر) پر ہے۔ جب یہ جوہر بے عنوانی یا عمر کی زیادتی سے گھٹ جاتا ہے تو درد سر، دماغی کمزوری، گردن اور کمر کی بیماریاں، معدہ اور جگر کی خرابیاں، پیٹ کا درد، اینٹھن اور قوت باصرہ کی کمزوری، اعصاب کا درد، آنتوں کی خشکی وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ یورپین محققین کی رائے ہے کہ اگر یہ جوہر دوبارہ کسی طرح جسم میں داخل کر دیا جائے تو یہ بیماریاں کسی دوا کے کھائے بغیر خود بخود دور ہو جائیں گی۔ چنانچہ یورپین محققین کی اس جدید دریافت کے اصول پر "فاسفورین" کے نام سے ایک روغن تیار کیا گیا ہے۔ اس روغن کا خاص جزو فاسفورس (ہڈیوں کا جوہر) ہے۔ یہ اس قدر لطیف ہے کہ جسم کے جس حصہ پر بھی لگایا جائے حیرت انگیز طور پر جسم میں جذب ہو جاتا ہے اور پیوست ہو جاتا ہے اور جسم کے گھٹے ہوئے فاسفورس کی کمی کو پورا کر کے نہ صرف جسم کی تمام شکایتیں دور کر دیتا ہے، بلکہ جسم میں جوانی کی لہر اور زندگی پیدا کر دیتا ہے۔ اس روغن کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مالش کی ضرورت نہیں خود بخود جسم پر لگاتے ہی مسامات کے ذریعہ جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ فاسفورین کے سینکڑوں فوائد ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل کئے جاتے ہیں اور ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس سے پہلے ہی روز فائدہ محسوس ہوتا ہے دماغی کمزوری، درد سر، گردن کا درد، پیٹ اور کمر کی تکلیف، معدہ اور جگر کا درد، آنتوں کی خشکی، قوت باصرہ کی کمزوری، جوڑوں اور ہاتھ پیروں کا درد، کان کا درد، بڑھاپے کی کمزوری، اعصاب و اعصاب اور عضلات کی کمزوری، بچوں کی سوکھے کی بیماری اور ریاحی درد کیلئے فاسفورین اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

قیمت پانچ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

کیا آپ کو کم سنائی دیتا ہے؟

روغن سماعت کشا

تیز بخاروں اور شدید بیماریوں کے بعد بعض مریضوں کو کم سنائی دینے لگتا ہے جس کی وجہ سے ملنے والے ان کا مذاق اڑاتے ہیں، ایسے لوگوں سے دو بات کرنی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔

روغن سماعت کشا

اس مرض کا کامیاب علاج ہے اس کے چند ہی روزہ استعمال سے بہرہ پن دور ہو جاتا ہے اس کے علاوہ کان کا درد، ورم، کان کا بہنا، کان کی دوسری اندرونی بیماریوں کیلئے بیحد مفید ہے۔ چند روزہ استعمال سے تمام تکلیفیں جاتی رہتی ہیں، کان کی جملہ اندرونی بیماریوں کیلئے اس سے بہتر دوا مارکیٹ میں نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی

انڈو جینوئن کیمیکل ورکس دہلی کی مکمل و مفید فہرست ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے

Telephone No. 24920 With Three Extensions 28th April, 1958 Registered No. D 480

PAYAM-E-MASHRIQ (Weekly) DELHI